[illegible]

The

Ujaibat Rozgar

or

Vernacular Reader

by

Ram Chunder Teacher of

European science in the ori-

ental Department

of the

Delhi College

1847

کتاب عجایبات روزگار

[illegible]

[illegible]

اردو زبان

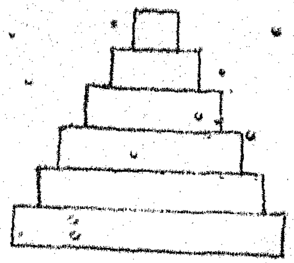
[illegible]

هو المستعان

بسم الله الرحمن الرحيم

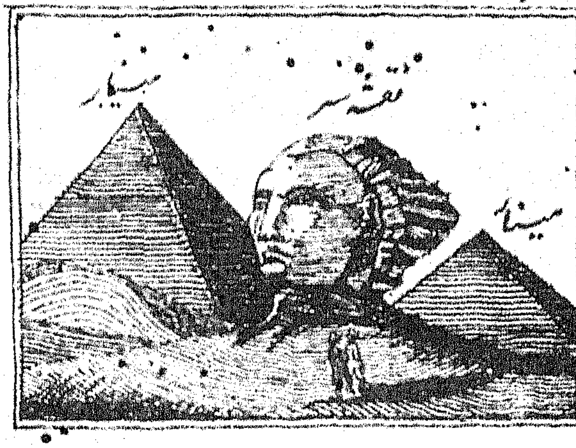
حمد بے حد اور ثنا بے عد اوس قادر مطلق کے شایان ہے جس نے اپنی قدرت سے انسان کو اشرف [illegible]
کیا اور چراغ عقل کا اوسکی ہدایت کے لئے دیا * بعد حمد کے خاکسار ہیچمدان محمد [illegible] ارباب [illegible]
التماس کرتا ہے کہ باعث ترتیب اس کتاب مفید کے جو واسطے مبتدیوں اور [illegible] تیار ہوئی [illegible]
روزگار زمانہ صاحب والا قدرت عالی جناب ڈاکٹر سپرنگر صاحب بہادر پرنسپل مدرسہ [illegible] علوم [illegible]
ہے ان صاحب عالی [illegible] کو توجہ طرف ترویج علوم کے اردو زبان کے وساطت [illegible]
[illegible] کتابیں مفید اونکی سعی و کوشش سے واسطے شائقین علوم کے زبان اردو میں [illegible]
[illegible] جو سمجھ اور ذہن [illegible] فائدہ بخش کتاب ہوا ان تین باب پر منقسم ہے * باب اول [illegible]
[illegible] عمدہ کے نقشجات و تصاویر کے * دوسرا باب میں [illegible] نصائح
[illegible] درج کی گئی ہیں * تیسرا باب متضمن ہے احوالات تواریخ کے [illegible]
[illegible] کے ہیں * صاحبان دانش و بینش سے اس عاجز و کم فہم کو یہ امید ہے کہ اگر کسی جاگہ [illegible]
ہو تو اپنی نظر عیب پوشی کو کام فرماویں اور اوسکے عیوب کو ازراہ
انسان ضعیف البنیان کی سہو و خطا سے ہے فقط

اوپر کو جاو اوسیقدر اونکا عرض کم ہوتا جاتا ہی اس نقشہ کے ملاحظہ سے کچھ کچھ
تصور اونکی شکل کا دلمین اجائیگا سیڑہیان جو چارون طرف ان عمارتون کے واقع

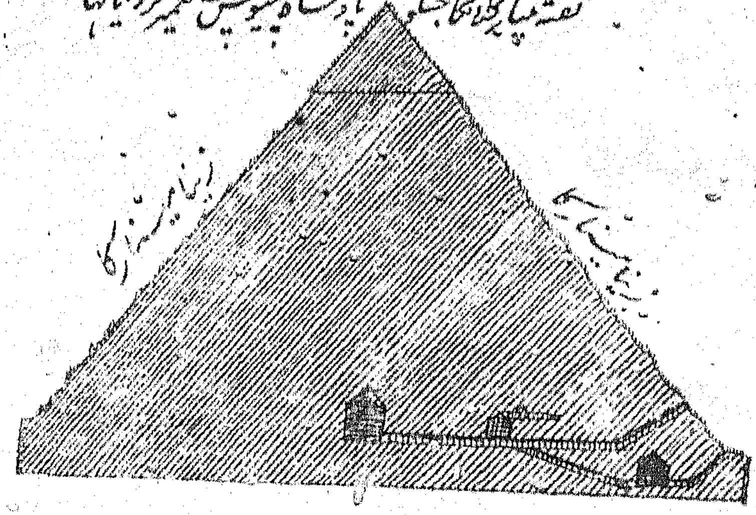


ہین بہت بلند اور چوڑی ہین سب سے
بڑا اہرام وہ ہی جسکو بادشاہ
چیوپس نے بنایا ہی اور چیوپس
ایک بادشاہون سلف مین سے
ایک بادشاہ ملک مصر کا تہا وہ گذرا
زمین کا جسپر یہ اہرام بنا ہوا ہی قریب ۱۱ ایکڑ کے ہی اور اوسکی بلندی قریب ایک
سو اسی ۴۸۰ گز کے. سیاح لوگ اس اہرام کے اندر گئے ہین اور جہان جہان پتھر اونکے
آگے بڑہنے کے راہ مین موجود ہین اونکو بہت محنت اور مشقت سے کاٹا ہی اور اسکے
اندر بہت کمرے ہین اور بعض ان کمرون مین نعشین پائی جاتی ہین اس اہرام کی سیڑہی
اسقدر بلند ہی کہ آدمی کی چہاتی تک آتی ہے اور بعض سیڑہی کا آدمی کے
طول کے برابر ہی قوم عرب مین سے مسافرونکو ان اہرام پر چڑہنے مین مدد اور رہنمائی
کرتے ہین اور اسکے عوض انکو مسافر اکثر کچھہ دیا کرتے ہین وہ بحفاظت تمام اوپر
پہنچا دیتے ہین اور پہر نیچے اوتار لاتے ہین انکی بلندی اسقدر ہی کہ بعض آدمی جنکو
عادت بہت بلندی سے نیچے دیکھنے کی نہین ہے چوٹی پر سے نیچے دیکھنے
سے غش آجاتا ہی اور طبیعت پریشان ہوتی ہی ان عمارتون کی چوٹی پر سے

ایک عالم نظر آتا ہی دریائے نیل دو تہائی نظر آتا ہی اور از بسکہ دریائے نیل طغیانی کرتا ہی اردگرد نواح کی زمین پر پانی ہی پانی نظر آتا ہی تو ایسا معلوم ہوتا ہے گویا کھجور کے درخت پانی بیچ ہوئے ہین تھوڑے سے فاصلہ پر پرمید عظیم مذکورہ سے ایک سر سنگ کا بنا ہوا ہے اس سر کے بلندی قریب ۱۰ گز کے ہی اور چہائی اسکی قریب ۱۳ گز کے ہی افسوس ہے کہ اس تصویر کی ناک کو کسی نے توڑ ڈالا ہی اور اسکی شکل ۲ سنگی سے ہی غرض کہ جتنی مینار یعنی پرمید ملک مصر مین ہین ایسے بلند اور خوشنما بنے ہوئے ہین کہ اکثر سیاح ان پرمیدوں کی لیکن تمام روئے زمین پر ایسی بلند مینار نہین پائی گئی اور جب انکو انسان دیکھتا ہے تو یہہ گمان مین بھی نہین آتا کہ یہہ عمارتین آدمی کی بنائی ہوئی ہین چنانچہ یہہ بھی ایک عجب چیزین دنیا مین پائی گئی ہین اسواسطے ہم بھی نقشہ دو تین میناروں کا اسجا لکھتے ہین اور اس سر مذکور کے پاس ہر دو جانب کو دو مینار ہین انکا بھی نقشہ لکھ دیا ہے ۔



نقشہ مینار کلاں کا جسکو بادشاہ چیوپس نے تعمیر کروایا تہا

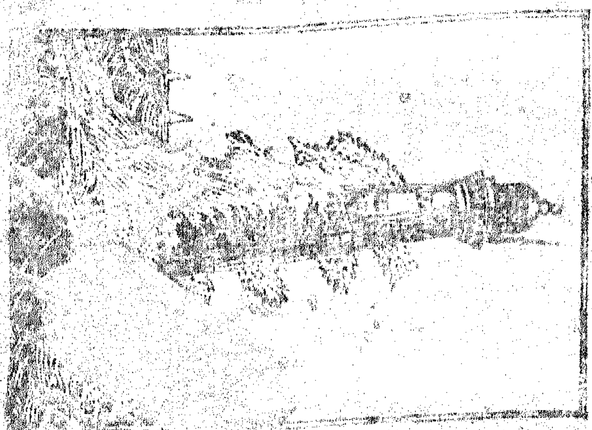


حال روشنی کی میناروں کا

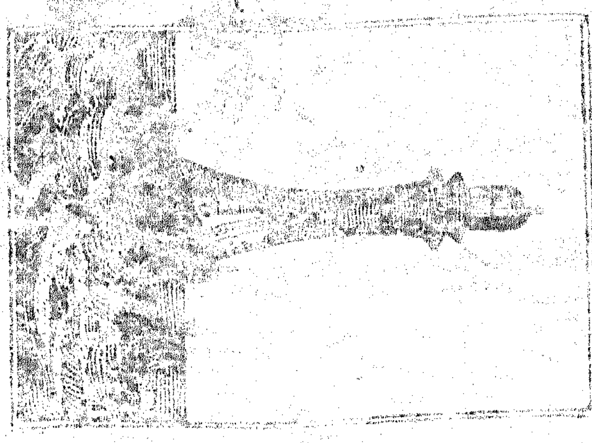
واضح ہو کہ یہہ بہت بلند مینار سمندر میں پہاڑ پر سرکار نے واسطے روشنی کے بنوائے ہیں اور اکثر یہہ مینار ایسے مقام پر بنوائے جاتی ہے جہاں کہ مقام خوف و خطر کے ہوتے ہیں چنانچہ جہاں کہ یہہ مینار بنوایا گیا ہے وہاں رستہ میں ایک بڑا پہاڑ آتا ہے اگر رات کو اندہیرے میں اوس رستہ پر جہاز جاتا تہا تو اکثر ٹکر کہا کر ٹکڑے ٹکڑے ہو جاتا تہا اور جہاز والوں کا بڑا نقصان ہوتا تہا چنانچہ اسیواسطے واسطے روشنی کے یہہ مینار تعمیر کیا گیا ہے اور ہر روز شب کو وہاں روشنی ہوا کرتی ہے اور سبب اسکے لاکہوں روپیہ کا اسباب اور سینکڑوں شخص بچ جاتے ہیں اور ایسے ایسے مینار بہت جا بجا جہاں کہ مقام خوف کے ہیں بنے ہوئے ہیں در حال

اس مینار کا مفصلاً اس طرح پر بیان کیا ہے کہ یہہ مینار ایک سمندر مین جو کہ متصل
انگلستان کے ہے تعمیر کیا گیا ہی اور یہہ مینار اوس پہاڑ پر تیار کیا گیا ہے جسکا
ہم اوپر ذکر کر چکے ہین اور ایسا مضبوط اور بلند بنا ہوا ہے کہ اوسکے مشاہدہ سے
لوگون کو بڑا تعجب آتا ہی کہ یا الہی ایسا مضبوط مینار پہاڑ پر کیونکر بنایا ہوگا اور
ہزارون دفع طوفان اور ہمیشہ تہپیڑا پانی کی لگتی ہی لیکن اوسکو خبر بھی نہین
ہوتی چنانچہ حال لگنے پانی کی تہپیڑ کا ناظرین کو اوسکے نقشہ سے معلوم ہوگا اور
اوسکے تعمیر کرنے والے نے بڑی داد مردانگی اور کاریگری کی دی ہی اور اوسکے
معمار کا نام مسٹر جان سمیٹن صاحب ہے اور ساکن لنڈن شہر کا تہا اور اوسنے عرصہ چار برس مین
اوسکو تعمیر کیا چنانچہ شروع سنہ ۱۷۵۶ مین تو اوسنے بنانی شروع کی اور اخیر سنہ ۱۷۵۹
مین اوسنے انجام دی اور یہہ مینار ایک عجایبات روزگار مین سے ہے
اور یہہ بہی ناظرین پر کشف اور ہویدا ہو کہ دیکہنا چاہیے کہ علم اور عقل کے
بدولت انسان کیا کیا کر سکتا ہی یہہ اللہ تعالی نے کچہہ انگریزونکو ہی لیاقت
نہین بخشی کہ سبب فضیلت کے کیا کیا کام کرتے ہین اور کچہہ انگریزون ہی پر
یہہ مدار نہین ہے بلکہ جو شخص علوم اور فنون پر توجہ بخوبی کریگا وہی بہرہ
وافی اوٹہاویگا دوسرا مینار روشنی کا نام جسکا بل روک ہی یہہ بہی انگلستان کے
کنارہ پر دریا شنو کے نزدیک اوس سمندر کے واقع ہے اور اوسپر ہمیشہ
رات کے وقت روشنی ہوا کرتی ہے اور ہزارون جہاز [illegible]

اس کے برجی کی آسایش کو لکھ ہے اور جس وقت پانی کی لہریں اٹھتی ہیں
ہاتھ سو ڈالا چار فٹ اوپر پانی کے چڑھ جاتی ہیں چنانچہ یہی تصویر ہم دیکھتے ہیں
اس ان تصویروں کو دیکھو اور قدرت الٰہی کا تماشہ کرو جب یہ منار بن کر تیار ہوا
عجیب بات یہ ہے اس وقت نقشہ اس کا اور حضرات ناظرین کو دکھاتا ہوں



نقشہ روشنی کے مینارہ کا



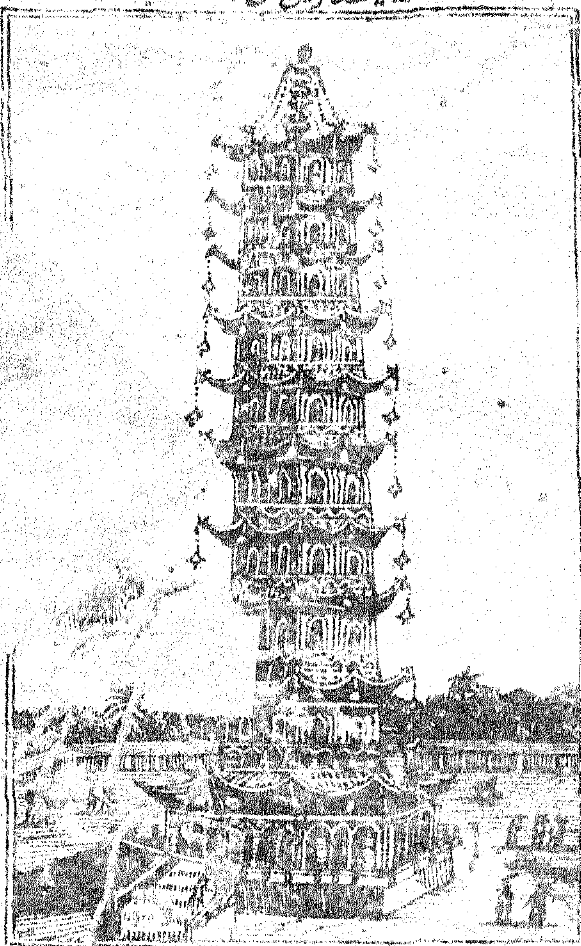
نقشہ دوسرا روشنی کے مینارہ کا

حال ایک مینار کا جو شہر نین کن

یعنی دار الخلافہ چین مین واقع ہے

یہ مشہور و عجیب مینار شہر نین کن مین واقع ہے اور شہر نین کن دار الخلافہ
چین کا ہے اور حال اسکا قابل اطلاع اور خورسندی شائقین کے ہوگا بلندی
اسکی دو سو فیٹ کے اور نسبت مینار قطب صاحب کے زیادہ خوشنما
اور مستحکم [illegible] اور [illegible] خوبصورت اور [illegible] سے
بنا ہوا [illegible] چنانچہ ناظرین کو اسکے نقشے سے [illegible] معلوم ہوگا
[illegible] عجائبات روزگار سے [illegible]
[illegible] جگہ پر ایک مندر عبادت گاہ کی واسطے
عبادت [illegible] بنایا گیا [illegible] اور [illegible] شاہ [illegible]
[illegible] ہیں [illegible] اور چند [illegible]
[illegible] گئے تھے اور ہوئے [illegible]
[illegible] اسکا [illegible] بیان کرتے ہیں [illegible] لائق دیکھنے کے ہے
[illegible] ناظرین کے اسکا نقشہ بھی [illegible]
مین مندرج کردیا گیا فقط

نقشہ مینار نین کن کا

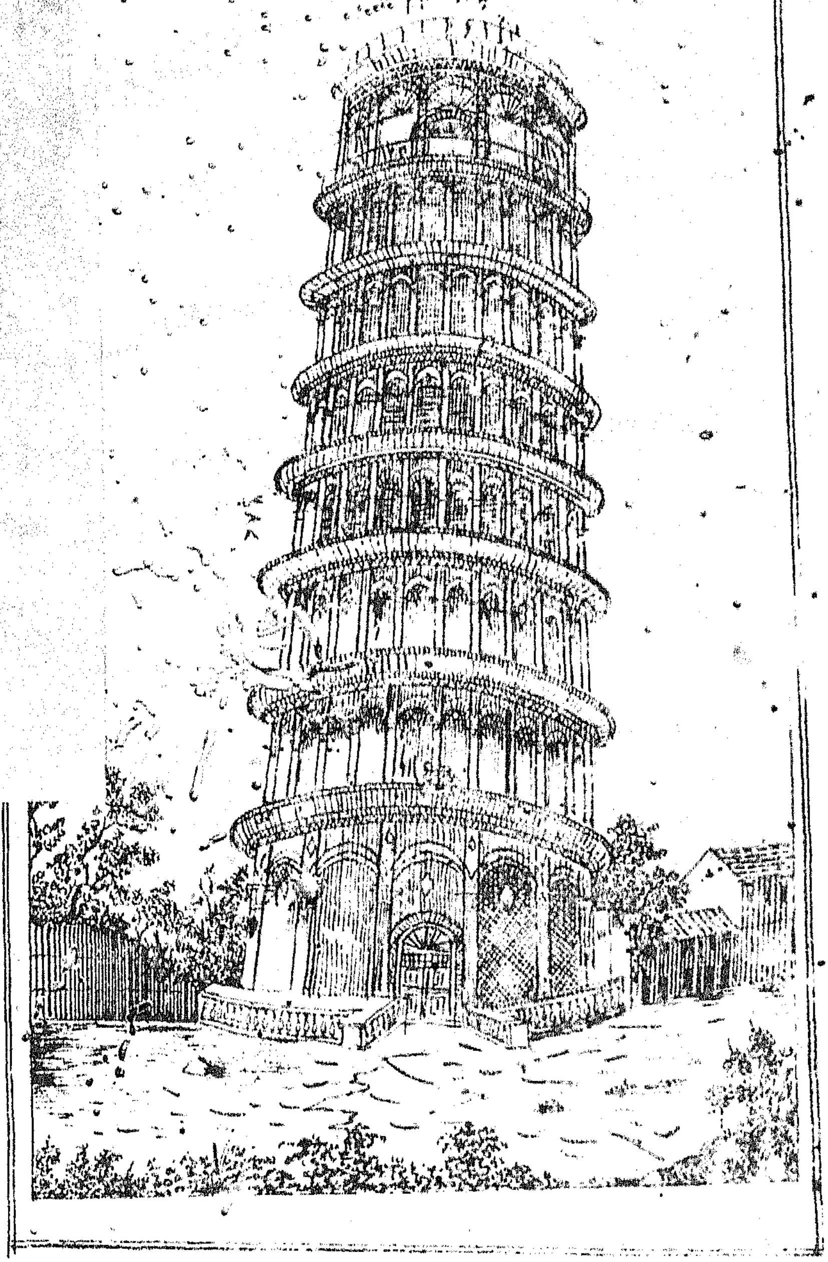


بیان چینی ہی مینار کا

یہ مینار ملک چین کے نین کن شہر میں واقع ہے بلندی اسکی قریب

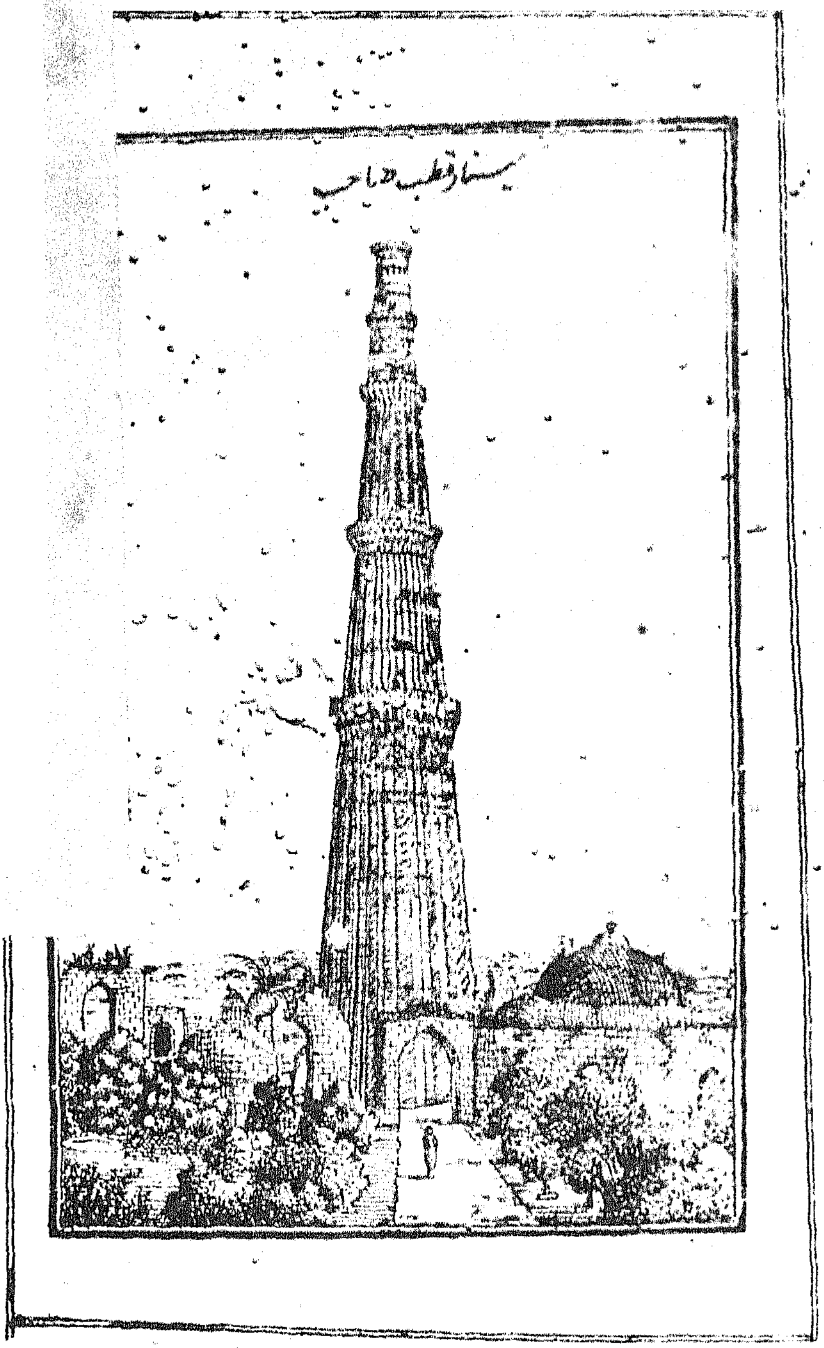
۸۸ فیٹ سے اوپر ہیں ان میں بعض پتھر ہیں جن پر [illegible] خط
کوفی کے کچھ زیادہ موجود [illegible] فیٹ کے چبوترے اور اوس میں سنگ
[illegible] نارنگا [illegible] اور [illegible] بیل [illegible] اون پر [illegible] ہوے
[illegible] اور اوس میں آٹھ [illegible] ہیں اور [illegible] خوبی [illegible] کے ساتھ
بنایا گیا ہے [illegible] ہے [illegible] خوبصورت معلوم ہوتا ہے [illegible]
[illegible] کے [illegible] مختلف [illegible]
[illegible] جان کے [illegible] تھا لیکن اب [illegible] ہو گیا ہے
سبب [illegible] کے [illegible] ہو گیا
[illegible] ایک خوب مثال اس
بات کی ہے [illegible] جسم کا [illegible] ہے یعنی
[illegible] ایک [illegible] الیں [illegible] جسم
قاعدہ میں [illegible] ہے تو وہ ہرگز نہیں [illegible] گا [illegible]
ہوئے [illegible] استقلال قائم [illegible] اسکو
[illegible] وقت [illegible] یقین [illegible] دالان
[illegible] ہوگا فقط

مینار پائیسا کا



حال قطب صاحب کے منار کا

یہہ بہت بلند منار قطب صاحب مین واقع ہے اور قطب صاحب دہلی سے
سات کوس کے فاصلہ پر جنوب مغرب کی طرف ہی قطعہ عمارات اور جتنی دن
عجیبہ کے یہہ منار بہی ایک عجیب عالیشان عمارت ہی کہ ثانی اسکی ہندوستان بہر
کیا دور دور زمین نہین ہے اور اسکو شمس الدین التمش غوری نے سنہ ۱۲۰۶ عیسوی مین
تعمیر کروایا تہا اس منارہ کا قطر قریب باون فیٹ کے ہی اور بلندی مین قریب
سو گز کے ہی اور اسکے اندر گردش دار سیڑہیان ہین اوپر چڑہنے کا بنا ہوا ہے
اور اسمین تین سو چہہتر سیڑہیان ہین یہہ منار پانچ کہنڈون مین منقسم ہے اول
کہنڈ قریب [illegible] گز کے اونچا ہی اور دوسرا کہنڈ قریب [illegible] گز کے
بلندی اور تیسرا قریب ۱۵ گز کے یہان تک یہہ منار سنگ سرخ سے
تعمیر کیا گیا ہے اور چوتہا کہنڈ قریب نو گز کے ہی اور پانچوان کہنڈ بہی
جو آٹھ چار ستون سنگ سرخ پر قایم ہی قریب چوبیس گز کے ہے
اور ہر کہنڈ کے انجام پر ایک چہجا ہی جہان آدمی جا کے دم لیتے ہین اور
انہہ کہنڈون پر سرکار نے کٹہرا بہی لگوا دیا ہے تا کہ اگر کوئی شخص اوپر سے
گر پڑے تو ہوا کے جہونکے سے نیچے نہ گر پڑے فقط * * *


مینار قطب صاحب

حال مقبرۂ ہمایوں کا

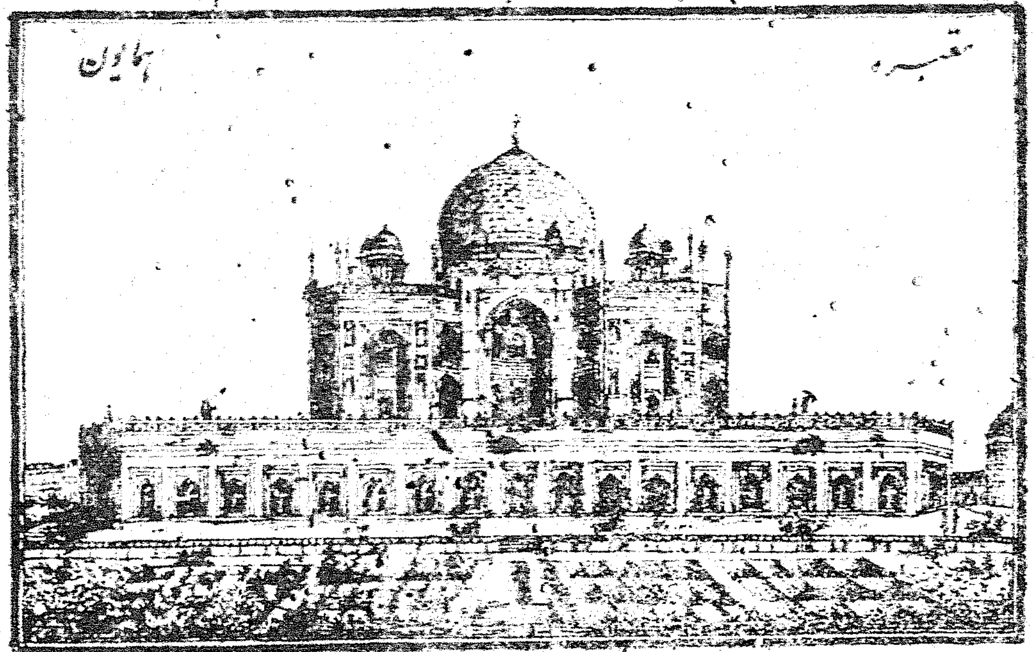
یہہ ایک مقبرہ ہے عجیب و نفیس دہلی سے ڈہائی کوس پر جنوب کیطرف اور اسمین
ہمایوں کی بیوی حاجی بیگم اور عالمگیر ثانی
اور فرخ سیر اور دارا شکوہ وغیرہ مدفون ہین اس مقبرہ کی تیاری سنہ ۹۷۳ ہجری مین حاجی بیگم
ہمایون بادشاہ کی بیوی کی سعی اور ہمت سے شروع ہوئی اور ۱۶ سولہ برس کے عرصہ مین
یہہ مقبرہ تیار ہوا اور اسکی تیاری مین ۱۵ پندرہ لاکہہ روپیہ صرف ہوا تہا اور دریا دین
پہین کو زمین پر اوتار اتہا مدت تک یہہ بات جاری رہی کہ جو کوئی بادشاہی خاندان
مین مرتا تہا اسمین دفن ہوتا تہا لیکن اب یہہ بات موقوف ہوگئی ہے اس مقبرہ کی
عمارت ایسی خوب بنی ہے کہ روی زمین پر بہت کم ہوگی سنگ مرمر تو وہ لطیف
صاف ہوتا ہے اور اسکے آگے دریا بہی خجالت مین ڈوب جاتا ہی اور رنگ سرخ
وہ نادر کہ گلاب اسکے رنگ پر شرف لیجاتا ہی برج اسکا تمام سنگ مرمر کا
گویا قدرت الہی سے دریا کا ایک موتی ہی قطع اس برج کی ایسی خوب ہے کہ باوجود
اس عظمت و شان کے اور اسکے آگے پانی کا بلبلہ معلوم ہوتا ہی صحن اوسکا بہت ذلکشا
کسی زمانہ مین اسکے صحن مین ایک باغ بہت آراستہ تہا چارون طرف نہرین
جاری تہین جابجا حوض بنے تہے پانی لہراتا تہا فوارے چہوٹتے تہے سرو
درخت لگے ہوئے تہے طرح طرح کے پہول کہل رہے تہے بلبلین چہچہاتی
تہین اور اوسکی خوبیان جنت کو یاد دلاتی تہین کسی شاعر نے اس مقبرہ کی تعریف مین

تعریف مین ہمیشہ عمر کہا تھا حقیقت مین یہہ شعر اوسپر نہایت موزون ہے

شعر

ہر کہ خواہد کہ بیند شکل فردوس برین
گو بیا این قصر این باغ ہمایون بہ بین

اگرچہ عمارت اس مقبرہ کی قایم ہے کہین کہین سے جالیان ٹوٹ گئی ہین لیکن باغ بالکل ویران ہوگیا ہی اور وہ سرو کے درخت جو قد یار پر طعنہ زن تھے اور وہ گل جو لب نگار کی بخشش سے چمن پر نشہ دیتے تھے نام کو بھی نرہے نہرین ٹوٹ گئین اب شمار دیکھنا نام تر تا حوض بند ہوگئے مگر اب بھی کچھ کچھ نشان باقی ہے اگرچہ باغ ویران ہوگیا ہے لیکن عمارت مین کچھ فرق نہین آیا ہے اور ایسی عمارتین جہان مین کم پائی گئی ہین نقشہ اسکا دیکھو اور اللہ تعالے کی قدرت کی سیر کرو فقط *



مقبرہ ہمایوں

حال جگن ناتھ رائی جی کے مندر کا

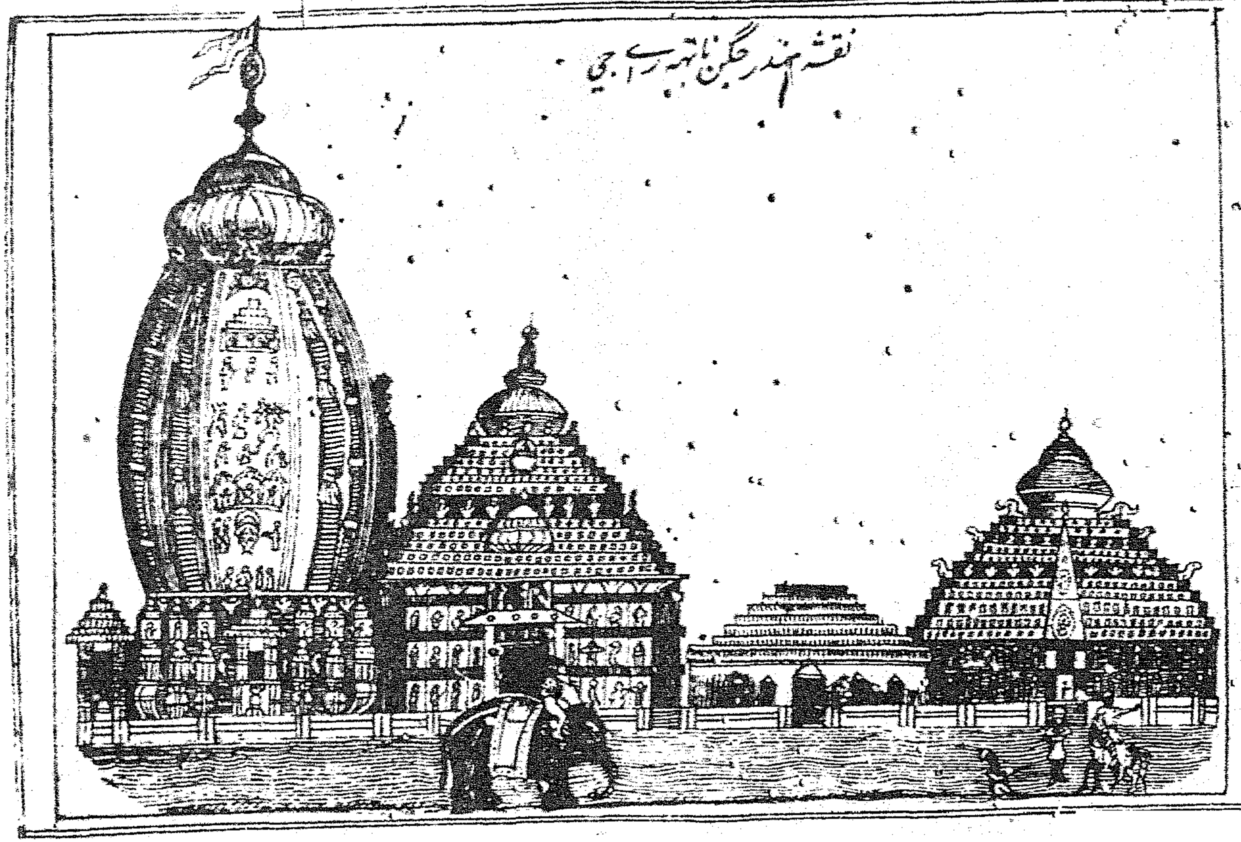
یہ مشہور عبادت گاہ اہل ہنود کی ضلع کہک ملک اڈیسہ میں واقع ہے حقیقت میں اسی جا سے عملداری انگریزی ہے لیکن نام کے واسطے وارث راجہ کہردہ کا حاکم کہلاتا ہے یہ مندر قریب دریا ئے شور کے واقع ہے اور اس کے آس پاس بہت جنگل پایا جاتا ہے اور اس کے قریب ایک بستی ہے جسکو پوری کہتے ہیں یہ ملک بہت مدت ہوئی کہ اہل اسلام نے فتح کیا تھا بعد ازاں سنہ [illegible] میں مرہٹوں کے اختیار میں آیا بعد اسکے سنہ [illegible] میں تحت تصرف انگریزوں کے میں آیا چند روز بعد راجہ ملک کہردہ نے کچھ دنگا مچایا پس انگریزوں نے فوج واسطے تنبیہ اور تادیب اوسکی کے بھیجی وہ قید ہو کر سو اگرہ کے قلعہ میں آیا اور وہیں کے واسطے اہل انگریز نے پنشن مقرر کردی اور اختیار مندر کا اوسی کو سونپا یہاں کے اہل ہنود اصل اس مندر کی اسطرح سے بیان کرتے ہیں زمانہ سلف میں کوئی راجہ ملک اوڑیسہ کا تھا اور وہ برہما جی کی عبادت کیا کرتا تھا اور اوسنے ایکدفعہ برہما سے یہ درخواست کی تھی کہ کسطرح سے میرے سارے گناہ معاف ہو جاوینگے برہما جی نے فرمایا کہ اگر تو شوالا بشن جی معروف جگن ناتھ جی کا جو پہلے زمانہ میں تھا اور ریتک میں دب گیا ہے تلاش کر کر اور وہیں پھر بشن جی کی کر اوے اور شوالا پھر تعمیر کرے تو تیرے سارے گناہ معاف

سب جانتے ہین اور یہہ بھی کہا کہ ایک کچھوا قدیم سے ہی اور ابتداء دنیا سے ایک
جگہ جیتا ہی اور نزدیک پہاڑ نیلا کے رہتا ہی اوس سے حال مقام شوالہ مذکور کا
دریافت کرے چنانچہ راجہ مذکور اوس کچھوے پاس گیا اور اوس سے حال دریافت
کیا اوسنے کہا کہ فی الحقیقت اگلے زمانہ مین ایک عبادت خانہ کشن جی کا تھا
لیکن ازبسکہ انسان بد مذہب ہو گئے اور پرستش اونکی ترک کر دی ہی تو کشن جی
سرگ لوک کو تشریف لے گئے تھے اور بعد اسکے کچھوے مذکور نے راجہ
سے یہہ بھی کہا کہ اگر مفصل حال اس عبادت گاہ کا دریافت کیا چاہے تو لازم
ہے کہ تو ایک پجاری کرے بیچ راج کے اس جا جو آدمی نہیں ہے کہ
جیتا ہی اور مرتا نہین ہے وہ تجھسے سب حال کہدیگا چنانچہ راجہ مذکور
اوس گرو نیہ کے پاس ہی گیا جسکے بسبب گذرنے اوقات بعید کے سفید
ہو گئے تھے پہر درخواست کی کہ مجھے مقام عبادت گاہ مذکور کا بتادے
اوسنے کہا کہ صحیح ہی کہ ایک عبادت خانہ کشن جی کا دریا شور پر واقع
تھا اور وہ سونے کا بنا ہوا تھا اور اوسمین جواہرات جڑے ہوئے تھے
ازبسکہ زمانہ حسب دستور تکافیت وفا لود کرشنہ والا ہی تو اس عبادت گاہ کو
بھی اوسنے نہ چھوڑا اور سمندر کے کنارہ کی خاک اوسکے اوپر تودے
لگ گئے اور وہ قریب ۸ کوس نیچے ریت کے دب گیا کشن نے یہہ نکالا
کہ اس عبادت گاہ سے سرگ لوک کو چلا جاؤن اسیواسطے اونہون نے

ایک

ایک بار یہہ جو محل اوس عبادت گاہ کے تہا آپ تین درخت کی شکل سے تبدیل کیا چنانچہ وہ درخت بہی عمارت ہوگیا اور اوسکا تہنت دریا سے شور پر بہتا بہتا ہے یہہ سب حال راجہ سے کہکر کوا راجہ کے ساتہہ ہوا اور وے اوسی مقام پر گیا جہان مندر سونے کا دفن تہا اور اپنی چونچ سے کرید کر سونے کے مندر کے نشان دیکی یہہ حال دیکہکر راجہ بکو برہما جی کے پاس بہ آیا اور عرض کیا کہ اب مین کیا کرون اونہون نے فرمایا کہ اس زمانہ کی خلقت پاپی ہوگئی ہے اسواسطے تجھے لازم نہی کہ سونے کا مندر بنوا لیکن اوسی مقام قدیم پر پتہر اور لکڑی وغیرہ کا بنا بنوادے اور اوسمین بہی درخت نیم کا جو سمندر مین بہتا بہتا آتا ہی اسکو لاکر اوسکی مورت بنوا اور رہو ہوا اوس مورت کے پرتما اوسکے بہائی بلرام جی کی اور اونکی ہمشیرہ سبہدرہ جی کی استہاپن قایم کروادے اور اوس عبادت گاہ مین ہمیشہ پرستش کرے

اور برہما نے راجہ کو حکم دے کر استہان چلا گیا کہ بن راس کیسے تو اوسی خلقت بیکنٹہ حاصل کرینگے جو کہانا واسطے پرشاد شری مہاراج کے تیار ہوا کریگا اوسکی جہوٹ یعنی پس خوردہ کہانے کا ادہرم نہی چنانچہ یہان تک لکہا ہے کہ اگر کوئی کتا چاول یعنی برنج پس خوردہ بشن جی کے کہانے اور اوسکے دانت مین سے نکالکے کوئی برہمن کہاوے تو اوسکے سارے گناہ معاف ہوجاینگے چنانچہ اوس راجہ نے بموجب حکم برہما جی کے مندر نیم کا تعمیر کروایا اور وہ مندر ایسا عمدہ تعمیر کروایا تہا کہ مثل اوسکے جہانمین کم پائے گئے ہین وہ بہی دنیا مین ایک عجیب مکان ہی لہذا اوسکا نقشہ بہی واسطے ملاحظہ

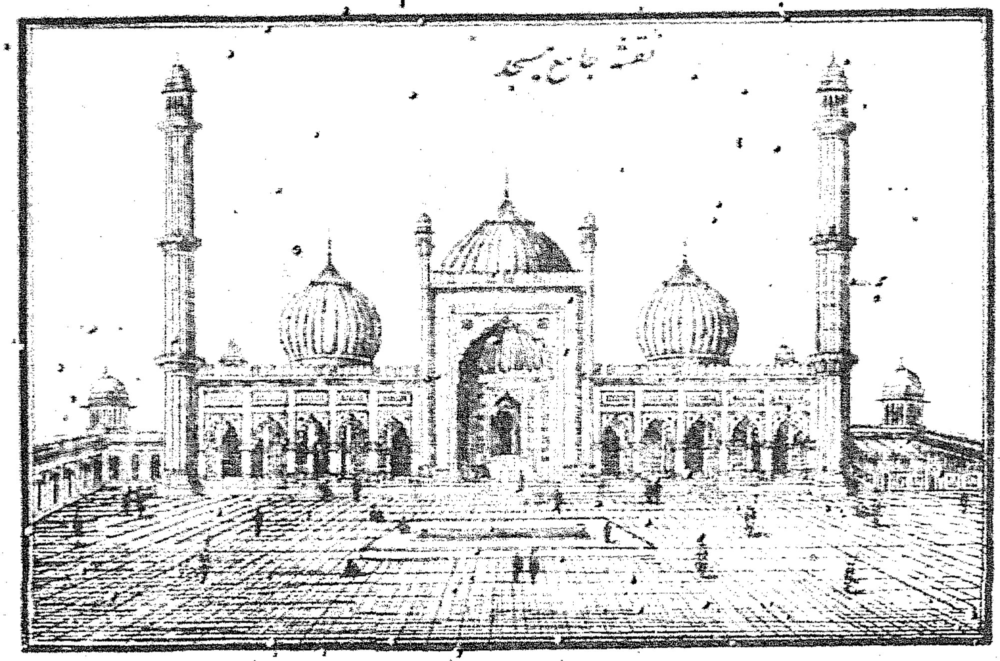


شائقین کے ذریعہ ہوتا ہے فقط

حال جامع مسجد دہلی کا

یہہ عجیب اور غریب جامع مسجد اس شہر مین واقع ہے شاہنشاہ شاہجہان نے
اپنے جلوس کے چوبیسوین سال مطابق ۱۰۶۰ سنہ ہجری مین اسکی تعمیر ہونیکا
حکم دیا تھا اور عرصہ چھہ سال مین یہہ عمارت بنکر تیار ہوئی تھی اسکا اہتمام
قریب پانچ مہینہ کے جعفر خان نے اور قریب دو سال کے خلیل اللہ خان
نے اور تین برس اور پانچ مہینہ سعد اللہ خان وزیر نے اور
بعد اسکے مرنے کے روح اللہ خان داروغہ عمارات نے کیا ایک
شخص نے اسکی بنا کی تاریخ مین یہہ مصرع کہا ہے ٭ مصرع ٭
٭ مسجد شاہجہان قبلہ حاجات امد ٭ اگرچہ اس مصرع مین
ایک سال کی کمی ہے لیکن چونکہ الفاظ اسکے بہت خوب ہین اسواسطے یہہ
تاریخ بادشاہ کو پسند آئی اس مسجد کی تیاری مین دس لاکھہ روپیہ صرف
ہوئے ہین حلیہ اس مسجد کا اسطور پر ہے کہ اوسکے اوپر تین بڑے گنبد
سنگ مرمر اور سنگ موسی کے ہین اور فرش اوسکے اندر کا بھی سنگ مرمر کا
ہے اور صورت مصلے کی بطور محراب کے سنگ موسی سے تراشی
ہوئے ہین اور فرش صحن کا سنگ سرخ کا اور اکثر مکانات سنگ سرخ
سے تعمیر ہین اور مسجد کا طول نوے ۹۰ گز کا اور عرض تیس ۳۰ گز کا اور

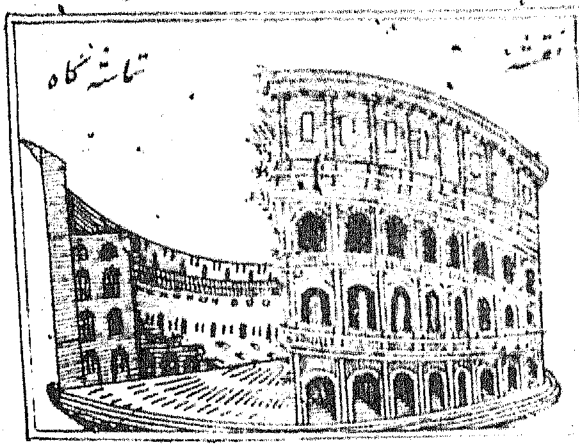
صحن کے بیچ مین ایک حوض ہی پندرہ گز سے بارہ گز + کنارے
حوض کے سنگ مرمر اور سنگ موسی کے ہین مسجد کے اندر دو منیار
بہت بلند سنگ سرخ سے بنے ہوئے ہین کہ اوپر چڑھنے سے ایک عالم
نظر آتا ہی اور اکثر مصورون نے اوپر چڑھکر نقشہ تمام شہر کا
کھینچا ہے شام کے وقت یہان ایک بازار لگتا ہی طرح طرح کی خلقت
کبابیچنے والے اور خوانچہ والے وغیرہ وہان جاکر بیٹھتے ہین اور
اکثر شہر کی خلقت جمع ہوتی ہی اوسوقت عجب کیفیت اور بہار وہان
دکھلائی دیتی ہے کہ بیچ بیان اوسکے زبان قلم کی قلم ہوتی ہے غرض
یہہ ہے کہ یہہ ہی مکان شہر شاہجہان آباد مین عجب ہی اوسکے
نقشہ کے ملاحظہ سے کیفیت اوسکی معلوم ہو جاوے گی یہہ
عمارت بلند بمقدار ہی کہ ٹوپی والے کو ٹوپی اور پگڑی والے کو
پگڑی سنبھال کر اسکی طرف آنکھہ اوٹھا کر دیکھا جاتا ہی تین طرف اسکے
سیڑھیان واسطے چڑھنے کے سنگ سرخ کی بہت چوڑی اور لمبی نہایت
صفائی کے ساتھہ بنائی گئی ہین چارون طرف اسکے بازار نہایت
خوشنما آئندہ اور آراستہ ہے یہہ شعر اسپر بہت موزون ہے
بیت : زہی صفائی عمارت کہ در تماشایش : بدیدہ
باز نگردد نگاہ از دیوار : سن التواریخ : فقط


نقشہ جامع مسجد

حال تماشہ گاہ روم کا

یہہ عمارت یعنے تماشہ گاہ روم کی بہی ایک عجیب مکان ہے اور قابل بیان اسواسطے
ہم حال اس عمارت کا معہ نقشہ اوسکے قلمبند کرتے ہین مخفی نرہے کہ اس
عمارت کو وسپیشن شاہنشاہ روم کے نے تعمیر کروانا شروع کیا تہا
لیکن ہنوز نہوا ہونے نپایا تہا کہ اس جہان فانی کو چہوڑ کر متوجہ عالم باقی کا ہوا اور
اوسکے بعد شاہنشاہ ٹیطس فرزند ارجمند اوسکے نے مسرور ہوکر اس
تماشہ گاہ کو بخوبی تیار کروالیا اور اسمین ہزارہا عجیب عجیب قسم کے جانور ان ۸۰ سنہ عیسوی مین
گزند اور درندہ مثل شیر اور ببر اور چیتے وغیرہ کے داخل کئے اور اوسوقتمین
جو عیسائی روم مین تہے اونسے ان وحشی جانوروں کو شاہنشاہ ٹیطس
لڑوایا کرتا اور تماشا دیکہا اور اکثر اوقات آپسمین جانوروں کی لڑائی کروایا
کرتا اور ایکدفعہ کا مذکور ہے کہ شاہنشاہ موصوف نے اس عمارت کے صحن مین
پانی بہروادیا تہا تو اوسوقت یہہ مکان مانند ایک چہوٹے دریا کی معلوم ہوتا
تہا اور پانی بہروا کر واسطے تماشا دیکہنے کے جہاز بہی چلوائے تہے یہہ عمارت
رفعت مین بہت رفیع اور وسعت مین وسیع اسقدر ہے کہ ایکدفعہ قریب لاکہہ
آدمی کے بخوبی آگئے تہے گرد اوسکا قریب سولہ سو فٹ کے ہے اور بلندی
مین آسمان سے خندہ زن ہے ایک مورخ ایسی قسم بیان کرتا ہے کہ انسان

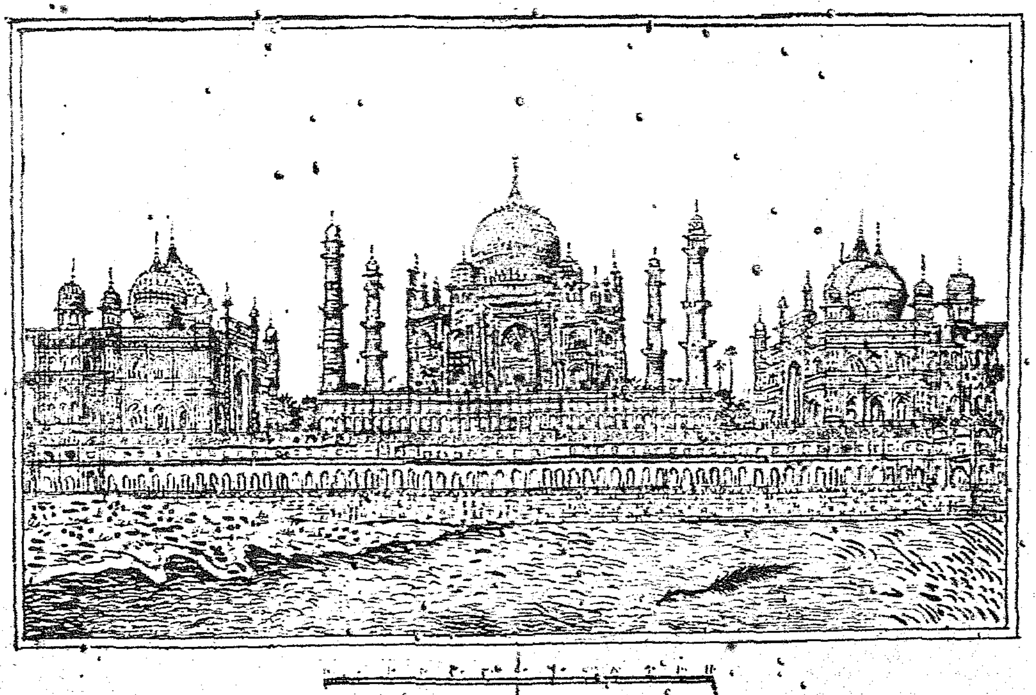
جب اوسکی بلندی دیکھنے کے واسطے نظر اوپر کرتا ہی تو بارہا بلندی سے
منقصر رہتی ہی کہ یہہ عمارت کہان تک بلند ہی صفائی مین اسقدر مصفا ہی
کہ بہشت دیکہہ کر ٹہیک کہتا ہی آدمی کو طاقت نہین کہ شمہ اوسکی تعریف بیان
کرسکے اور خامہ و زبان اوسکی توصیف لکہنے مین سرگردان ہین یہہ عمارت
انسان کی تیار کی ہوئی نہین معلوم ہوتی ہی اگر ملایک بلباس بشر آکر تیار کر گئے ہون
تو کیا عجب ہی اور اگر اسکو انسان نے تعمیر کیا ہی تو معلوم ہوا کہ روم کے اوندنون
بہت زیرک بہت دانشمند ہوا کرتے اہل فرنگ نے بنظر اسکے کہ یہان رہی
قوم جسکے آدمی بہت تماشے گئے تہے کہین کہین سے شہید ہو دیا ہی اور اوسکے پہر دن
اور یہان تو ایسا اگر بکا تعمیر کروا ہے ہین اور بعد اسکے جب کہ قوم گوتہہ
مستعرف ہوگئی تہی تو اوسنے ابہی اور بہی منہدم کر دیا تہا لیکن جب بہی
اب وہ ایک ایسا خوبصورت مکان ہے کہ روی زمین پر کم ہونگے نقشہ



عبادت گاہ عیسائی

یہہ عبادت گاہ عیسائی روم بیچ کرے مین واقع ہی اور یہہ عبادت گاہ
مذکورہ سینٹ پیٹر کی کہلاتی ہے سنٹ پیٹر ایک بڑا ولی تہا اور بہت عجیب
خوش قطع مکان کے مشاہدہ سے طبیعت دیکھنے والے کی بہت خوش اور
محظوظ ہوتی ہی اور ہر ایک طرف اسکے چوہری چوہری قطارین در محراب دار
کی بنی ہوئی ہین اور کل ستون ۲۸۴ مدور کے دو سے چار سی تو مدور اور اتنا ہی ۸۹
مربع ہین اور ان دروازونپر اور سب بیچ بیچ گرجا گہر پر تین سو چوبیس ۳۲۴
بت وسطے خوبصورتی کے تراشے ہوئے ہین اور ہر ایک بت انہین کا بارہ ۱۲
بارہ فٹ بلندی اور دو چشمے اسکے اندر آ دوڑتے ہین اور انکا پانی
نو ۹ فیٹ اونچے اوچھلتا ہی اور اسکے دیکھنے سے بڑی تر و تازگی
حاصل ہوتی ہی اور حقیقت مین یہہ سیج نہایت خوبصورت اور مشہور ہے
اور اسکے برابر بہت کم ہین اور اسکی بلندی   اور چوڑائی ہوا سب فٹ
ہی اور یہہ عبادت گاہ بڑی حیران کرنے والی ہی لیکن سب مین زیادہ
خوبصورت چیز اسکا گنبد ہی اور اس بڑے گنبد کے پاس اور چہوٹے چہوٹے
گنبد بہت لطافت سے بنے ہوئے ہین اور بڑے گنبد کو اگر ہم اندر سے
دیکھین تو بڑا کہو کہلا اور ڈراونی صورت کا معلوم ہوتا ہے اور کل بلندی

اس گرجا گھر مذکور کی چار سے بتیس ۳۲ گھنٹے ہین یعنی حسب نیاز طلب صاحب یہہ عبادت گاہ
دو گنی بلندی پیش بینی تہا پہر اسکی چوڑائی اور درازی کا خیال کرنا چاہئے کہ جس
حالت مین اسکی بلندی مطلب صاحب کے موافق دو چند ہی تو اوسکی طول چوڑائی وغیرہ
بہی اسکی بلندی کے موافق ہوگی اور دیوار پر اس عبادت گاہ کے ایک گول برج بنا ہوا ہے اور
وہان لیمپ روشنی کی فرصت لئیے ہوئے ہین اور جسقدر ہے ایک تمام عالم اوسے دیکھ سکتا ہے
چیزین نظر آتی ہین اور ہر سال ۲۹ انتیس جون کو چار ہزار چراغون اور دو ہزار مشعل قندیل
وغیرہ کے اوس برج مذکورہ بالا پر روشنی ہوا کرتی ہے اور اوسوقت نہایت ہی
اچہا معلوم ہوتا ہے کہ قلم اوسکی توصیف لکہنے مین سر نگون ہے اور اس برج مین
داخلے کے واسطے پانچ دروازہ ہین از اول دروازہ بہت متبرک
خیال کیا جاتا ہے اور لوگ وہان بوقت شام واسطے سیر کرنے کے ہر روز
مجمع ہوا کرتے ہین اور ایک بازار لگ جاتا ہے اور اوسوقت اوسکی
رونق ہو جاتی ہے کہ بیان سے باہر ہے اور ہر روزہ گرد مزار
سینٹ پیٹر کے جسکے نام پر یہہ عبادت گاہ مشہور ہے ایک
سو بارہ ۱۱۲ چراغون کی روشنی ہوا کرتی ہے اور اس عبادت
گاہ کے ہمکو ایک کتاب مین دو نقشے ملے تہے ہی واسطے ملاحظہ
ناظرین کے اون دونو نقشون کو کتاب ہذا مین درج
کروا دیا ہے فقط

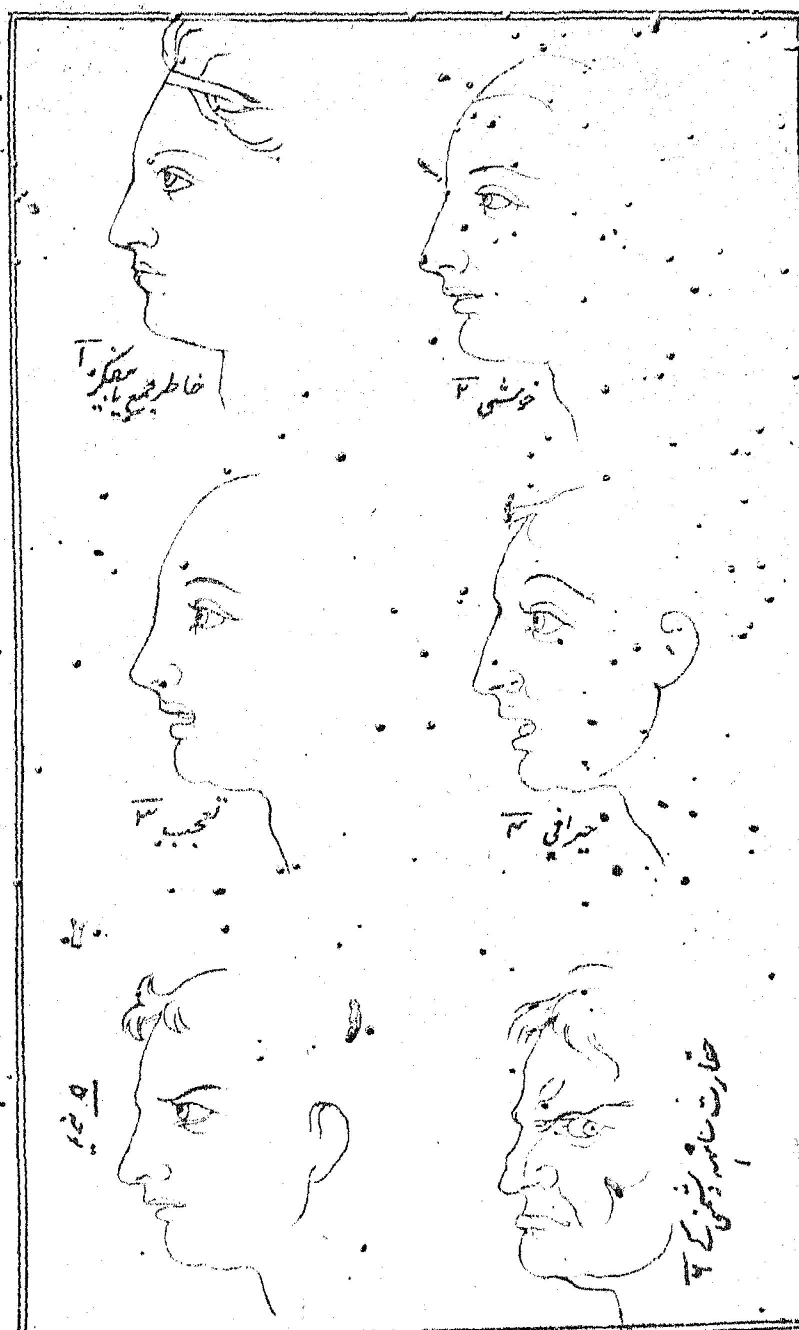


اشکال مختلفۂ حالات انسانی

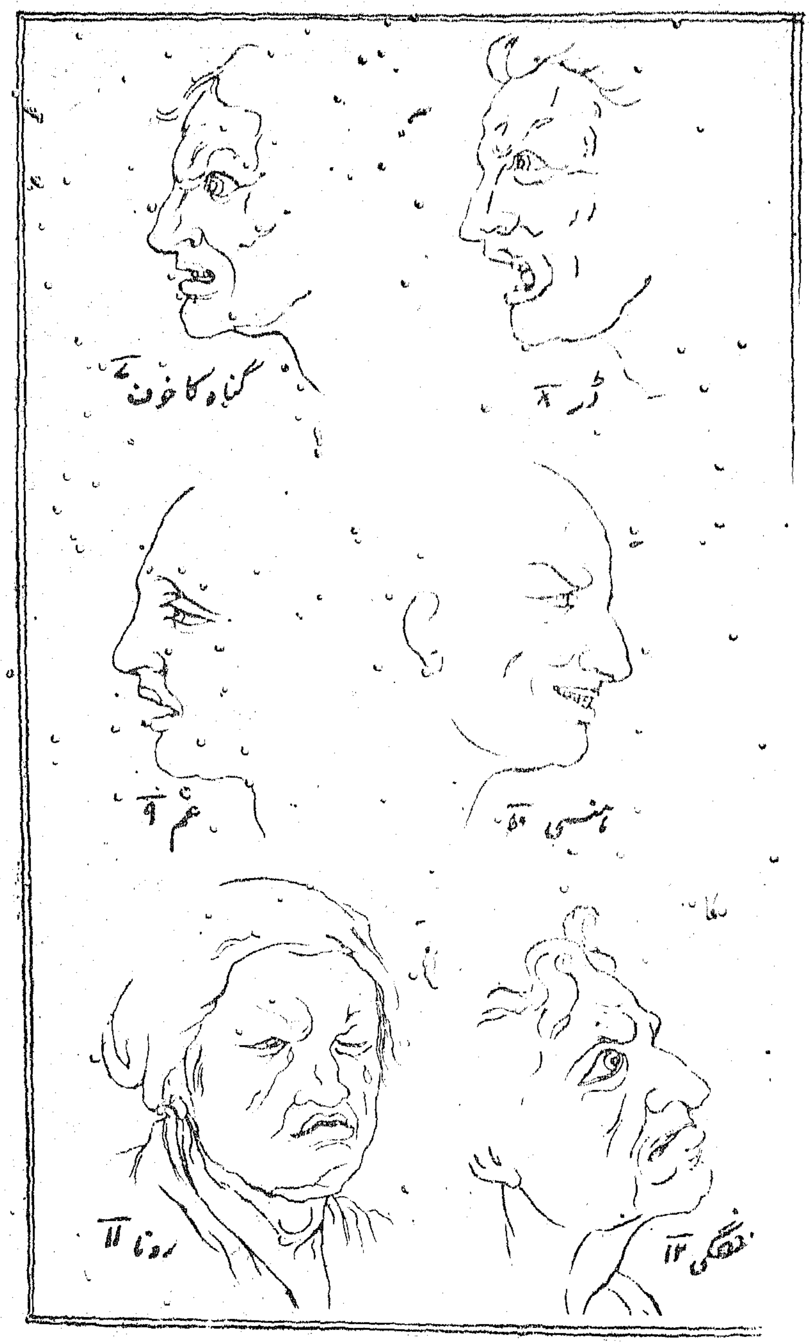
یہہ بات ظاہر ہی کہ جو بات جس شخص کے دلمین ہوتی ہی وہ چہرہ پر بہی ظاہر ہو جاتی ہے
مثلاً اگر کسی شخص کے دلمین کچہہ فکر یا غم ہوتا ہی تو وہ ضرور ہی کہ اوسکا چہرہ بہی متفکر
اور غمگین معلوم ہو اور جس شخص کے دلمین خوشی ہوتی ہی تو اوسکے چہرہ پر بہی خوشی
اور انبساط پائی جاتی ہی چنانچہ ہم اسجاے سب طرح کی اشکال مختلفہ ثبت کرتے ہین کہ
جسوقت انسان رنجیدہ ہوتا ہی تو اوسکا چہرہ کسطور کا ہو جاتا ہی اور جسوقت آدمی کے
دلمین خوشی ہوتی ہی تو اوسکا چہرہ کس ڈہنگ کا معلوم ہوا کرتا ہی اور جسوقت اوسکے
دلمین خوف ہوتا ہی اسوقت منہہ اوسکا کیونکر بنجاتا ہی اور یہہ بہی صاحبان روشن
ضمیر پر واضح ہو جیو کہ یہہ حال بہی بہت نادرات سے ہے اور سینکڑون روپیہ خرچ
کرکر ایسے نقشجات نہین دستیاب ہو سکتے ہین اب یہانسے مین ہر ایک چہرہ کا جدا
جدا بیان کرتا ہون غور سے ملاحظہ کرو ٭ اول شکل کے ملاحظہ سے یہہ
بات ثابت ہوگی کہ جس شخص کے دلمین امن ہوتا ہی اور کسی طرح کا فکر نہین ہی اوسکی
شکل اسطور کی بن جاتی ہے ٭ اور جس شخص کے دلمین خوشی ہوتی ہی اوسکی
شکل ایسی ہوتی ہی جیسیکہ شکل دوسری ہی ٭ اور شکل تیسری کے مطالعہ سے
یہہ بات معلوم ہوگی کہ یہہ شخص کسی چیز کو دیکہہ کر تعجب کرتا ہی یعنے جب ایک آدمی
کسی چیز کو دیکہہ کر تعجب کیا کرتا ہے تو اوسکی شکل ایسی بن جاتی ہی ٭

اور جسوقت کہ انسان کسی بات کو سنکر یا دیکھکر کہ وہ قریب قیاس اوسکے کے
نہو وہ نہایت حیران ہوتا ہی تو اوسکی شکل ایسی ہو جاتی ہی جیسیکہ شکل چوتھی
ہی ۞ اور شکل پانچوین کے مطالعہ سے یہہ معلوم ہوتا ہی کہ یہہ شخص ذلیل
تعریف کر رہا ہی کسی چیز کی ۞ اور شکل چھٹی مین یہہ بات ظاہر ہوتی ہے
کہ یہہ شخص کسی کو بنظر حقارت اور دشمنی کے دیکھہ رہا ہے ۞ اور جسوقت
کوئی شخص کچھہ گناہ کرتا ہی اور پھر وہ اپنے گناہون کی طرف دیکھکر خوف
کیا کرتا ہی تو اوسکی شکل ایسی ہو جاتی ہے جیسیکہ ساتوین ہی ۞ اور جسوقت
آدمی کچھہ چیز خوف کی دیکھکر خوف کیا کرتا ہی اوسکی شکل ایسی بن جاتی ہے
جیسیکہ آٹھوین ہے ۞ اور نوین شکل سے یہہ ظاہر ہی کہ یہہ شخص
غمگین ہے ۞ اور دسوین شکل سے یہہ معلوم ہو جائیگا کہ یہہ آدمی
غمناک ہے ۞ اور بوقت رونے کے آدمی کی شکل ایسی ہو جاتی ہی
جیسے کہ گیارہوین ہے ۞ اور جسوقت کوئی شخص غصہ مین ہوتا ہے
اوسکی شکل ایسی ہو جاتی ہی جیسیکہ بارہوین ہی ۞ اور جسوقت کہ ایک شخص
طاقتمند ایک کمزور شخص کو مارتا ہی اور وہ غصہ نہین ہوتا ہی اور ڈرتا ہی
جاتا ہی تو اوسکی شکل ایسی ہو جاتی ہی جیسیکہ تیرہوین ہے ۞ اور بوقت
نہایت ناامیدی ہونے کے کسی بات سے انسان کی ایسی شکل ہو جاتی ہے
جیسیکہ چودہوین ہے ۞ اور پندرہوین شکل سے یہہ ظاہر ہوتا ہی کہ

یہہ شخص نہایت عشق مین گرفتار ہی ❊ اور جسکے مزاج مین نہایت غریبی ہوتی ہی اوسکی
شکل سولوین[16] هے ❊ اور انسان جب کچہہ خبر پاتا ہی جب اوسکی شکل ایسی
ہوتی هے جیسیکہ سترہوین[17] ہی ❊ اور جسوقت کہ آدمی کو نہایت خبر یہہ خوشی
کا ہوتا ہی اوسکی اٹھارہوین[18] شکل هے ❊ اور جس شخص کے دلمین خوف
ہوتا ہی یعنے ایک شخص بیمار بہت ہی اور ایک شخص کو یہہ خوف ہی کہ شاید
یہہ بیمار مرجاے تو اوسکی شکل ایسی بن جاتی ہی جیسیکہ اونیسوین[19] هے
❊ اور شکل بیسوین[20] سے یہہ معلوم ہوتا ہی کہ یہہ شخص کسی کو ناپسند
کررہا هے ❊ اور جسوقت کہ انسان کو نہایت ہی خوف اور
ڈرلگتا هے اوسکی شکل ایسی ہو جاتی هے جیسیکہ اکیسوین[21] هے ❊
اور بروقت رحم آنے کے آدمی کی شکل ایسی ہو جاتی هے جیسیکہ بائیسوین[22]
هے ❊ اور حاسد آدمی کا چہرہ بوقت حسد کرنے کے ایسا
ہو جاتا هے جیسیکہ تیئسوان[23] چہرہ هے ❊ اور
جسوقت کہ آدمی کو بیماری یا زخم وغیرہ کی بہت تکلیف ہوتی
هے تو اوسکا چہرہ ایسا بن جاتا هے جیسا کہ چوبیسوان[24] ہی ❊

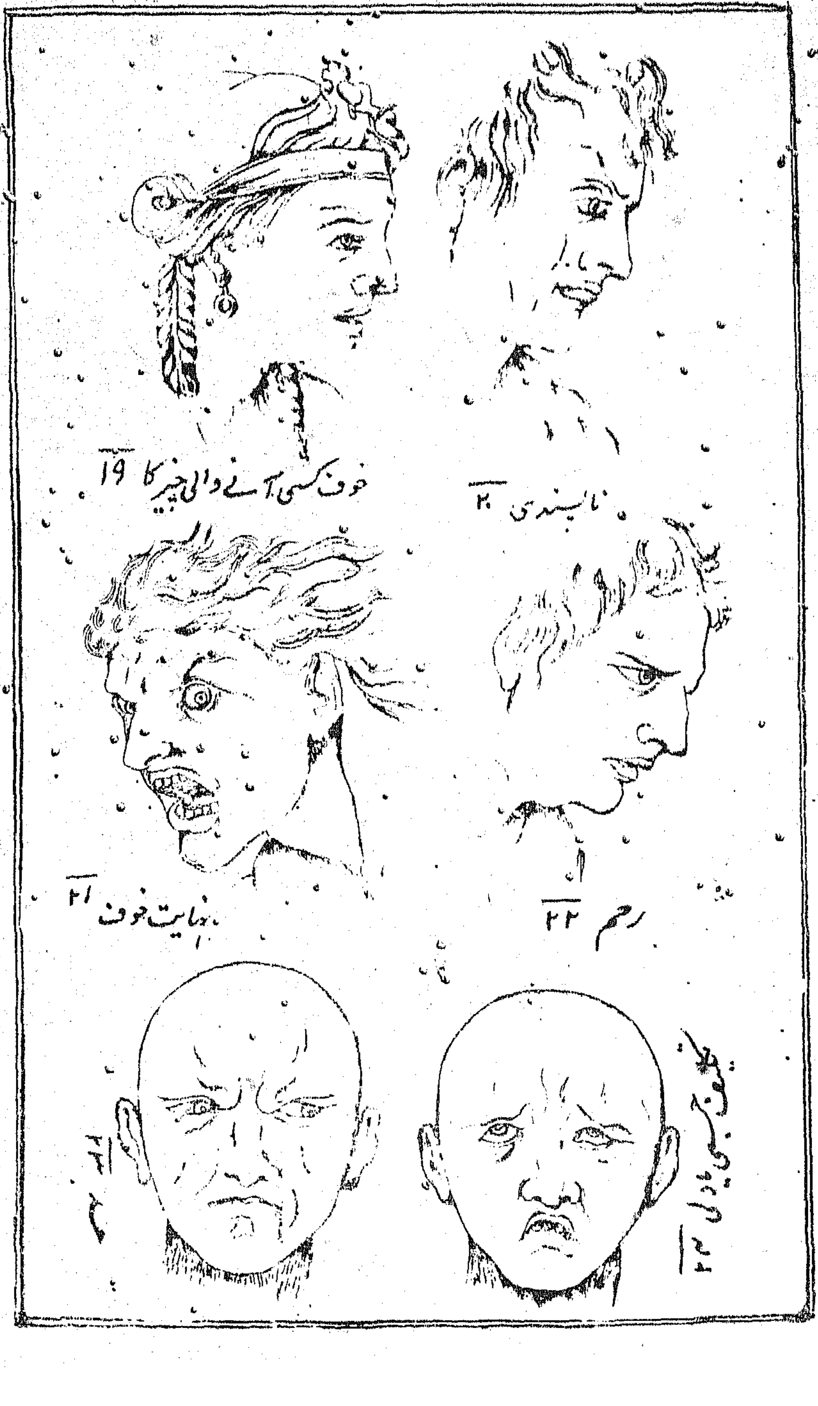


خاطرجمعی یا بیفکری ۱
خوشی ۲
تعجب ۳
حیرانی ۴
غم ۵


گناہ کا خوف ۷
کبر ۸
غم ۹
ہنسی ۱۰
رونا ۱۱
خفگی ۱۲



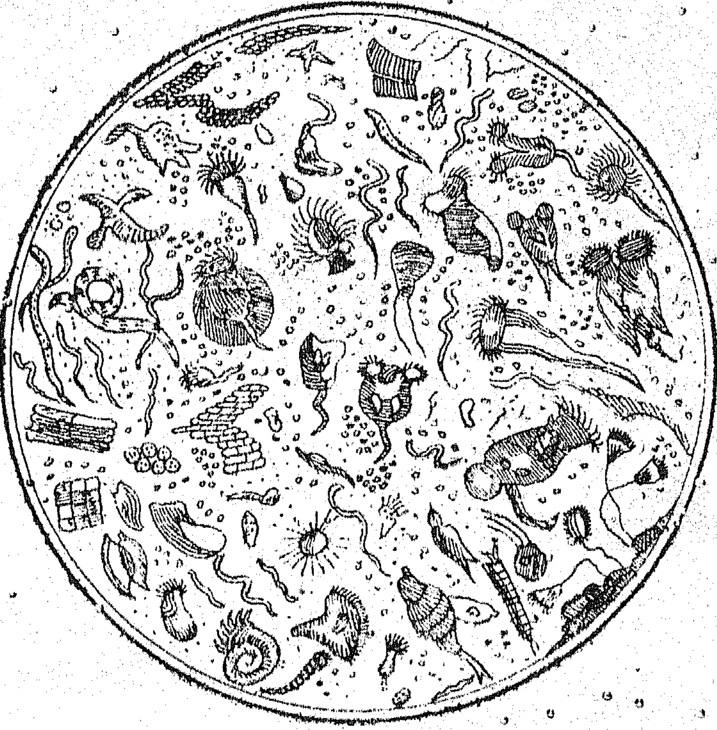
عشق ۱۵
۱۶


خوف کسی آنے والی چیز کا ۱۹
ناپسندی ۲۰
نہایت خوف ۲۱
رحم ۲۲
غصہ ۲۳
بیکسی یا دل ۲۴

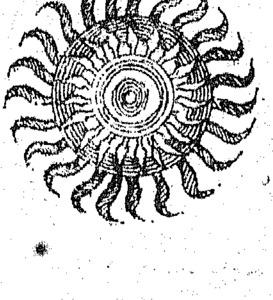
حال خوردبین کا

اب مین یہان سے حال خوردبین کا لکھتا ہون اور حال اسکا بھی بہت نادرات سے ہے غور سے پڑہو اور قدرت الہی کا تماشہ کرو واضح ہو کہ خوردبین ایک ایسا آلہ ہے کہ اوسکے ذریعے سے نہایت چھوٹی سے چھوٹی اشیا بڑی معلوم ہوتی ہین اوسمین چند شیشے لگے ہوتے ہین اور جس شے کو دیکھنا منظور ہوتا ہی اوسکے ذریعے سے دیکھتے ہین اور ہر وقت دیکھنے کے چیز دیکھی گئی کا قد نہایت زیادہ ہو جاتا ہے اکثر ناظرین نے دیکھا ہوگا کہ بعض آئینے ایسے ہوتے ہین کہ اونمین چہرہ آدمیونکا بڑا اور زیادہ معلوم ہوتا ہی باعث اسکا یہہ ہی کہ یہہ آئینہ ہموار نہین ہوتا ہے بلکہ وہ ذرا گہرا ہوتا ہی یہی حال خوردبین کے شیشونکا ہوتا ہی بذریعہ خوردبین کے ایسی ایسی عجیب باتین دریافت ہوئی ہین کہ قبل از ایجاد ہونے اس آلہ مفید کے وہ آدمیونکے وہم مین بھی نگذری تہین ان عجیب باتون مین سے ایک یہہ ہی کہ پانی مین چھوٹے چھوٹے کیڑے ہوتے ہین اور وہ اسقدر چھوٹے ہوتے ہین کہ بوقت دیکھنے کے نظر مین نہین آتے ہین ہرچند ہم پانی کو چھان کر نہایت صاف کرین پھر بھی اگر کوئی بذریعہ خوردبین کے اوسمین دیکھے گا تو معلوم ہو جائیگا کہ بعد ہزار دفع چھاننے کے بھی چھوٹے چھوٹے کیڑے اوسمین موجود ہین چنانچہ ایک شخص برہمن بڑا پرہیزگار تھا اور

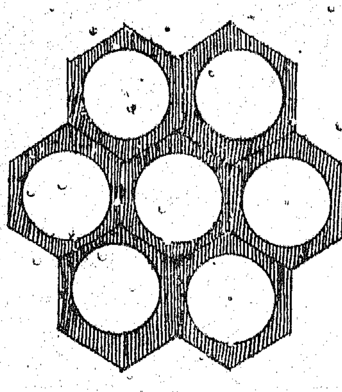
حسن الاسکان وہ زندہ چیز کو کبھی نہین ضایع کرتا تھا جب وہ رستہ مین چلتا تو
آدمی اوسکے آگے جھاڑ دیتے جاتے تھے اسواسطے کہ ایسا نہو کہ کوئی کیڑا وغیرہ
اوسکے پانوں کے نیچے آکر مرجاے اور جب کہانا کہاتا تو اوسوقت بھی اس طرح کی احتیاط
ہوا کرتی کہ کوئی جانور مارا نہ جاے ☆ ایک انگریز نے جو مزاج مین شرارت
رکھتا تھا اوس سمن سے یہہ کہا کہ تم ناحق اسقدر پرہیز کرتے ہو تم ہر روز پانی مین
ہزارہا کیڑون کو پیجاتے ہو اور واسطے ثبوت اس اظہار کے اوس فرنگی نے اوسکے
چھنے ہوے اور صاف کئے ہوے پانی مین جسکو وہ پیا کرتا تھا ذریعہ خوردبین
کے بہت سے کیڑے کو بہ آرام حرکت کرتے ہوے دکھلادیے یہہ مشاہدہ
کرکے برہمن نہایت رنجیدہ ہوا اور قسم کہائی کہ مین پانی کبھی نہین پیونگا اور اس
عہد کو اوسنے نہ توڑا اخیر کو زیادتی تشنگی سے تڑپ کے مرگیا ☆ اس دایرہ
مین وہ شکلین اون چھوٹے جانورون اور کیڑون کی جو پانی مین دیکھی گئی ہین مندرج
ہین خوردبین کے ذریعہ سے یہہ بات تحقیق ہوئی ہے کہ جنکو لوگ مونگے کے درخت
کہتے ہین وہ دراصل درخت نہین ہین بلکہ وہ عمارتین ہین جو نہایت
چھوٹے کیڑون نے واسطے اپنی بود و باش کے تعمیر کی ہین
اور یہہ کیڑے اسقدر چھوٹے ہین کہ بغیر ذریعہ خوردبین کے
نظر نہین آتے ہین ☆ اس آلہ کے ذریعہ سے جو جو اور
چھوٹے جانورون کو دیکھا ہے اور اونکی کیفیت معلوم ہوئی ہے اونکا



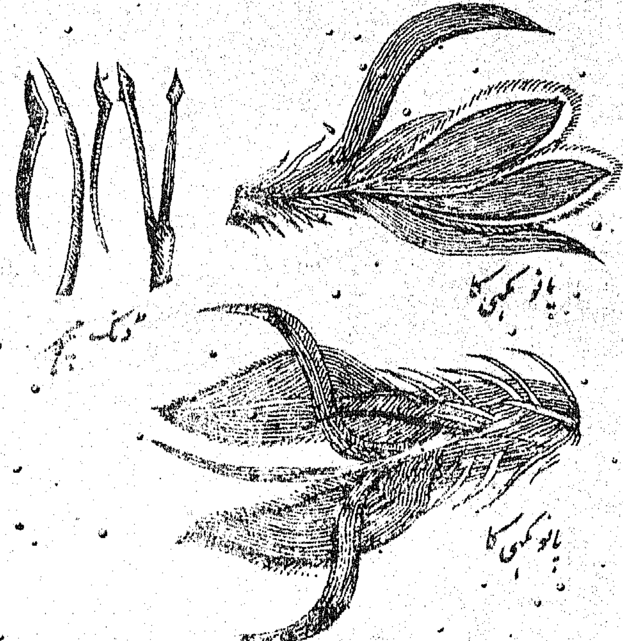
ہم بیان کرتے ہیں نہایت دلچسپ ہے ظاہر ہو جیو کہ ایک قسم کا جانور جسکا نام
ہے کہ وہ نہایت چھوٹا ہوتا ہے
اور اوسکو بغیر خوردبین کے
نہیں دیکھ سکتے ہیں اور انس جانور
کے سر کو جب خردبین دیکھا ہے
تو اتنا بڑا معلوم ہوتا ہے
جیسا کہ یہاں لکھا ہے



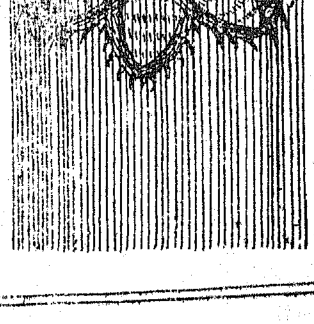
بغور ملاحظہ اسشکل کے معلوم ہوگا کہ جب بہ کبڑا ایک دفعہ کسی انتڑی
مین جگہ پکڑ لیتا ہی تو وہان سے اسکا چھٹانا بہت ہی مشکل ہے ؂
خوردبین مین بیدار جانورون کے دیکھنے سے بہت لطف حاصل ہوتا ہے
اور گھنشون تک اونکی آنکھین سینگ بازو ڈنک بلکہ چھوٹے چھوٹے پر
جو اونکے بدن پر ہوتے ہین دیکھنے کو جی چاہتا ہی جب خوردبین مین سے
مکھی کو ملاحظہ کرتے ہین تو معلوم ہوتا ہی کہ اوسکی آنکھہ بہت سے شیشون
کی بنی ہوئی ہی جو پاس پاس مثل جال کی لگی ہوئے ہین اور یہ شیشے ایک



آنکھہ مکھی کی مین کئی ہزار سے
زیادہ شمار کیے گئے ہین اور
اوسکی آنکھہ خوردبین سے
اتنی بڑی معلوم ہوتی
ہے جیسے کہ یہان تصویر
ہے ؂ اور جسوقت
پانو مکھی کے خوردبین سے دیکھے جاتے ہین تو ایسے معلوم ہوا کرتے
جیسے کہ نیچے یہان لکھے ہین ؂ ؂ اور جب مچھر کے ڈنک کے
اجزا کو جدا کرتے ہین اور خوردبین سے دیکھتے ہین تو اونکی صورت
تیرون اور چاکوون کیسے معلوم ہوتی ہے اور اون ڈنکون کی شکلین یہ ہین



مکڑی کے بہت سے اجزا بہت اچھے ہین اور وہ چیز جسسے وہ جالا بنتی ہے سب سے زیادہ لائق دیکھنے کے ہے



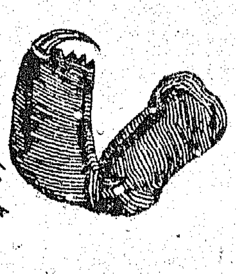
یہہ شکل اوس عضو مکڑی کی ہے جس سے وہ جالا بنتی ہی جیسا کہ خوردبین مین معلوم ہوتا ہی جالا مکڑی کا اگرچہ بے وسیلہ خوردبین کے بہت ہی باریک معلوم ہوتا ہے لیکن بنا ہوا ہی بہت ریشوں کا

جو اوس سے بھی بہت زیادہ باریک ہین اور جو تھوڑی دور پر اون چھیدون سے جو مکڑی کے جسم مین ہوتے ہین اور جنمین سے وہ نکلتے ہین آپسمین ملجاتے ہین ٭ مکڑی کی ہر ٹانگ کے سر مین ایک نوکدار بہت اچھا آنکڑا جو ہر وقت پکڑنے کسی چیز کے بند ہو جاتا ہے

زہر کا بھرا ہوا ناخن مکڑی کا

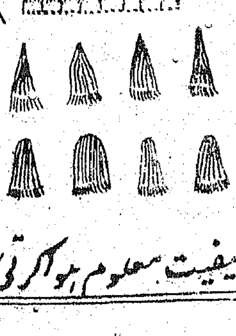


ہوتا ہی ٭ اور مکڑی کی ٹانگین اور ناخن جو خوردبین سے دکھائی دیتی ہین اونکی شکلین ہم لکھتے ہین



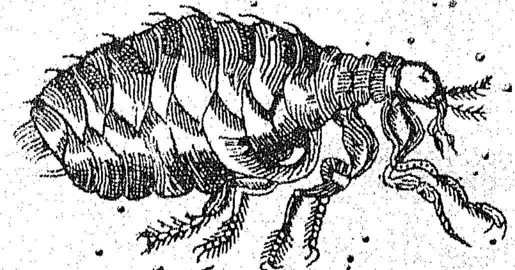
ٹانگین مکڑی کی

٭ ہم پر تیتریون کے جسم پر رونگٹے ہین جب اونکو خوردبین سے دیکھتے ہین ذرا ذرا سے چھلکون سے بنے ہوے معلوم ہوتے ہین اونکی شکلین یہہ ہین ٭ اور جس وقت خوردبین سے پسو کو مشاہدہ کرتے ہین تو اوسکی شکل اتنی بڑی معلوم ہوا کرتی جیسے کہ یہان مندرج ہے ٭



تیتریون کے روئین

غرض یہہ ہی کہ خوردبین سے بڑے بڑے مفاد حاصل ہوتے ہین اور ہر وقت دیکھنے سے اوس سے کسی چیز کی بڑی کیفیت معلوم ہوا کرتی ہی

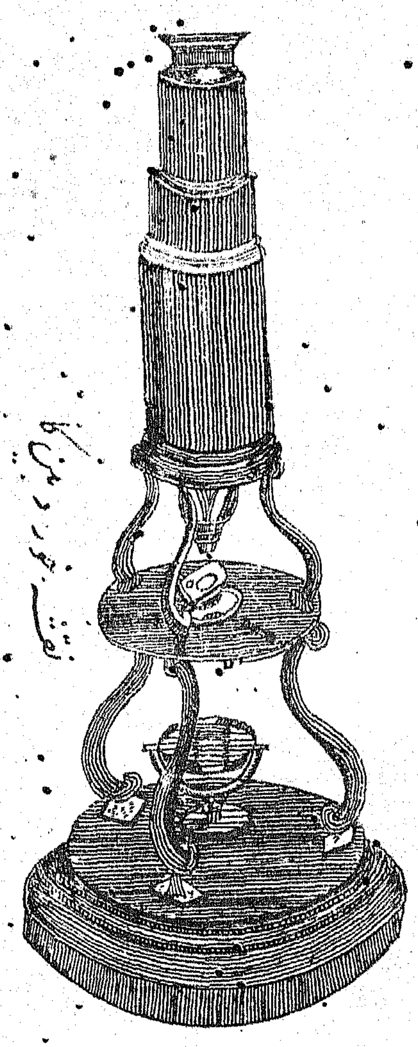


شکل پسّو کے

اور زمانہ قدیم مین اس آلہ کو لوگ نہایت کم جانتے تہے لیکن اب دانایان فرنگ نے اس آلہ کو بہت رواج دیا ہے اور اسکے سبب ہمنے بہت اچھی اچھی باتین دریافت کی ہین عرصہ چند روز کا ہوا کہ اس احقر نے وسیلہ خوردبین کے ایک بال کو جسپر جون بیٹہی تہی دیکہا تہا تو وہ بال مثال شاخ ایک بید کی درخت کی معلوم ہوتے تہے اور جون اوسپر مثال بندر کے پہرتے ہوئے معلوم ہوئے ؞ اسیجا ہی ہم شکل خوردبین کی بہی درج کتاب ہذا کرتے ہین

وہو ہذا

فقط



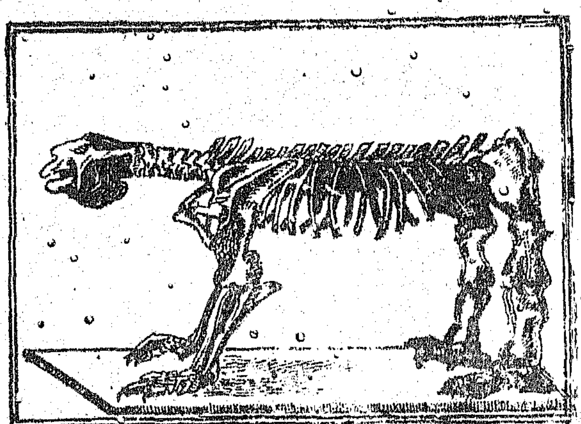
حال جانورون نہ ماسلف کا جواب نہین پائے جاتے ہین

واضح ہو کہ انسان کیسی ہی تحقیقات کرے لیکن پھر بھی صنعت الٰہی سے بخوبی
ماہر نہیں ہو سکتا کوئی مقام نہیں جہاں کہ اوسکی صنعتیں جلوہ گر نہیں ہیں ٭
بوسیلہ خوردبین کے دریافت ہوا ہے کہ ہر ایک جگہ انواع اقسام کے نباتات
اور حیوانات موجود ہیں اور یہہ حیوانات اور نباتات ایسے چھوٹے ہیں کہ محسوس
نہیں ہو سکتے علیٰ ہذا القیاس کیسی کیسی بڑے مہیب جانوروں نے زمین پر ہیں کہ اونکے
دیکھنے سے کمال تعجب آتا ہے ایسا معلوم ہوتا ہے کہ پیشتر جب آبادی بہت کم تھی
یہہ جانور ویرانہ میدانوں میں رہا کرتے ہونگے لیکن جب کہ آبادی انسان کی
زیادہ ہوئی تب وہ میدان اون جانوروں سے خالی ہو گئے اور بہت سی نوعیں صفحہ
ہستی سے گم ہو گئے ٭ جنوبی امریکا کے میدانوں میں بڑے بڑے حیوانوں کی
ہڈیاں پائی جاتی ہیں یہہ ہڈیاں کیچڑ میں گڑی ہوئی معلوم دیتی ہیں اور
بعضے اوقات جب کہ دریا خشک ہو جاتے ہیں وہ ہڈیاں درختوں کے تنہ کی
مانند زمین سے ابھری ہوئی دکھائی دیتی ہیں ٭ اون ہڈیوں کو
ایک انگریز ذی رتبہ شہر لندن میں لایا تھا اُن ہڈیوں میں سے ناف کا
حلقہ ہڈیوں کا ایسا تھا کہ دو آدمی اوسمیں سے آر پار نکل سکتے ہیں ٭ ایک دوسرے
انگریز نے بڑی مشقت سے خشک کر کے یا دسمین سے سب اوسکی ہڈیاں نکال لیں اور
پھر ہر ایک درست کی ہڈی اور دم وغیرہ بہی اوسکے ساتھ ہیں ٭ جب کہ اون
سب ہڈیوں کو اپنی اپنی درست جگہ میں جوڑا تو معلوم ہوا کہ پچھلا دھڑ اس

جانور کا بڑا زور اور بلوگا ؛ زیرِ ناف کی ہڈیون سے یہہ معلوم ہوتا ہی کہ اس جانور کے نیچے رانون کے بڑے زور آور ہونگے ؛ رانونکی ہڈیان بہت بڑی تہین طول مین تو قریب بارہ گرہ کے اور موٹاپے مین قریب ایک گز دو گرہ کے اس سے یہہ معلوم ہوا کہ اوسکی رانون کی ہڈیان ہاتی کی رانون کی ہڈیون سے بڑی ہونگی ؛ پچھلے پانون کے ٹخنون کی ہڈیان پانچ گرہ نا بر اور بہری ہوئی ہین اس سے معلوم ہوا کہ اوسکی پچھلی ٹانگین بڑی زور آور ہونگی بعضے یہہ کہتے ہین کہ پنجہ اس جانور کا سوا گز لنبا اور پانچ گرہ چوڑا ہی ؛ وہ شخص جو تشریح اعضاے حیوانات سے بخوبی واقف ہین کہتے ہین کہ اس جانور کے جو پچھلے پانون کے تھے اوبہری ہوئے تھے اسواسطے تھے کہ وہ پچھلے دو پانون پر جم کر اگلے پانون سے زمین کو کھودا کرے ؛ کمال تعجب کی یہہ بات ہی کہ باوجود ایسے ثقیل البدن ہونے کے اس جانور کا سر بہت چھوٹا ہی اور کسی کو شاید کم یقین آوے کہ ایسے بہاری جسم پر ایسا چھوٹا سر ہو لیکن ایک شخص نے پیٹ کی گرہون اور گردن کی گرہون کو مطابق پایا اس سے یہہ بات صادق آئی کہ گو اس حیوان کا جسم بہت بہاری ہے لیکن سر اسکا بہت چھوٹا ہا ؛ اس جانور کے اگلے دانت بڑے بہاری اور عجیب طور کے ہین ؛ بعضے یہہ خیال کرتے ہین کہ اس جانور کے سونڈ بہی تہی ؛ لیکن ہاتی کی مانند اوسکی سونڈ نہین ہو سکتی کیونکہ گردن اوسکی

ایسی لمبی ہی کہ مونہہ اسکا زمین تک پہونچ سکتا ہی دانت اوسکے شیر اور
چیتے کے دانتوں سے مختلف ہین لیکن وہ اِس طریق سے لگے ہوئے ہین
کہ رگڑ سے بہت جاتے ہین اس افسوس کے دفعیہ کے واسطے وہ دانت جلد ہی نئے
ہوتے ہین اب ان دانتوں سے یہہ معلوم ہوتا ہی کہ یہہ جانور درختوں کے جڑ کو
کہاتا ہوگا اوسکے بڑے پنجوں اور انگلیوں سے یہہ معلوم ہوتا ہی کہ وہ چہچھوندر کی
مانند زمین کہودتا ہوگا اور زمین مین سے درختوں کے جڑونکو نکال کر کہاتا ہوگا
٭ یہہ بہی دریافت ہوا ہی کہ اس جانور کی پشت پر سیپیان سیپیان سی لگی ہوئی
تہین کانٹے سے اوبہرے ہوئے تہے تو اب دیکہا چاہیے کہ یہہ سیپیان کسواسطے
تہین ٭ اسکا باعث یہہ معلوم ہوا ہی کہ یہہ جانور اِس ڈر سے زمین کو کہودتا
ہوگا کہ بر وقت زمین پر گرنے کے وہ اوسکی پیٹ پر پڑتے ہونگی اور واسطے
اس بات کے کہ اس مٹی کے گرنے سے کچہہ صدمہ جانور کو نہ پہونچے پیٹہ اوسکی
ایسی مضبوط بنائی گئی ٭ اِس سے کچہہ تسلی نہین ہوتی اور نہ ہم یہہ خیال کرسکتے
ہین کہ ایسے ایک بڑے مہیب جانور کا اور کوئی دشمن ہو جسکی حفاظت کے لئے یہہ
کانٹے اسکی پیٹ پر ہین ٭ قصہ مختصر اِس جانور کے دریافت ہونے سے
یہہ معلوم ہوتا ہی کہ پیشتر ایک ایسا زمانہ ہوگا کہ جب ایسے مہیب جانور
صفحہ زمین پر رہا کرتے ہونگے اور رفتہ رفتہ بسبب انقلاب چند در چند
کے یہہ سب جانور نیست و نابود ہوگئے اور انسان اونکی جگہون پر

قایم ہوتے ہیں جس مقام پر یہ ہڈیان پائی گئین وہان سو سو کوس تک بجز ہڈیون کے اور کچھہ نہین پایا جاتا ہی یہان تک کہ وہان کے باشندے اون ہڈیون کو لکڑی کے جگہہ جلانے کے کام مین لاتے ہین تصویر اس جانور ایک اور تصویر سے جو کہ شہر سیڈرڈ مین تہی اوتاری گئی ہے فقط



حال ایک نادر جانور کا
جسکو دریائی گھوڑا کہتے ہین

سبحان اللہ عجب صانع ہی پروردگار عالم کا کہ اپنی قدرت کاملہ سے کیا کیا عجیب باتین پیدا کین کہ زبان ضعیف بنیان کو بارے ادراک اونکی کا نہین بیت وہ الحق ایسا ہی معبود ہی کہ قلم ہو سکے اوس سے

[illegible] نثر یون تو اللہ نے عجب عجب باتین پیدا کین ہین کہ ہر ایک مین
اوسکی بیچونی ثابت ہوتی ہی لیکن پیدایش جانور دشمن سے چند جانور نہایت
عجب بیحد بلاش صاحبان انگریز کے بینے ایسے دیکھنے مین آئے کہ بے اختیار
دل نے چاہا کہ مین بھی اپنی کتاب مین انکا حال مع انکی تصویرون کے درج
کر کر سب لطالعین کو قدرت کاملہ اپنے معبود کی کا تماشا کرواون نثر مخفی نہ رہے
کہ یہہ جانور جسکا نام دریائی گھوڑا کہتے ہین اور بعض نے گاو بحری مشہور
کیا ہی اور یہہ جانور اکثر سجار امریکا مین رہتا ہے ہزوسی اسکا اکثر
شکار کرتے ہین پوست اسکا بہت دلدار ہوتا اور بڑے کام کا
ہوتا ہی اور دو نو دانت اسکے ہزار درجہ بہتر ہاتی دانت سے ہوتے ہین
اور بہت سفید اور لطیف سامنے اونکے سنگ مرمر بھی شرمندہ ہوتا ہے اور
اوسکی انکھین مدور اور لامع مثل کوکب درخشان کی معلوم ہوتے
ہین قد اس جانور کا ہاتی سے ذرا چھوٹا ہی دشمن قریب پچاس ہین کے
ہوتا ہی خوراک اسکی مچھلی یا نودہ جو سمندر کے کنارہ پر پیدا ہوتے
ہین سے اور ہر وقت دیکھنے اوسکی شکل مہیب کے ہر شیر خوفناک ہوتا ہی
اور جو اشخص شریر ہو جاتے ہین لیکن یہہ غریب بہت ہوتا ہی کسی کو آزار نہین
دیتا ہی بلکہ جسوقت آدمی اوسکا شکار کرتے ہین تو وہ ڈرتا اور
چلاتا ہے اور یہہ دریا مین سے واسطے تلاش خوراک وغیرہ کے

اکرہ

اگہتے نکلتے ہین اور اسمین بڑا اختلاط رکہتے ہین اسکی شکل کو دیکہو اور رب العالمین کے صنعت اور بیچونی کا ملاحظہ کرو تو ہو ہویدا ہو فقط



بیان ایک عجیب جانور کا جسکو اوسترچ کہتے ہین

یہہ ایک عجیب پرند جانور ہی کہ اوسکا قد دو چند آدمی سے ہوتا ہی اور اسقدر قوت اوسمین ہوتی ہے کہ دو آدمیونکو اپنے اوپر باسانی لیجا سکتے ہین یہہ

جانور اکثر ملک افریقہ مین پایا جاتا ہی اور اوسکی رفتار اسقدر ہے کہ گہوڑ یسکا
سوار اگر اوسکو پکڑا چاہے تو بہی بمشکل سے اوسکے ہات اویگا جب آدمی اسکا
شکار کرتے ہین تو وہ بہیر کہاکر چلتا ہی یعنی اوسکی عادت یہہ ہی کہ وہ سیدہا
نہین بہاگتا ہی بلکہ ایک نصف دایرہ مین چلتا ہی اور آدمی اوسکے پیچہے پیچہے
نہین چلتے ہین بلکہ وہ اپنے گہوڑے کو سیدہا بہگاتے ہین یعنی قطر دایرہ پر گہوڑ
پر چلتے ہین اور اس ترکیب سے جانور کو جا پکڑتے ہین اور جاکر اوسے سونٹون
سے مار ڈالتے ہین بعض آدمی یہہ کہتے ہین کہ رفتار اوسکی شتر کے بہت عمدہ
اور اچہے گہوڑے سے زیادہ ہی اس جانور کو لوگ شتر مرغ کہتے ہین
کہ سبب اسکے اول تو اوسکا قد قریب شتر کے قد کے ہوتا ہی اور دوم
یہہ کہ اوسکی گردن بہت لنبی ہوتی ہے اور مشابہ گردن شتر کی ہوتی ہے
جب آدمی اسکے شکار کرنے کے لئے اوسکے پیچہے بہاگتے ہین تو وہ اول
اول تو سہل سہل چلتا ہی لیکن بعد ازان جب اوسکے جسم مین گرمی آتی ہے
تو وہ نہایت بہاگتا ہی اور جب آدمی اوسے گہیر لیتے ہین تو وہ لاچار
اور مایوس ہوکر اپنے سر کو کسی جہاڑی یا ریتے مین گہسیڑ دیتا ہی اور
بیکار ہو رہتا ہے ۞ اس جانور کے پر بہت کام کے ہوتے ہین اور
اسکا گوشت بہی برا نہین ہوتا ہے اور اوسکے گوشت کو قوم عرب کہایا
کرتی ہی ایک صاحب جو ملک افریقہ مین گئے تہے وہ بیان کرتے ہین کہ مینے

دو لائے ہوے اوسٹرج نکے اور واسطے تماشہ کے دو حبشیونکو اونپر سوار کروایا جب ان جانوروں نے
اپنی پیٹھہ پر بوجھ معلوم کیا تو وہ بھاگے اور اونکی رفتار اسقدر زیادہ تھی کہ وہ زمین پر
پانو رکھتے ہوئے نہیں معلوم ہوتے تھے بلکہ یہ معلوم ہوتا تھا کہ وہ زمین سے علیحدہ
علیحدہ بھاگے جاتے ہیں صاحب موصوف بیان کرتے ہیں کہ میری وقت مین بھی کوئی چالاک
سے چالاک گھوڑا انگلستان مین نہیں ہے کہ اس جانور کی برابر دوڑے غرض یہہ ہے کہ یہہ جانور
بہت عجیب ہے اسواسطے ہم بھی اسکی شکل ایک حبشی سوار کے مندرج کرتے ہین
کیا کیا عجیب عجیب صنعتین قدرت مین ہمارے رب العالمین کی ہین کہ انسان انکو دیکھکر حیران ہوجاتا ہے



تصویر جانور اوسٹرج
یعنی شتر پرند

حال ایک عجیب و غریب قسم کے چیونٹیوں کا

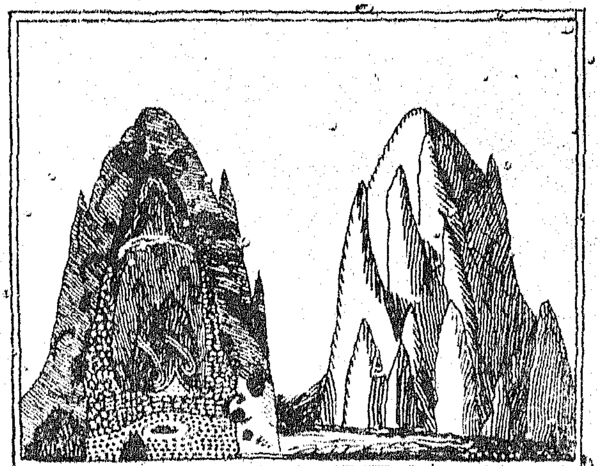
مخفی نرہے کہ پڑھنے حال ان نادر چیونٹیوں کے سے عجیب خالق کے شان یاد آتی ہی اور آپ ان کے دل پر نہایت حیرانی چہا جاتی ہی اس قسم کے چیونٹے ملک حبش مین ہوتے ہین اور یہہ جانور کئی قسمون مین منقسم ہوتے ہین جنکا حال آگے مفصل لکھونگا ایک عجیبی بات ان چیونٹیون مین یہہ پائی گئی ہے کہ یہہ عمارت اور گہر واسطے بود و باش اپنے ایسی ایسی عمدہ تیار کرتے ہین کہ وہ صنعت اور حکمت مین انکی عمارتون سے بہی سبقت لیگئی ہین بعضی عمارتین تو یہہ جانور ایسی بناتی ہین کہ وہ باہر سے مثل مخروطون مسطح یعنی گاجرونکی سے ہوتی ہین اور بعض مانند استوانون یعنی بشکل ڈہولون کی تعمیر کرتے ہین اور ان مکانونکے اندر قسم قسم کے کمرے اور دالان بنے ہوتے ہین. اور ان مکانون کی کل بلندی بارہ فیٹ کی یعنی قد آدم سے ڈہائی گنی ہوتی ہی اور انکے مشاہدہ سے انسان کے طبیعت پر عجب طرح کی حیرانی آجاتی ہی اور یہہ خیال کرتا ہی کہ کیا قدرت کاملہ کردگار کی ہے کہ ذرا سے کیڑے نے کیا کیا بلند عمارتین تیار کین ہین اور جب یہہ جانور مکان بناتے ہین تو بارہ ہی فیٹ زمین کے اندر بہی مکانات چنتی ہین اور ایک اور نہایت عجب کی یہہ بات ہی کہ ان چیونٹیون مین تین قسم کی خلقت ہی اول تو ان چیونٹیون مین سردار لوگ ہوتے ہین کہ وہ طول مین چوگنے ہندوستان کے چیونٹیون سے

ہوتے

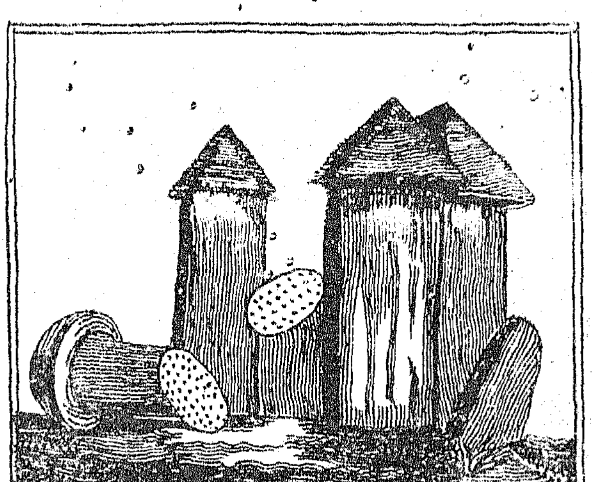
ہوتے ہین اور دوم انمین سپاہی لوگ ہوتے ہین کہ وہ سردارون سے
آدھے ہوتے ہین اور سوم درجہ کے مزدور لوگ انکا طول صرف
ہندوستانی چیونٹیون کے برابر ہوتا ہی لیکن ہندوستان کے چیونٹیون سے بہت
زیادہ عقلمند ہوتے ہین کسواسطے کہ یہہ بہت اچھی اچھی اور بلند بلند
عمارتین تعمیر کرتے ہین اور ان کیڑونمین جو سپاہی ہوتے ہین وہ مکانونکی
حفاظت کرتے ہین اور انکے سردار قوم مین سے ایک بادشاہ اور بادشاہزادے
بھی ہوتے ہین اور اونکے پروالے اوڑنے کے بھی ہوتے ہین اگر کوئی شخص
انکے مکانمین جاکر سوراخ کرے تو یہہ دیکھا گیا ہی کہ وہ جو سپاہی مقرر ہوتے
ہین وہ خفا ہوکر سوراخ کے پاس آتے ہین اور حملہ مچاتے ہین اور معلوم ایسا
ہوتا ہی کہ وہ اسبات کے متلاشی ہوتے ہین کہ وہ کونسا اونکا حریف ہے
جسنے اونکے مکان مین سوراخ کیا بعد تھوڑی دیر کے پھر مزدور لوگ اوس
سوراخ کے پاس آتے ہین اور وہ اوسکو مرمت کرکر بند کردیتے ہین اور جب
ان جانورونمین سے کسیکو حمل ہوتا ہے تو وہ دو ہزار دفع زیادہ ہوتا ہی ہین
اور قریب ایک ہزار دفع زیادہ وزنمین اپنے خاوند سے ہوجاتا ہی اور اس
جانور کے ایسے ہزار انڈے نکلے ہین اور ان انڈون مین سے وہ مزدور چھوٹے
ہین بچونکو نکال کر پرورش کرتے ہین اور اس قسم کے چیونٹیون کو
حبشی لوگ کھایا کرتے ہین اور اگر کوئی شخص ان کیڑونکے گھر مین

گھس جاوے تو وہ اوسے فی الفور کہا جاویں اور کبھی اوسکو نہ چھوڑیں فقط

نقشہ مکانات جانوران چیونٹے



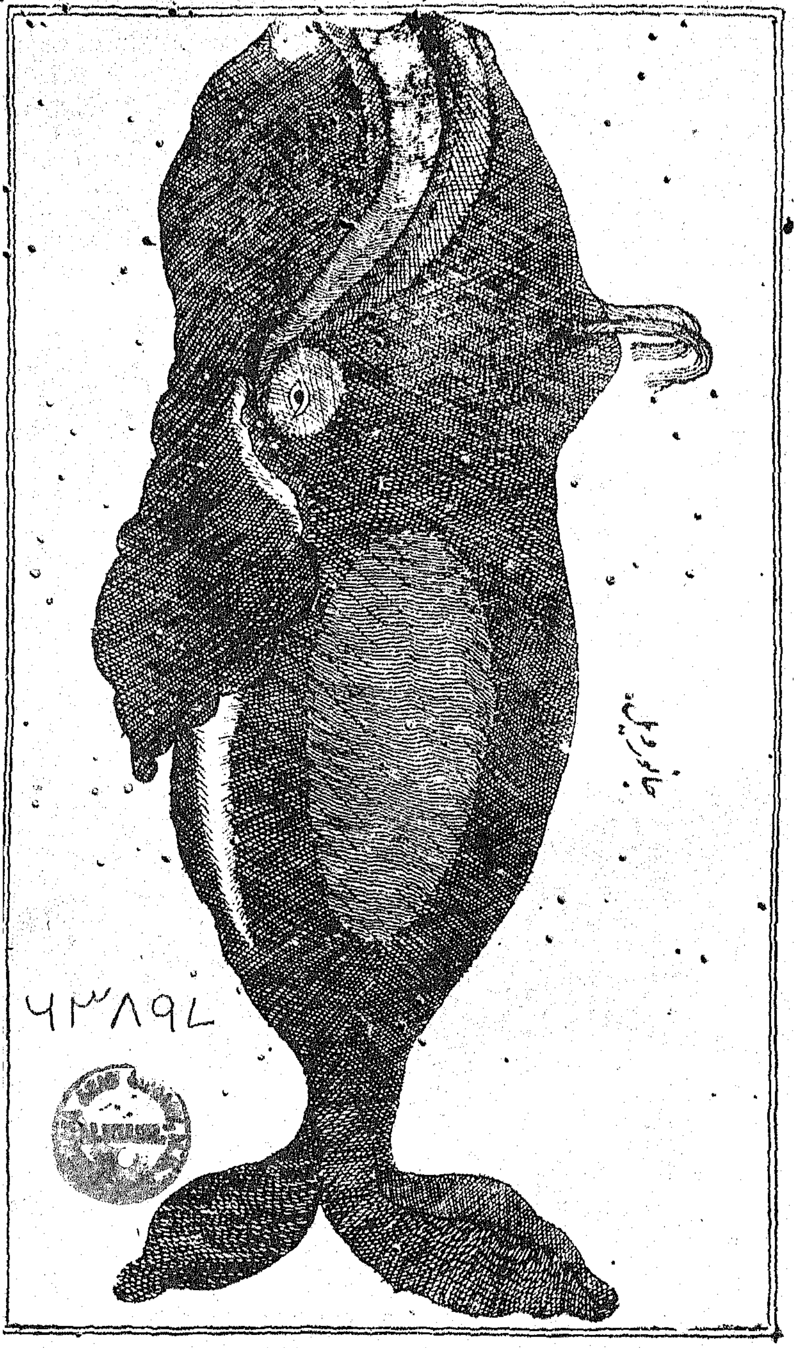
نقشہ مکانات جانوران چیونٹے



بیان جانورون کا

ویل ایک نہایت بڑا عجیب جانور ہے اور سمندر مین ہوتا ہی اور خوفناک یہہ جانور لمبا اور موٹا ہی آج تک کوئی جانور مثل اسکی دریا مین یا خشکی کی جگہہ مین نہین پایا گیا ہی اسکا قد طول مین قریب ۴۲ گز کے اور گولائی قریب ۱۳ گز کے اکثر ہوتا ہے لیکن بعضے ویل ۱۰۰ گز کے طول کے دیکھے گئے ہین یہہ ایسا بڑا اچھا ہوتا ہی کہ اپنی دُم کو حرکت دینے سے کشتیونکو الٹ دیتا حکماے سلف بیان کرتے ہین کہ پہلے زمانہ مین اس قسم کے جانور بڑے بڑے سمندرون مین رہا کرتے تھے لیکن اون سمندرون مین وے اب نہین پائے جاتے ہین اور اسکا باعث یون بیان کیا گیا ہے کہ پہلے زمانہ مین اونکو آدمی شکار نہین کرتے تھے اور نہ بڑے بڑے سمندرونمین آدمی جہاز چلایا کرتے تھے لیکن جب سے جہازرانی کی ترقی ہوئی اور آدمیون نے اونہین قتل کرنا شروع کیا تو وہ اوس سمندر مین چلے گئے جو قطب کے نزدیک ہے کیونکہ ان سببسے نہایت سردی اور زیادتی برف کے جہاز نہین جاتے ہین بعض حکماء نے لکھا ہی کہ ویل کے عمر ہزار برس کی ہوتی تہی اور اس باعث سے پہلے زمانہ مین ویل بڑے بڑے ہوتے تھے کیونکہ وہ زیادتی عمر کے ساتھہ قد مین بھی زیادہ ہوتے تھے جب سے آدمیون نے اونکو شکار کرنا اور مارنا شروع کیا اوس وقت سے کوئی بڑی عمر اور بڑے قد کے ویل نہین پائے جاتے ویل مین جیسے مین ناک

نکلیدہ کمی ہوتی ہین اول تیل دوم چربی جیسی اچھی اور خوشبودار اور کم دہ ہوتی ہین کہ
بتیان بنتی ہین اور سوم ہڈی کہ اوسکے ہزارہا اسباب بنتے ہین واسطے حاصل
کرنے ان تینون چیزون کے اکثر قوم فرنگیون کی انکی تلاش مین جہاز لیکر شمال کے
سمندر کیطرف خصوصاً پاس جزیرہ گرین لینڈ کے کہ قریب امریکا شمالی کے
قطب شمال کے واقع ہی جایا کرتے ہین اور ترکیب سے ذیل کی یہہ ہے کہ چار
پانچ کشتیون پر چند آدمی سوار ہوکر اوسجا جہان ویل دکھائی دیتی ہی جاتے
ہین اور ایک آدمی ایک شے نوکدار مثل کٹار کی کہ جیسکے بہت سے ڈوریان بندہی
ہوئی ہوتی ہین دور سے اوپر اوس جانور کے مارتا ہی اور اس ترکیب سے اوسے زخمی
کرتا ہی اور بعد زخمی ہونے کے ویل یا تو نیچے کو غوطہ مارتا ہی یا تھوڑا سا پانی
کے اندر ہوکر آگے کو تیرتا ہے لیکن ڈوری اوسکی ڈہیلی ہوتی جاتی
ہی تو کٹار بند کو اوسکے جسم مین داخل رہتا ہی اور جب ویل تہک جاتا ہے
تو وہ دم لینیکے واسطے اوپر اوٹھتا ہی اور اوسوقت ایک اور شخص ایک اور
کشتی سے ایک ایسی کٹار کہ ڈوری مین بندہا ہو طرف اوسکے پہینکتا ہی
اور اوسے زخمی کرتا ہی اور اسیطور سے اوسے کئی بار زخمی کرتے
ہین یہان تک کہ وہ ضعیف ہوکر اوپر پانی کے تہیر جاتا ہے اور
بعد اسکے بہت سے آدمی کشتیون پر اوسکے قریب جاکر لمبے لمبے
بہالون سے اوسے بالکل مار ڈالتے ہین ✿ ✿ ✿ ✿ ✿ ✿



حال جانور کونگرو کا

حال اس جانور کا بھی بہت عجیب ہے اور لکھنا اسکا باعث خورسندی طالبین کے ہوگا مخفی نرہے کہ یہہ جانور جزیرہ نیو ہولنڈ میں پایا جاتا ہی قد اسکا قریب قد بھیڑ کے ہوتا ہی اور یہہ سر کی طرف پتلا اور دم کی طرف سے موٹا ہوتا ہی سر اسکا قریب قریب مشابہ ہرن کے سر کے ہوتا ہی رنگ اس جانور کا زرد ہوتا ہی اور نہایت عجائبات اسکے حال میں یہہ ہے کہ اوسکے پیٹ میں ایک تھیلا ہوتا ہے اور اسمیں وہ اپنے بچونکو جب چاہے جب رکھ لیتا ہی مثلا جب وہ کہیں جاتا ہے اوسوقت اپنے بچونکو تھیلہ کے بیچ میں ڈالکر چلا جاتا ہی ایک سیاح نے ایک بہت بڑا کونگرو دیکھا ہے کہ اوسکا طول ۹ فیٹ کا یعنی قریب تین گز کے تھا یہہ جانور آدمی سے بہت ڈرتا ہے اور جب اوسے آدمی نظر آتا ہی تو بڑی بڑی زقندیں مار کر اوس سے بھاگ جاتا ہے شکل اس جانور کی نہایت خوب ہوتی ہے اور ہر وقت دیکھنے کے اوس جانور کو عجب قدرت الٰہی نظر آتی ہی چنانچہ اوسکی تصویر بھی ہم اسجاے درج کرتے ہیں ⁂ ⁂ ⁂ ⁂ ⁂ ⁂

⁂ باب اول بفضل رب العالمین کے انجام ہوا ⁂



باب دوم مملو بمضامین نتیجہ آگین

قناعت

قناعت ایک نیکی عظیم ہے اور یہ وہ خوبی مرادی ہے کہ جسکے ذریعہ سے
انسان تھوڑے سے آمدنی پر گذارہ کرلیتا ہی اور جس حالت مین اللہ تعالے نے

اوسنے کہا ہی اوسمین وہ خوش ہو شاکر رہتا ہی اگر سب انسان بالکل صاحب قناعت
ہوتے تو دنیا مین جسقدر کہ جو رنج اور تکلیفین اب دیکھی جاتی ہین اوسکی آدہی
بہی نہ مشاہدہ کی جاتین واضح ہو کہ انسان کو حرص اور لالچ اور بلند نظر ہی
بہت خراب کرتی ہی کہ سبب ہوس کے انسان بہت سی مصیبتون مین گرفتار ہوتا ہی
لیکن بادشاہ سے گدا کے غریب تک ہوس سے کوئی خالی نہین ہی ہوس نے سب کے
دامن گیر ہی اور اوسنے سبکو اس دنیا کی مصیبتون مین مبتلا کر رکھا ہی اکثر مشاہدہ
کیا جاتا ہی کہ آج ایک آدمی علاقہ وزارت کا حاصل کرتا ہی کل اوسکی گردن ماری
جاتی ہی آج ایک بادشاہ ملک گیری کر رہا ہی کل وہ مقتولون مین شمار کیا جاتا ہی
اور اوسکی سلطنت اور دولت اور حشمت بیگانون کے ہات لگتی ہی باعث
اسکا یہہ ہی کہ اس قسم کے آدمیون مین قناعت بہت کم پائی جاتی ہی اگر انہین بہت
دولت اور حشمت حاصل ہو جاے پہر بہی وہ اوسکے زیادتی اوسکی کی کوشش کرینگے
اور اس کوشش مین کسی خوف سے نہین ڈرتے ہین اور بالکل بے باک ہو کر
جو بات چاہتے ہین اوسے عمل مین لاتے ہین بادشاہون کو یہہ خیال نہین ہوتا ہی
کہ جتنا ملک اونکے قبضہ مین ہی اوسیکا انتظام اچہی طرح کیا جاے اور ملک گیری کرنے
کے اپنے ملک کا انتظام کرتے ہین اور ملک جیسا اچہا کرتے ہین اور فتح کرتے
ہین بہ وہ ایک اور مہم اختیار کرتے ہین وہ سمجہتا ہے جاتے ہین اور
ساری دولت اور حشمت ایک لحظہ مین بسبب قناعتی کے جاتی رہتی ہی

اہل روم جنکی دار السلطنت شہر روم تہا اسقدر بلند نظر تہے اور خالی
قناعت سے کہ باوجود حاصل ہونے بہت ملکون کے بہی وہ ملک گیری سے باز
نہین رہے نتیجہ اسکا یہہ ہوا کہ اور قومین اونپر غالب آئین اور آخیر کو وہ بہانتک
کمزور ہو گئی یہانتک کہ چند روز مین سلطنت اونکی خاک مین ملگئی اور نام و
نشان باقی نرہا جو شخص قناعت نہین کرتے ہین وہ ہمیشہ ناخوش اور نارضامند
رہتے ہین اگر اونکے پاس دولت ہی وہ پہر بہی محتاج رہتے ہین کیونکہ اونمین قناعت
نہین ہی جو شخص قانع ہی وہ اپنی حالت مین خوش رہتا ہی اوسے کسی چیز کی احتیاج
نہین وہ محتاج کیونکر کہہ سکتے ہین اور اگر ایک آدمی پاس بہت دولت اور حشمت ہے
اور پہر بہی وہ کسی شے کا محتاج ہی تو اوسے کیونکر متمول کہہ سکتے ہین اکثر
ایک سپاہی جسکی اوقات چار یا پانچ روپیہ کی ہی زیادہ خوش ہوتا ہی نسبت
اپنے بادشاہ کے اور سبب اسکا یہہ ہی کہ یہہ غریب آدمی سوکھی روٹی کہاکر خوش
رہتا ہی خلاف اسکے بادشاہ مذکور کو یہہ آرزو رہتی ہی کہ فلانا ملک فتح کیجے
اور مہم اختیار کیجے صاحب قناعت بہت سے آفتون سے محفوظ رہتا ہی وہ اون
جہگڑون مین نہین دخل دیتا ہی جن سے دل پر خلل اور بے چینی رہتی ہی اوسکو
اپنے جہونپڑے مین زیادہ تر آرام اور آسایش ہوتی ہے بہ نسبت کہ ایک امیر کو اپنے
محلون آراستہ مین ہوتی ہی اسکی مثال مجہے یہان خوب یاد آئی واضح ہو کہ
ڈایونیسس بادشاہ جزیرہ سسلی کا تہا اور ایک شخص ڈیموقلیس

اوسکے وقت کاروں مین تہا دیموقلیس اکثر شان و شوکت سلطانی مشاہدہ کرکے
بہت حسرت سے کہا کرتا کہ دیکہو سلطنت مین کس قدر آرام اور عیش عشرت ہوتے
ہین اگر بادشاہ بوقت دن کے یہہ کہتا ہی کہ رات ہی تو سب حاضرین عرض کرتے ہین
کہ فی الحقیقت رات ہی جو اوسکے منہہ مین بات نکل گئی ہی وہ فوراً عمل مین آتی ہے
بلکہ اوسکے اشاروں سے کام نکلتا ہی ساری خلقت اوسکے چہرہ کو دیکہتی رہتی ہی
اگر اوسکے چہرہ پر خوشی ہوتی ہے تو سب خوش ہین اور اوسکی خوشامد کرتے
ہین اور اگر اوسکو ذرا بھی ملول پاتے ہین تو مانند بید کی کانپتے ہین اگر وہ چاہے
تو ایک خفیف آدمی کو امیر بنا دے اور ایک امیر شان و شوکت والے کو ایک لحظہ
مین خاک مین ملا دے دایونیشس اکثر یہہ باتین حسرت کے دیموقلیس کے سنا کرتا
ایک دن بادشاہ نے دیموقلیس سے یہہ فرمایا کہ تو جو حسرت سلطنت
کی کیا کرتا ہی تو اسکا مزا چکھہ لے اور چند روز کے واسطے تو بادشاہت اختیار کر
چنانچہ ایسا ہی ہوا دیموقلیس نے تخت سلطانی پر جلوس فرمایا اور سب امیرون نے
نذرین گذرانی اور آداب بجا لائے جب وقت طعام نوش کرنے کا پہنچا
دیموقلیس ایک بہت نفیس مکان مین گیا اور وہان دیکہا کہ بہت اچھی اچھی نعمتین
چنی ہوئی ہین اور نہایت اچھی فرش بچھے ہوئے اور آراستہ ہین اور نوجوان
خدمتگار حاضر ہین کوئی مورچھل ہلاتا ہی کوئی رومال لئے کہڑا ہی اور کوئی شراب کا
پیالہ لئے ہوئے کہڑا ہی بہت اچھے اچھے باجے بج رہے ہین اور خوش الحان

رہین اپنے ناچنے سے حاضرین کو مسرور کرتی ہین اور سبھو نکی آنکہین طرف
ڈیمو قلیس کے لگی ہوئی ہین کہ جو وہ حکم دے وہ فوراً عمل مین آجے جسطرف ڈیموقلیس
اپنی نظر کو اوٹھا کر دیکھتا ہی اوسیطرف سے حاضرین تسلیمات بجالاتے ہین اور
نازنین چند ستار بیت نکہار کے ساتھہ تبسم کر کے اوسکے دل کو خوش
کرتے ہین القصہ ڈیموقلیس نے کہاتے کہاتے جب کہ ان کی چھت کی طرف
نظر کی دیکھا کیا ہے کہ ایک چمکتی ہوئی شمشیر ایک بال سے بندہی ہوئی تہیک
اوسکے سر پر اویزہ ہی اسطرح سے کہ اگر زرا ہی جنبش کہاوے تو وہ بال مین سے
توٹ کر ڈیموقلیس کے سر پر گرے اور اوسے ہلاک کرے یہہ مشاہدہ کر کے
ڈیموقلیس کے ہواس پراگندہ ہوگئے اور سارے عیش و عشرت کو بہول گیا او سب خوبصورت
اوسے لقمے زہر اور وہ معلوم ہونے لگے اور خوبصورت چیزین بری
معلوم ہونے لگین یہان تک کہ اوسنے وہان بیٹہا نہ گیا اور وہان سے اوتہہ کر دا ئیونیسیس
بادشاہ قدیم کے قدمون پر گرا جب بادشاہ قدیم نے استفسار حال کیا عرض کیا
کہ مین ایسی بادشاہت سے باز آیا کسی دشمن نے میرے سر پر تلوار لٹکا رکہی ہے قریب تہا
کہ مین جاتا مین یہہ چاہتا ہون کہ بادشاہت آپ ہی کو مبارک ہو اور مین اپنی غریب
حالت ہی مین خوش رہونگا دائیونیسیس نے یہہ فرمایا کہ اے ڈیموقلیس تجہے یہہ خیال
کرنا چاہئے کہ بیرونی حالت لوگونکو مشاہدہ کر کے تو اپنے تئین مصیبت زدہ
تصور کرنے لگے تو نہین جانتا کہ بادشاہت مین بہت بہت رنج ہوتا ہی اور

اور اسسے یہہ لازم آتا ہی کہ سب انسان اپنی اپنی حالت پر قناعت کرین اب ملاحظہ کرنا چاہئے کہ حرص اور قانع نہونے سے کیا کیا نقصان پیدا ہوتے ہین دیکھو قلب نے حرص کی کہ کیا بیل بنایا اگر وہ تہوڑی دیر اوسکے گہرے مین بیٹھتا تو ٹوٹ کر اوسکے سر پر آن پڑتی اور اپنی حرص ہی مین ہلاک ہوتا غرض یہہ ہے کہ انسان کبھی حرص نکرے جس حالت مین خدا نے اوسے رکھا ہی اوسی حالت مین شاکر اور خوش رہے اور یہہ سمجھے کہ خدا نے جو مجھے اس حالت مین رکھا ہی کچھہ فایدہ دیکھہ لیا ہوگا یا اوسکے نزدیک یہی مناسب ہوگا غرض یہہ ہی کہ جو شخص مرضی الہی سے باہر نکلکر دام حرص مین گرفتار ہوگا بیشک یہان بہی وہ حقارت اور ذلت اوٹہائیگا علاوہ اسکے یہہ کتنا بڑا نقصان ہی کہ ہمارے پروردگار کی نظرون مین بے وقار ہو جائیگا ٭ ٭ بیت ٭ ٭ فقط

قناعت بہہ حال اولی تر است	قناعت کند ہر کہ نیک اختر است

عبادت

اگرچہ عبادت کے فواید یہان لکہنے کچہہ ضرور نہین ہین کسواسطے کہ خورد و کلان پر فواید عبادت کے ظاہر اور باہر ہین لیکن چونکہ اکثر خلقت عبادت کرنے سے معبود کی سے بالکل غافل اور کاہل ہین لہذا چند سطور درباب عبادت کے رقم کرتا ہون اور ناظرین سے امیدوار رہتا ہون کہ اسپر غور اور عمل کرین واضح ہو کہ یہہ دنیا

کہ یہہ دنیا چند روزہ اور جاے امتحان ہے ہر شخص کے نیکی اور خدا پرستی اور استقلال
یہان اللہ تعالیٰ آزماتا ہی اور جو کوئی نیکیان کرتا ہی تو وہ عاقبت مین اللہ تعالیٰ
کے ان مورد انعام کا ہوتا ہی اور خدا اچھے اوس شخص سے نہایت خوش ہوتا ہے
پس جسوقت یہہ ثابت ہوا کہ یہہ دنیا فانی اور ناپایدار اور جاے امتحان ہے پھر کیون
اکثر لوگ عبادت سے پرہیز کرتے ہین ہم اکثر امیرونکو دیکھتے ہین کہ اونہین
ذرا طرف اپنے معبود کی توجہہ نہین ہوتی ہے اور تمام روز و شب اونکی عیش اور
عشرت مین گذرتی ہین اور عاقبت کا خیال اونکے دل سے بالکل مٹ جاتا ہی اور وہ
یہہ نہین سمجھتے کہ ہمارا پروردگار ہمسے ایک روز ہمارے فعلونکو پوچھیگا تو پھر ہم
کیا جواب دینگے واے اون لوگون پر کہ وہ ذرا اس بات پر خیال نکرکر اس دنیا کے
ناپایدار لہو و عیش مین مشغول ہوتے ہین اور اچھے نیک کام اور عبادت کردگار
کی کرکر پایدار خوشیون اور عیشون کو نہین حاصل کرتے ہین اونکو یہہ سمجھنا چاہیے
کہ ہم جو یہان عیش مین مشغول اور مشغوف ہین یہہ چند روز کے ہین اور نتیجہ
انکا برا ہی اور جو ہم یہان اپنے اوپر سختی اوٹھا کر اللہ تعالیٰ کی عبادت اور
جو جو احکامات الہی ہین اونکو بجالاوینگے تو ہمکو عاقبت مین انکا نتیجہ جہان ملیگا
اور سب عیشون اس جہان فانی کے وہان عیش کرورون درجہ زیادہ نصیب
ہونگے اب ہماری سمجھ سے یہہ بھی مراد نہین ہے کہ بالکل سب عیشون کو ترک کرکے
آدمی تارک دنیا ہو جاے یہہ بھی حکم الہی نہین ہے کہ اس دنیا کو چھوڑ دو بلکہ یہہ ہے

کہ اس دنیا مین رہو اور عیش کرو لیکن مجھے نہ بہولو اور یہہ بہی نہو کہ ان عیشون مین پہنسکر بہی عبادت اور نیک کامون مین مشغول نہو اب ہم یہان سب پر اعتراض نہین کرتے ہین بلکہ اکثر لوگون مین یہہ پایا گیا ہے کہ عبادت اللہ سے اور اور نیک کامون سے محترز ہین اب یہان سے سب خاص و عام کو چاہیے کہ عبادت اللہ اور کرنے نیک کامون سے کبہی مجتنب نہو وین آیندہ اختیار بدست مختار سمجہانا ہمارا کام ہے جاہو کو عمل مین لاوے یا نلاوے

حال سخاوت کا

نہایت بزرگ نیکیون مین سے سخاوت بہی ایک ہے سچا ہے ہم معنی سخاوت کے یہی نہین لیتے ہین کہ کسی شخص کو بسر روپیہ پیسہ یا کہانے کپڑے سے مدد کرنا بلکہ ہم یہہ کہتے ہین اگر کوئی شخص کسی اور کو اچہی صلاح بتاوے یا گمراہی سے راہ پر لے آوے یا اوسے علم سکہاوے یا کسی اور مصیبت مین سے خلاص کرے تو یہی شخص سخی ہے الغرض جو شخص اپنا کسی طرح کا حرج ذاتی کرکے دوسرے کے آرام کے واسطے کوشش کرے وہ شخص بیشک سخی ہے خصوصیت تعریف سخاوت کی ہو چکی تو لازم ہے کہ ہم اوسکے فواید کثیر کا جو خلقت کو پہنچتی ہین بیان کرین اگر غور کرو تو یہ معلوم ہوتا ہے کہ اللہ تعالے نے نیکی سخاوت کی ان کو اس مد نظر سے بخشی ہے کہ جو جو انسان موافق احکام اور قوانین اللہ تعالے کے مسکین اور مصیبت زدہ ہون انکی حیات اور گذارہ کے واسطے اور ان حیلے

تو اسے درست ہین کوشش کرین اگر سخاوت انسان مین ہوتی تو حقیقت یہہ ہے کہ [illegible]
سے خالی ہوتا ہزار اشخاص جو اب کوشش نہین کرسکتے ہین بسبب نہونے
کہانے یا پوشاک کے قطعاً جہان فانی سے روانہ ہوا کرتے اور کسی کو اوسکے
باب مین کچھہ خیال بہی نہوتا اطبا غریبون اور محتاجون کے نبض تک بہی نہ دیکھتے
اور نہ انکو کوئی اسپتال محتاجون کے لئے ہوتا ہزارون اور [illegible] لاشین
محتاجون اور فقیرون کی نظر آتین جو بسبب یا ذی بہوک یا نہونے پوشاک کے
یا نہونے علاج اونکے بیماری کے مرجاتے یہہ دنیا جو کہ باغ کی مانند بذریعہ
استعمال اس نیکی کے گلزار کہلے ہوئے ہے مانند ایک دوزخ کی نظر آتی اور انسان
اور چرند اور پرند جانورون مین کچھہ فرق نہین ہوتا اور چند روز مین خلقت خدا
کی ویران ہو جاتی علاوہ اسکے سوائے آرام اور خوشی کے جو بیکسون اور محتاجون کو
بذریعہ سخاوت کے پہنچتے ہین ایک فایدہ عظیم یہہ ہے کہ سخی آدمی کو عجب طرح کا
سرور حاصل ہوتا ہے کہ وہ نہ تو ناچ دیکھنے سے آتا ہے اور نہ پلاو کہانے سے
اور نہ شراب پینے سے یہہ خوشیان ناپایدار مانند ہوا کی ہین جب تک ہم
ناچ دیکھتے ہین ہم خوش ہوتے ہین لیکن انسان ہمیشہ قابل ناچ دیکھنے کے
نہین ہوتا انسان پر ہزار طرح کے مصیبتین اور تکالیف ہوتی ہین اون تکلیفات
کے وقت ناچ سے سرور نہین حاصل ہوسکتا ہے اوسوقت پلاو بدمزہ
معلوم ہوتا ہے اور شراب کڑوی لیکن جو سرور سخاوت سے حاصل ہوتا ہے وہ

مضیبت کو خوشی سے سہہ سکیگا کیونکہ اوسکو یہہ دلجمعی ہے کہ مینے موافق مرضی
اللہ تعالیٰ کے کام کیا ہی اگر اوسکو نہایت سخت بہی بیماری ہو یا وہ نہایت مفلس
ہووے کچہہ پروا نہین ہوگی کیونکہ اوسکا دل تر ہے وہ خیال کرتا ہی کہ بیماری
اور مفلسی فقط انکے جسم کو رنج دے سکتے ہین اور چند روز کی ہین بعد اسکے مجہے اس نیکی
کے ثمرہ مین بہت کچہہ ملیگا یہہ بات تو سب آدمیون پر روشن ہوگی کہ جسوقت
کوئی کار سخاوت کا کوئی آدمی کرتا ہی اوسکو ایک عجب طرح کی خوشی حاصل
ہوتی ہے اور یہہ خوشی اللہ تعالیٰ کی طرف سے ہی بعض مکار یہہ کہا کرتے
ہین کہ انسان ہوا اور اپنی تعریف بہت چاہتا ہے اسواسطے اورونکو دکہلانے
کے لئے وہ سخی ہوجاتا ہی اس جا ہم دو سوال کرتے ہین اول تو یہہ کہ اور
شخص کیون اوسکی تعریف کرتے ہین اور تعریف بہی دلی یہان سے یہہ معلوم ہوتا ہے
کہ سب انکے دل پر یہہ نقش ہے کہ سخاوت ایک بڑی نیکی ہے اور سخی آدمی لائق
تعریف کے ہے علاوہ اوسکے اکثر یہہ واقع ہوتا ہی کہ بوقت سخاوت کرنے
کے سوائے سخی اور اوس شخص کے جسپر سخاوت کی گئی ہی اور آدمی نہین ہوتا
پس اس صورت مین بہی سخی کو نہایت خوشی ہوتی ہی اب ہم دریافت کرتے
ہین اس بات کو کہ کون کون اشخاص مستحق سخاوت کے ہین یعنے وہ کون آدمی ہین
کہ جنکی مدد کرنا ہر انسان پر لازم ہے آپ واضح ہو کہ فقط وہ آدمی جو اپنی
زندگی کے لئے کوشش نہین کرسکتے ہین وہی مستحق سخاوت کے ہین علاوہ ازین

وہ بھی مستحق سخاوت کے ہین جن پر یکایک کوئی آفت ناگہانی آجاوے یا جو ایسے
اشخاص ہین جو ایک دفعہ کی مدد سے قابل اس بات کے ہوجاوینگے کہ آیندہ کو
اپنے گذارے کے واسطے کوشش کرسکین یا وہ آدمی جو ایسی مصیبت مین ہین
کہ وہ فقط اپنی کوشش سے اپنے تئین اوس مصیبت سے خلاص نہین کرسکتے
سوا ایسے آدمیون کے اور آدمیون پر جو اپنی کوشش سے اپنا گذارہ کرسکتے
ہین سخاوت کرنا فقط بیفایدہ ہی نہین ہے بلکہ ایک طرح کی خطا ہے اور موجب
رنج اور مصیبت خلقت خدا کا ہے اکثر اشخاص اہل ہند کی یہہ راے ہے کہ خواہ
کسی شخص پر سخاوت کرو سخاوت ہر صورت مین مفید اور اچھی ہے واضح ہو کہ یہہ
اونکی بڑی غلطی ہے ہم نے ابھی بیان کیا ہے کہ علت غائی سخاوت کی پہنچانا آرام
اور جہان تک ہوسکے وہان تک کم کرنا رنج و مصیبت خلق خدا کا ہے اب یہہ بات
صریح ظاہر ہے کہ غیر مستحق کو فایدہ پہنچانا گویا مستحق کو محروم رکھنا ہے کس واسطے
اس دنیا مین وہ اشخاص جو مستحق سخاوت کے ہین یعنے جو اپنی کوشش سے
اپنا گذارہ نہین کرسکتے تھوڑے نہین ہین بلکہ بیشمار ہین پس اس صورت مین یہہ بات
کوئی سخی نہین کہہ سکتا کہ مین سب محتاجون اور مستحقون پر سخاوت کرسکا اس واسطے
مین اب اون آدمیون کے لیے مدد کرتا ہون جو محتاج نہین ہین یعنے جو اپنے گذارہ
کے لیے کوشش کرسکتے ہین جب یہہ حال ہے اس دنیا کا تو صاف ظاہر ہے
کہ اگر کوئی شخص سخاوت بیجا کریگا وہ گویا محتاجون کے استحقاق تلف کرتا ہے

مثلاً فرض کرو کہ ایک شخص فقط اتنا مقدور رکھتا ہی کہ دس روپیہ مہینا خیرات
اور سخاوت میں خرچ کرے اب اوسے یہہ بات سوچنا چاہیے کہ یہہ دس روپیہ بیس آدمیون ہٹے کٹونکو
دیوے کہ وہ اگر ذرا بھی محنت کرین تو اپنی قوت گذاری کی کر سکتے ہین اوسے
چاہیے کہ دس بیکسون کو مثل اندہون لنگڑون لولون اور کوڑہیون اور اور ایسیونکو
جو اپنے گذارے کے واسطے کوشش نہین کر سکتے دیوے اب اگر کوئی سخی پہلی قسم
کے آدمیون پر سخاوت کرے تو جو مستحق ہین سخاوت کے اونکو محروم رکھیگا جو
اشخاص محنت کر سکتے ہین اگر اونکو وہ نے دس روپیہ نہ دے تو وہ لاچار ہوکر کوشش
کرینگے اور اپنا گذارہ کر سکینگے لیکن وہ بیچارہ [illegible] قوے درست نہین وہ بیکس
مر جائینگے اب اسکا عذاب اوس شخص پر جسنے سخاوت بیجا کی ہی پڑیگا ہر قوم
بالا پر یہان کے لوگونکو خصوصاً اہل ہنود کو نہایت غور کرنا چاہیے کیونکہ اہل ہنود
جہالت جہالت کے ایسے آدمیون پر سخاوت کرتے ہین جو تندرست کٹے ہین اور
جو خوب اچھی طرح سے کوشش کر سکتے ہین مینے بچشم خود دیکھا ہی کہ یہان کے صاحب
سرمایہ دار اور مہاجن وغیرہ سینکڑون تندرستونکو جو باباجی کہلاتے ہین
کہانا کہلاتے ہین اور نقدی پیش کرتے ہین اگر کوئی دیکھے تو ان فقیرونکے یہہ
قوا ہوتے ہین کہ وہ مانند پہلوانون کے ہوتے ہین اب ذرا غور کرنا چاہیے
کہ ان کاہل وجود اور مفت خورون کی مدد کرنا کتنا [illegible] گناہ جو اونکے مستحقاق سے محروم
رکھتا ہی اکثر اہل ہنود یہہ سمجھتے ہین کہ ان فقیرونکی دعا مستجاب ہوتی ہے

اور خدا خوش ہوتا ہے افسوس ہزار افسوس کیا انکی عقل ہے کہ ان چیزونکی خدا کے ہان دعا قبول ہوگی واضح ہو کہ خدا منصف ہے اور جانتا ہے کہ سلطے مستحق ہے استحقاق سے کبھی محروم نہ رہے اور جو باعث محروم رہنے کا ہو اوسپر اوسکا غضب بیشک آتا ہے

سستی کے بیان مین

حکمایان اور دانایان سلف نے کہا ہے کہ سستی سے ہر طرح کی برائی پیدا ہوتی ہے اگر غور کیا جاے تو یہہ قول حکما کا بالکل صحیح دریافت ہوگا سستی مانع ہے واسطے تحصیل کسی قسم کے علم اور فن اور ہنر کے یعنے جو شخص سست ہوگا ممکن نہین کہ وہ کوئی علم تحصیل کرے یا کسی فن یا ہنر مین کمال حاصل کرے بہت سے آدمی بہت ذہین اور عاقل ہوتے ہین لیکن بسبب سستی کے اون سے کچھہ نہین ہوسکتا ہے اور جو لوگ اونکے برابر ذہین نہین ہوتے ہین بلکہ برلے درجہ کے کند ذہن ہین اونسے ہر بات مین آگے نکل جاتے ہین اور سست آدمی پیچھے رہجاتا ہے اور ہمیشہ پشیمان رہتا ہے جو جو استعداد اور لیاقتین خدا تعالے نے اوسے بخشی ہین وہ سب بیکار رہتی ہین یہہ استعدادین اور لیاقتین مانند اون بیج کی ہین جو کسان بنجر زمین مین ڈالتا ہے الغرض بسبب سستی کے ساری عنایتین اور بخششین اللہ تعالی کی بیکار اور ضایع ہوجاتی ہین دیکھا گیا ہے کہ دو شخص ایک ہی باپ کے بیٹے اور ایکہی گھر مین پرورش پائی ہوئی اور دونون کی ایک طرح کی نازبرداری اونکے باپ اور ماکو منظور تھی پھر بھی

ایک تو فاضل ہی اور دوسرا جاہل ایک علاقہ دار ہے دوسرا محتاج اور بے روزگار
ایک معزز اور صاحب وقار اور دوسرا ذلیل اور بے مقدور اور جب باعث اس
فرق عظیم کا دریافت کیا گیا ہی تو ظاہر ہوا ہی کہ ایک انمین کا سست اور کاہل
ہی اور دوسرا محنتی اور خیال کہ ایک نے اپنی اوقات عزیز کو لہو لعب مین ضایع
کی اور دوسرے نے مطالعہ کتب اور صحبت عاقلونمین صرف کی جو آدمی سست
ہوتا ہے ظاہر ہی کہ وہ بے روزگار ہوگا پس اپنی اوقات گذاری کے واسطے یا تو
وہ گدائی اختیار کریگا یا چوری کریگا اور باعث کرنے ایسے بدکاموں کے
وہ گرفتار انواع انواع کی عقوبتونکا ہوگا اور لعنت اور ملامت ساری خلقت
کی اوٹھاویگا سوا اسکے جب ایک آدمی کو کام نہین ہوتا ہی تو وہ اپنے دل
کا شغل مشغول ہوتے ہین اور اوسکو بری بری باتین سوجھتی ہین وہ بڑے شغل واسطے
اپنے بہلاوٹ کے اختیار کرتا ہی اور اس ترکیب سے اوسپر خرابین واقع ہوتی ہین
برخلاف اسکے جو شخص محنتی ہین وہ ہمیشہ خوش رہتے ہین اونکا وقت اچھی کام
مین گذر جاتا ہی اور اونکی روز بروز ترقی ہوتی ہی اونکے دوست اور رشتہ دار
اونکی ترقی سے سرور حاصل کرتے ہین اور سب اونکی تعظیم اور عزت کرتے ہین
سست آدمی اکثر کہا کرتے ہین کہ ہمارے کرنے سے کیا ہوتا ہی جو ہماری
قسمت مین لکھا ہی وہی ہوگا اور اس ترکیب سے اپنی الزام کو بیچاری قسمت
پر ڈالتے ہین وہ نہین سمجھتے کہ کوشش کرنا فرض انسان پر ہے اور اگر مقصد

بعد کرنے کوشش کے بھی حاصل ہوتا اوسوقت الزام لگانا قسمت پر جاہے لیکن
جب تک کہ آدمی حتی الامکان مشقت اور کوشش کرلے اوسوقت تک اوسکو
یہہ حق نہین پہنچتا کہ الزام دینے والا قسمت کا عیب ہے وہ شخص بڑا نامرد ہے جو محنت
اور مشقت سے جی چرا کے آرام ڈھونڈے واضح ہو کہ آرام اوسی کے واسطے ہے جو کہ محنت سے
نہین ہچکچاتا جو اپنی ذات سے محنت اور مشقت نہین کرتے اونکو طرح طرح کے
بیماریین لاحق ہو جاتی ہین اور بہت سی عادتین بری اونکے ساتھہ لگ جاتی ہین
جس شخص کا وقت کاروبار مختلف مین صرف ہوتا ہے اوسکا دن بے معلوم گذر جاتا ہے
اور اوسکے گھنٹے مانند پلون کے اوڑ جاتے ہین برخلاف اسکے سست آدمی کا ایک دن
مانند برسون کے دراز ہو جاتا ہے سست زیادہ لیٹے اور بیٹھے رہنے سے ضعیف
اور ناتوان ہو جاتا ہے ہمیشہ آرام کرنے سے آرام بھی ایک باعث بے آرامی کا
ہو جاتا ہے جو لوگ عاقل ہوتے ہین اگرچہ اونہین اپنے اوقات گذاری کے واسطے
کچھہ پرواہ نہین اور بہت سا سرمایہ اپنے پاس رکھتے ہین لیکن پھر بھی وہ کچھہ کام محنت کا
کیا کرتے ہین تاکہ سستی اون سے دور رہے اور ہر وقت اونکی محنت کے اوس سے برے
نہووین چنانچہ اکثر مشاہدات سے یہہ دیکھا گیا ہے کہ جو امیر اور بادشاہ لوگ محنت سے
گھبراتے ہین اور عیش و عشرت مین مشغول رہتے ہین اونکو نتیجے اوسکے بہت برے
ملے ہین یعنی اگر کوئی اونپر غنیم یا دشمن اونکا چڑھ آیا ہے تو بسبب اونکی عادت
اور سستی ہونے کے وہ کچھہ کوشش نہ کر سکے ہین اور اپنے ملک کو مفت برباد

کر دیا ہی اب اسکا سبب یہ ہے شہر شاہجہان آباد مین اکثر لوگ جلے ہے اونہی تک طرف
عیش کے بہت مایل ہین اور زرا سی محنت اپنے ہات سے نہین کرتے اور اگر کوئی
کام بسبب لاچاری کے کرنا پڑتا ہی تو اوسے نہایت بیدلی سے انجام دیتے
ہین اور یہہ نہین جانتے کہ محنت کرنا ہر شخص پر فرض ہے اور اسکے صحت
بدن منحصر ہی ہمیشہ گذر ہیش ایسے لوگونکو بسبب عیاشی اور کاہلی وجود کے
شاکی کم زوری اور مختلف بیماریون کا پاتے ہین الغرض مشقت ہی ایک
وسیلہ ہی آرام کا اگر مشقت نہوتی تو آرام بھی نہوتا اب یہان سے سب خاص
و عام اوسکے ادا دینے کو جاتے کہ سستی کو کار ندوین اور
حتی الوسع محنت سے دست بردار نہوو دین ✿ ✿ ✿ ✿ ✿ ✿ ✿ ✿

عالی حوصلہ ہونا

واضح ہو کہ عالی حوصلہ وہ شخص ہین جو کہ اپنے اوپر زحمت اٹھاکر اورونکی بھلائی
مین مصروف ہون جو شخص کہ عالی حوصلہ ہوگا وہ ہر دل عزیز ہوگا لوگ اوسکے
ثنا خوان ہوتے ہین اور اوسکی مجلس سے خوش ہوتے علاوہ اسکے کہ اس دنیا کے
لوگ اوسکی عزت و تعظیم کرین وہ اللہ تعالے کے ہان بہی مورد انعام و اکرام
کا ہوگا عالی حوصلہ ہونا ہی ایک حکم احکامات الٰہی مین سے ہی ایک کتاب
مین ایک حکیم دانشور نے اس در باب بہت خوب لکھا ہی چنانچہ ہم اوسکے

قول کا بجنسہ ترجمہ کرکر حوالۂ قلم کرتے ہین اور چاہیے کہ سب لوگ اسپر عمل کرین جو کہ
٭ پیار کرو تم اپنے دشمنون کو ٭ اور عزیز رکہو اور مہربانی کرو تم اوپر
اونکے جو کوستے ہین تمہین ٭ بہلائی کرو واسطے اونکے جو ناپسند کرتے ہین
تمہین ٭ اور دعا مانگو واسطے اونکے جو آزار دیتے ہین اور دق کرتے ہین
تمہین ٭ تب تم نزدیک ہمارے پروردگار کے عزیز ہوگے ٭ حقیقت یہہ ہے
کہ جو جو باتین ہمنے اس حکیم موصوف کی اوپر لکہی ہین جس کسی مین یہہ ہون اوسے
شخص کو عالی حوصلہ کہنا چاہیے اسوقت مجہے بہت خوب ایک مثال دربابِ عالی
حوصلہ ہونیکے یاد آئی اوسکو ثبت کرتا ہون ناظرین کو لازم ہے کہ اسپر
غور کرین مخفی نرہے کہ ایک شخص نے اوسکے بیٹے کو مار ڈالا اور مار کر بہاگ گیا
اور بہاگ کر اوسی شخص کے باغ مین چہپا کر تہا اوسنے ادہرا تہا پناہ لی اور اس بات
سے غافل تہا کہ یہہ باغ اوسی شخص کا ہے جسکے بیٹے کو اوسنے قتل کیا ہے ٭
جب مالک باغ نے اوس سے پوچہا کہ تو یہان کسواسطے آیا ہے اوسنے اظہار کیا کہ
مجہے لوگ مارتے ہین مین آپکے باغ مین آکر پناہ لی ہے آپ میرے تئین بچائیے
مالک باغ نے اوسکو بہت تواضع سے کہا کہ باغ حاضر ہے آپ اسمین آرام
کیجیے لیکن بعد اسکے مالک باغ کو خبر ہوئی اور یہہ بات ثبوت کو پہنچا کہ یہہ شخص
جسنے میرے باغ مین پناہ لی ہے قاتل میرے بیٹے کا ہے بعد ثبوت ہونے
اس بات کے صاحب باغ نے اوس شخص سے کچہہ نکہا اور یہہ سودا کہ اس

شخص نے میرے باغ مین پناہ لی ہے تو یہہ مقتضاے مروت سے بعید ہے کہ مین اس سے
کچھ عوض لون اور بے ادبی نا کیا اور اب اللہ کی مرضی پر صابر رہا تو اب
اس شخص کو عالی حوصلہ کہنا چاہیے اور اوسکی عالی حوصلگی پر صد تحسین اور
آفرین کرنی لازم ہے اب سوچنا چاہیے کہ اس شخص نے اپنی عالی حوصلگی
کتنا نام پیدا کیا اور ضرور ہے کہ اوسکی اللہ تعالے کے ہان بھی عزت ہوئی
ہوگی کیونکہ جو کوئی اللہ کی مرضی پر چلے گا وہی بہرہ کافی اور فایدہ
وافی حاصل کریگا نتیجہ اس تمام مضمون کا یہہ ہے کہ انسان حتی المقدور
عالی حوصلہ ہونے مین کوشش کرے عالی حوصلہ شخص کو آدمی بڑی
عزت اور ادب کرتے ہین علاوہ اسکے وہ نیک نام اور شہرہ آفاق تمام
جہان مین ہو جاتے ہین

سچ بولنے کے فایدے

اے پیارے دانایان روشن ضمیر کے واضح ولایح ہو جیو کہ سچ بولنے سے بڑے بڑے
اور بہت بہت فایدے حاصل ہوتے ہین لیکن افسوس ہے کہ ایسی ظاہر بات
پر اکثر لوگ ذرا نہین خیال کرتے ہین اور اکثر جھوٹ بولنے کو استعمال مین
لاتے ہین سچ بولنے والے کے سب خاص و عام تعظیم اور عزت کرتے
ہین ہر ایک لوگ اوسکا اعتبار اور بھروسا کرتا ہے اور ایک امر مین ہر شخص

اوسکی صلاح ہو جاتا ہی علاوہ ازین سچ بولنے والے کا دل صاف اور بے فکر
رہتا ہی برخلاف اوسکے جو جھوٹ بولیگا وہ ہمیشہ رنج اور فکر اور مصیبت مین رہیگا
اگر وہ ایک بات جھوٹ کہیگا تو اوسکو ہزار جھوٹ باتین اور واسطے سچ کرنے
اوسکی بات کے کہنے پڑینگے اور ہمیشہ فکر اور رنج مین رہیگا کہ جھوٹ میرا
کسی پر ثابت نہو جاوے اور یہہ مشاہدہ کیا گیا ہی کہ جھوٹ اکثر ظاہر ہو جاتا ہی
اور بوقت انکشاف ہونے جھوٹ کے جھوٹ بولنے والے کو بڑی ندامت
اور خجالت اوٹھانی پڑتی ہی اور پھر لوگ اوسکا کبھی کسی بات مین اعتبار نہین کرتے
ہین اور اوسکو بنظر حقارت دیکھتے ہین اوسکے پاس بیٹھنے سے نفرت کرتے ہین
ف ایک شخص نے حکیم ارسطو سے یہہ سوال کیا کہ جھوٹ بولنے مین کیا لوگونکو
فایدہ ہوتا ہی ف اوسنے جواب دیا کہ سب لوگ جھوٹ بولنے والے کا اعتبار
نہین کیا کرتے ہین خواہ وہ سچ ہی بولے لیکن اونہون کے دل پر یہہ نقش ہو جاتا ہے
کہ فی الحقیقت یہہ جھوٹ ہی بولتا ہی لاحول ولا قوۃ معاذ اللہ منہ سب کو ذرا اس
مقام پر غور کرنا ضرور ہی کہ کتنا بڑا نقصان جھوٹ بولنے سے نکلتا ہی کہ پھر کوئی
اوسکا اعتبار نہین کرتا ہی اوس شخص کو بوقت ضرورت کے کوئی شخص روپیہ بطور
قرض کے نہین دیگا علاوہ روپیہ کے کوئی چیز اوس شخص کو مستعار نہین ملیگی
ف ایک کتاب مین مذکور ہی کہ ایک گنڈریا یعنی بھیڑ بکری چرانے والا ہمیشہ
بوقت چرانے اپنے ریوڑ کے جھوٹ یہہ چلا کر کہ میرے ریوڑ مین بھیڑیا آیا ہے

کوئی میری مدد کرے اور اس بہیڑیے کو مارے ورنہ یہہ تمام بکریاں میری کہا جائیگا
بوقت چلانے اوس کے کئی دفعہ لوگ بارادہ مارنے بہیڑیے کے مجتمع ہوئے اور بوقت
مجتمع ہونے کے لوگون نے یہہ پایا کہ یہہ شخص صرف ہمیشہ واسطے ہنسنے کے جہوٹ بولا
کرتا ہی اتفاقاً ایکدفعہ ایسا اتفاق ہوا کہ درحقیقت بہیڑیا اوسکے ریوڑ مین گہس آیا
اور وہ پہر چلایا کہ کوئی میرے مدد کے واسطے اوے بہیڑیا میری بکریون کو ہلاک
کرتا ہی غرضیکہ وہ بہیڑیا بہت سے بکریون کو کہا گیا اور بہت سیون کو مار گیا اور لے گیا
اور اوسنے اوسکے چلانے اور فریاد کرنے پر کچھہ خیال نکیا کہ جبتو ہمیشہ جہوٹ
چلایا کرتا ہی ویسا ہی اب بہی چلاتا ہی اب دیکھنا چاہیے کہ یہہ ایک بہت خفیف مثال
ہی جہوٹ بولنے کے نقصان سے علاوہ اس مثال کے ہزارہا مثالین ہین کہ جہوٹ
بولنے مین بڑا زیان پیدا ہوتا ہے اور جہوٹ بولنے والے کے واسطے کچھہ بہی بات نہین
ہی کہ وہ فقط اس دنیا ہی مین ذلیل اور خوار ہو بلکہ اللہ تعالے کے ہان بہی لایق
سزا کے قرار دیا گیا ہی واضح ہو کہ سچ بولنے والے سے اللہ تعالے بہی بہت
خوش ہوتا ہی جیسا کہ حضرت شیخ سعدی شیرازی نے فرمایا ہے ٭ بیت ٭

راستی موجب رضای خداست		کس ندیدم که گم شد از ره راست

اور سچ بولنے سے ایک اور فایدہ یہہ ہے کہ جو شخص سچ بولیگا وہ بیشک دیانتدار
بہی ضرور ہوگا وہ کسی کے مال پر خیانت کبہی نہین کریگا ایکدفعہ کا ذکر ہے
کہ شہر کلکتہ مین ایک امیر سوداگر کا کہ نام جسکا ہی اڈورڈ ورنس تہا

دیوالا نکل گیا اور اوسکو قرض بہی بہت دینا تہا لیکن وہ بہت دیانت دار اور سچا آدمی تہا اوسنے سب اپنے قرضخواہوں کی دعوت کی اور بعد دعوت کہلانے کے اوس شخص نے اون سبکو ایک ایک رکابی مین جتنا جتنا روپیہ اوسکو قرض کا دینا تہا دیدیا وہ سب قرضخواہ اوسکے بہت ثنا خوان ہوئے یہانتک کہ سب شہر کی خلقت اوس شخص سے نہایت خوش ہوئی اور بادشاہ نے اوسکو صرف دیانتدار اور سچا سمجہکر اپنا مصاحب اور صلاح کار بنایا اب غور کرنا چاہئے کہ سچ بولنے سے کتنا بڑا فائدہ حاصل ہوسکتا ہی حاصل کلام کا یہہ ہی کہ سچ بولنے سے بہت فائدہ ہی ہر شخص کو لازم ہی کہ حتی المقدور سچ بولنے اور جہوٹ بولنے سے محترز اور مجتنب ہووے

ہمدردی اور مروت کے بیان مین

اس جہان مین ہزارہا رنج اور خوشی خدا نے پیدا کی ہین اور اللہ تعالے نے جو بڑا رحیم ہی محض اپنی خوبی سے ایسی خوبیان بہی انسانمین بخشی ہین کہ اونکے ذریعہ سے رنج انسانکے ہلکے اور سہہ لینے کے قابل ہوجاتے ہین ان نیکیو مین سے ہمدردی اور مروت بہی بہت خوب نیکیان ہین فائدے ہمدردی اور مروت کے بیشمار ہین اگر یہہ نیکیان انسانمین نہوتین اور وہ آدمی جن پر مصیبت اور صدمہ نازل ہوتے ہین وہ مایوسی اور دقت بدرجہ کمال اوٹہاتے اور اونکا دلاسا اور دلجمعی کرنے والا

ہوئی نہوتا خیال کرنا چاہئے کہ جب ایک آدمی پر کوئی قہر الہی ہوتا ہی تو ہمدردی
اور دلسوزی اور آدمیون کی اوسے کسقدر آرام پہنچاتی ہین ایک بات دلسوزی کی یہہ بہی ہے
کہ اوسکے ذریعہ سے آدمی کو زیادہ تشفی حاصل ہوتی ہی بہ نسبت ایک آدمی
بے پروائی سے کسی آدمی کے کسیطرح سے مدد کرے یہہ قاعدہ اس دنیا مین دیکہا
گیا ہی کہ جب کوئی آدمی مغموم یہہ دیکہتا ہی کہ کوئی اور آدمی میرے دلکہ رنج سے
واقف ہو کر میری طرح سے واسطے میرے غم کے رنج کرتا ہی اوسے ایک عجیب
طرح کی تشفی حاصل ہوتی ہی بوقت مصیبت و حادثہ کے ایک آنسو ہمدردی کے
سے زیادہ دل رنجیدہ کو راحت حاصل ہوتی ہی بہ نسبت ایک لاکہہ روپیہ کے
جو بے پروائی سے کوئی شخص مصیبت زدہ آدمی کو بخشدے ذرا غور کرنا چاہیے
کہ جب ایک آدمی کسی رنج یا مخمصہ مین گرفتار ہوا اور کوئی آدمی اوسے صلاح نیک
اور تدبیر واسطے بہلائی آئندہ کے بتادے تو اوس رنجیدہ خاطر کو کتنا آرام
دلی پہنچ سکتا ہی انشاء اللہ مجہے ایک خوب مثال مروت اور ہمدردی کی یاد آئی
اور وہ لائق اطلاع ناظرین کے ہی قریب شہر بصرہ کے ایک شخص مرد نیک
عبدو ہرنام رہا کرتا تہا اور اوسمین ہمدردی اور مروت بدرجہ کمال تہی وہ
ایک دن جنگل نکل گیا اور آسمان اور زمین قدرت اللہ کی کو مشاہدہ کرتا ہوا
چہل قدمی کرتا تہا یکایک اوسے آواز کہڑ کہڑانے کی درختون کے بیچ مین سے
آئی عبدو ہر اوسکا باعث دریافت کرنے کے لئے اوس سمت کو جانے

آواز کہڑ کہڑانے کی آتی تہی گیا اور دیکھا کہ ایک آدمی لاغر ننگے سر ایک جانب
بیٹھا ہوا ہے اور اوسکی آنکھین زمین کی طرف لگی ہوئی ہین اور ایسا معلوم ہوتا
کہ وہ کسی شے کا متلاشی ہے لیکن اوس شے کے حاصل ہونے کی اوسے مایوسی
ہی اوسکے چہرہ پر مصیبت اور رنج اوسکے دل کا ظاہر تہا اور مانند ایک گمراہ آدمی
کی وہان چپکا چپکا بیٹھا تہا عبدوہر نے اس آدمی کو اسطور سے رنجیدہ دیکھکر
اوسکے نزدیک گیا اور پوچھا کہ اے بنی آدم تو کون ہی اور تیرا کیا نام ہے
اس سوال کا جواب اوس مغموم شخص نے کچھ ندیا اور ذرا آنکھین اوٹھا کر اور
عبدوہر کیطرف دیکھکر پہر آنکھین نیچے کر لین پہر عبدوہر نے کہا کہ اے
آدمی کیا کوئی ایسا بنی آدم مین سے نہین ہے کہ تیرے رنج کو دور کر سکے
کہ تو میرے سوال کا جواب نہین دیتا ہی اگر کوئی دوا واسطے رنج تیرے دل کے ہو
تو مجھے بتا کہ وہ کیا ہی اور کہان ہے کہ اوسے حاضر کرون بعد اوسکے بیچارہ نے جواب دیا
کہ میرا نام مرداس ہے اور میرا باپ ایک بڑا سوداگر شہر بصرہ مین تہا بعد اوسکے مرنے
کے ساری دولت میرے ہات لگی لیکن چونکہ مینے یہہ بات سن رکہی تہی کہ فضول
خرچی اور زیادتی عیش و عشرت کی اس دنیا مین بری ہوتی ہی مینے اوس دولت
کو زمین مین دفن کیا اور روزمرہ کے خرچ کے موافق رکہہ کر کفایت شعاری
سے گذران کی اور یہہ طریقہ رکہا کہ ہر روز مسجد مین جاکر نماز پڑہا کرتا اور
نصیحتین پیغمبر کی سنا کرتا لیکن باوجود اس نیک چلنے کے خلقت مجھہ سے

رنجیدہ ہوتے ہیں اور مجھ پر طعنہ زنی کرتی ہے کوئی مجھے کنجوس کہتا ہے اور کوئی
دنیا کا کتا یہاں تک کہ میری ساری خوشی جاتی رہی اور میرا دل پریشان ہوا
اور میں اپنے شہر اور گھر بار کو چھوڑ کر اس جنگل میں آن بیٹھا ہوں اور پریشان
ہوں کہ کیا کروں یہ سب ماجرا سنکر عبدو ہرنے کہا کہ اے مروان تونے بڑی غلطی
کی یہہ تو سچ ہے کہ فضول خرچ کرنا اور عیش و عشرت اس دنیا سے بچنا بڑی خوبی کی
بات ہے لیکن اللہ نے دولت اسواسطے نہیں بخشی ہے کہ اوسکو تو زمین میں دفن کرے
اور تو اوسے اچھی طرح سے اپنے کام میں لاوے اور نہ بندوں خدا کے کو اوس سے
مدد کرے مروان نے کہا تو میں کیا کروں عبدو ہرنے جواب دیا کہ صبح ہوتی ہی
تو اپنے گھر کیطرف کوچ کر اور جہاں تیری دولت دفن ہے اوسے کھود کر غریبوں
اور محتاجوں کو بخش اور جو مصیبت زدہ تیرے دروازہ پر آویں اور سوال کریں اونہیں
ناامید بس جانے دے اور اونکا خاوند اور مربی ہو اور اس کے سبب بہتری تجھے خوشی
اس جہان میں بھی اور جہان دوسرے میں حاصل ہوگی یہہ نصیحت عبدو ہر کے دل میں رکھکر
مروان اپنے گھر کیطرف چلا اور جو عبدو ہرنے کہا تھا وہی کیا اور جب اوسے
فایدہ دولت کا معلوم ہوا اور نیکنامی حاصل کی اپنے دم آخر تک
عبدو ہر کو دعا کرتا رہا اب انسان کو یہاں سے ذرا غور کرنا لازم ہے کہ
ہمدردی سے اور مروت سے کتنا بڑا فایدہ حاصل ہوتا ہے عبدو ہر کی مروت
اور ہمدردی پر صد ہا آفرین کرنی چاہیے کہ اوسنے کتنا بڑا کام کیا کہ ایک بیچارہ

مصیبت زدہ نادان کو اپنی ہمدردی سے اور مروت سے راہ پر لایا اور اپنی صلاح اوسکو نزدیک خدا کے بھی عزیز کیا اور اس دنیا مین بھی ۔ ہر انسان کو لازم ہیکہ مروت اور ہمدردی کو اپنے دلمین جگہہ دے اور ہر ایک آدمی کے درد کا شریک ہووے اور مصیبت زدہ انسان کو ہمدردی اور مروت سے اوسکو تشفی دے اور اچھی اچھی باتین سکہاوے تاکہ وہ ہمدرد شخص نیک نام ہو جاوے اور خدا بھی اوسکو پسند کرے فقط

بلند نظری کے بیان مین

واضح ہو کہ بلند نظری اعتدال کے ساتھہ ایک بہت اچھی بات ہی اسیکے ذریعہ سے انسان بہت کوشش کرتے ہین اگر انسان مین بلند نظری بالکل نہوتی تو وے جو جو کار نمایان ہوے ہے وہ کبھی ظہور مین آتے اگر روٹی کہا کر اور پانی پیکر انسان کو خیال دوسری بات کا نہوتا اور وہ نہایت دلجمعی اور خوشی سے اپنی ساری عمر کو گذار دیتا تو آج کے دن جو جو بڑی بڑی باتین اس دنیا مین مشاہدہ کی جاتین ہین اور کی گئی ہین وہ کہان ہوتین جیسے کہ آج جامع مسجد شان و شوکت سے کہڑی ہوئی ہے وہان شاید دو چار ٹوٹے پھوٹے جہونپڑے ہوتے اگر شاہجہان کو یہہ خیال ہوتا کہ عبادت جنگل اور ویران مین بھی ہو سکتی ہے پس کیا ضرور ہے کہ ناحق اسقدر خرچ اور بکھیڑا کر کر ایک ایسا مکان بنوانا چاہئے انسان کے دل مین یہہ

بڑی آرزو ہوتی ہے کہ مین کسطرح سے اون باتون مین بزرگی حاصل کرون
اور بعد اپنے مرنے کے اپنی عالی حوصلگی اور اپنی عقل کے علامتین باقی رہین اور
مجھے خلقت آیندہ یاد رکھے اکثر حکما اور عالم اور فاضل ایسی ایسی مشکل کتابین
لکھہ گئے ہین کہ اونکے مطالعہ سے آدمی نہایت محظوظ اور مستفید ہوتے ہین پس اگر اونہین
بلند نظری نہوتی تو اونسے ایسی محنت اور مشقت کے کام کیونکر ہو سکتے اگر وہ
یہہ خیال کرتے کہ کیا ضرور ہے کہ ناحق محنت اور مشقت اوٹھاوین بلطف یہی ہے
کہ اپنی زندگی کو آرام مین گذاردین تو یہہ کتابین علمیہ کہان ہوتین اور نام اونکا
کیونکر قایم رہتا بلند نظری سپاہیون کو جان سے بے پرواہ کردیتی ہے صرف
اسواسطے کہ عہدہ کی ترقی ہو اور اور آدمیون سے زیادہ شجاع مشہور کئے جاوین سپاہی کے
نزدیک آدمی اپنی زندگی کو ناچیز تصور کرتے ہین اور بالکل بیباک ہو جاتے
ہین اور موت کے منہہ مین گھسجاتے ہین صرف اسواسطے کہ عہدہ بڑہے اور نام رہے
اب ہمنے یہان تک اوس خاص بلند نظری کی تعریف کی ہے جو اعتدال کے ساتھہ
ہوتی ہے لیکن جب بلند نظری بے اعتدال کے ساتھہ ہوتی ہے اوس سے بہت
نقصان واسطے خلق کے متصور ہوتا ہے بہت سے ایسے بادشاہ گذرے ہین کہ
وہ اسقدر بلند نظر تھے کہ وہ خیال کیا کرتے تھے کہ کوئی بادشاہ اس جہان
مین باقی نرہے کہ جو ہماری فرمان برداری نکرے پس دیکھیے کہ اس سے
کسقدر نقصان خلق خدا کو ہوا چنگیز خان ایک بڑا شاہنشاہ قوم تاتار مین

گذرا ہی اوسنے بہت سے ملک فتح کئے اور چین اور روس اور ایران کو اوسنے
پامال کیا اور جس شہر کو اوسنے فتح کیا اوسکا نام و نشان باقی نرکہا اسکا باعث
یہہ تہا کہ وہ بلند نظر تہا اور یہہ خیال کیا کرتا کہ شاید شہر میرے فتح کئے ہوئے
مین پہر فتنہ بیدار ہوجاے اوسکا نام و نشان باقی نرکہتا چنانچہ ایک مورخ لکہتا ہیکہ
کہ جس راستہ کو لشکر اُس بادشاہ کا گذرتا وہان سیکڑون کوسون تک سواے
ویرانی کے اور کوئی شئے نپائی جاتی تہی اور یہہ ویرانی گویا نشانی اوسکے غضبناک
کوچ کی تہی پس اس مقام پر غور کرو کہ اُس بادشاہ کی بلند نظری سے عوام لوگونکو
کتنا نقصان پہونچا تہا علاوہ اسکے کہ ایک شخص کی بلند نظری سے نقصان
عوام کو پہونچے بلند نظری سے خود بلند نظرون کو بہی بہت نقصان پیدا ہوتے
ہین اکثر سلطنتین صرف اسواسطے بگڑگئی ہین کہ وہان کے بادشاہ بہت بلند نظر ہوئے
ہین اورنگ زیب جسکو کہتے ہین ایک بڑا مشہور بادشاہ خاندان تیموریہ مین
گذرا ہی اوسکو یہہ بلند نظری تہی کہ کس طور سے سارے ملک دکہن کے اوسکے
فرمان بردار ہوجاوین چنانچہ اوسنے بہت سال مہم دکہن مین رکہی اور لاکہون
ادمی تلف ہوئے اور بیشمار روپیہ صرف ہوا اور اس ترکیب سے بنیاد سلطنت برباد ہی
اوسکے کی بڑہی اور زوال خاندان تیموریہ کا ہونا شروع ہوا اگر یہہ بادشاہ
اسقدر بلند نظر نہوتا اور دکہن کے تسخیر مین اسقدر کوشش نہ کرتا بلکہ بجاے مہم
کرنے کے اپنی سلطنت ہندوستان کے انتظام مین مصروف رہتا تو علاوہ آرام

اپنی رعایا کے خاندان تیموریہ کو جسقدر جلد زوال ہوتا ایک در مثال بلند نظری کے نقصانونکی اور لکہی جاتی ہے کہ جو مصیبت اور رنج خلق خدا کو بسبب بلند نظری کے نازل ہوتے ہین واضح ہو کہ بونا پارٹ ایک افسر توپخانہ اہل فرانس کا تھا لیکن اسکے دلمین بلند نظری زیادہ از حد تھی وہ نوبت بنوبت افسر کل فوج کا ہوگیا اور اخیر کو بادشاہ سارے ملک کا ہوگیا بعد ازان اپنے اور بادشاہون کے ملکون پر مہم کی اور بہت سے لڑائیمین نہایت کشت و خون ہوا فتح کین پر بلند نظری کو جاری رکہا واضح ہو کہ ملک روس مین نہایت سردی ہوتی ہے اور خصوصاً موسم سرما مین وہان آدمی کا گذرا نہایت مشکل سے ہوتا ہے اسقدر برف پڑتی ہے کہ اوس موسم مین سفر کرنا غیر ممکن ہے لیکن بونا پارٹ بسبب اپنی بلند نظری کے یہہ گوارا نکر سکا کہ شہنشاہ روس اوس سے سرکش رہے اور فرمان بردار نہ ہو جاے خاص موسم سرما مین بونا پارٹ نے لاکہون فوج جمع کر کے ملک روس کی سرحد کی طرف کوچ کیا متواتر کے لڑائیون مین فوج روس کو شکست فاحش دی اور شہنشاہ کو مغلوب کیا پہر بہی اوسے صبر نہ آیا اوسنے ارادہ کیا کہ مین خاص ملک روس کے دار الخلافہ کو جاؤن جب شہنشاہ روس اس ارادہ بونا پارٹ سے آگاہ ہوا اوسنے اپنی ساری رعایا کو حکم دیا کہ کوئی شے قسم اناج ہین مین سے جو جلسکے کہین نچھوڑو چہتون اور مکانون شہرون کو اوتار ڈالو اور ملک کو ویران کر دو تا کہ جب افواج بونا پارٹ کی وہان اوسے اونہین نہ کوئی کہانا ملے

اور نہ لکڑی وغیرہ جس سے آگ پیدا ہو جاوے اور گرمی حاصل ہو چنانچہ خاص
شہر موسکو جو دارالخلافہ ملک روس کا تھا اوسکو روسیون نے بموجب حکم اپنے
شاہنشاہ کے مسمار اور پامال کر دیا اور لکڑی کا بلکہ ایک تنکہ کا وہان نام نہ رکھا
جب فوج بوناپارٹ کی وہان گذری وہ مارے سردی کے تباہ ہو گئی اور دیہاتیون
نے اونکے اسباب کو لوٹا اور قتل کیا اس ترکیب سے قریب کے لاکھہ آدمی بوناپارٹ
کے مارے گئے اب غور کرنا چاہیے کہ اگر بوناپارٹ اسقدر گوارہ کرتا کہ
شاہ روس کو اپنی حکومت سے آزاد رہنے دیتا تو یہہ غضب اور حادثہ کیون
واقع ہوتا آخر نتیجہ اس مہم اور زیادتی بلند نظری کا یہہ ہوا کہ شاہنشاہ بوناپارٹ
خود معہ باقی فوج کے ملک ویران روس سے بہاگ گیا اور بہزار دشواری وہ
اپنے ملک فرانس مین پہنچا لیکن باوجود اس دقت اور خواری کے پہر بہی اوسنے اپنی بلند
نظری کو جاری رکھا اور لڑتا رہا اور اکثر بادشاہون و سلطنتون کو اوسنے خاک
مین ملا دیا حقیقت یہہ ہے کہ اس شاہنشاہ بوناپارٹ کے برابر بہادر اور نامی
شاہنشاہ آج تک کوئی ملک فرنگستان مین نہین ہوا ہے لیکن کیسا ہی کوئی شخص
بہادر یا اولوالعزم ہو پہر بہی یہہ دنیا ایسی ہے کہ کسیکو ایک طرح پر نہین رہنے دیتی ہے
اور ہمیشہ اسمین انقلاب ہوتا رہتا ہے آخر کو وہ شاہنشاہ مذکور انگریزون سے
لڑا اور شکست پائی اور انگریزون نے اوسے قید کیا اور وہ بعد چند برس کے
قید ہی مین مرگیا اب اسمقام پر ذرا عقل کو کار فرما چاہیے کہ کسقدر خلقت خدا

کی کو اور خود بلند نظر شخص کو نقصان پہنچ سکتا ہی حاصل کلام کا سارا یہہ
ہے کہ خواہ غریب یا امیر کوئی شخص ہو اوسے درجہ اعتدال سے زیادہ کوئی
بات نکرنی چاہیے ورنہ نیک انجام اوسکا برا ہوگا ❊ ❊ ❊ ❊ ❊ ❊

کفایت شعاری

آدمی روز ولادت سے روز وفات تک اپنے قوا اور ہوش حواس مین ہمیشہ صحیح اور
سالم نہین رہتا ایام طفلی مین وہ محض بیکس ہوتا ہی ان دنونمین وہ اور لوگونکی محنت سے
پرورش پاتا ہے اور بعد گذرنے جوانی کے اوسکے اعضا کمزور ہونے لگتے ہین اور
یہانتک نوبت پہنچتی ہے کہ اوس سے ذرا بھی محنت نہین ہوسکتی اس زمانہ مین اگر اوسکے
پاس سرمایہ نہو تو ضرور ہے کہ وہ اپنی اولاد پر واسطے پرورش کے بھروسا کرے اوسوقت
وہ بالکل اونکے رحم مین ہوگا اور جسطرح وہ اوس سے پیش اوینگے وہ اوسے سہنا پڑیگا
کیا خوب بات ہو اگر وہ اپنی ایام جوانی مین کفایت پر نظر کرکے اور اپنی آمدنی سے
پس انداز کرتا جاوے تاکہ ایام پیری مین کسیکا محتاج نہو اگر ایک آدمی جتنی کہ آمدنی
ہو اتنا ہی خرچ کرے تو اوسکے پاس سوا کچھہ نہین بچیگا اور یہہ حال ہوگا کہ جب تک
اوسکے ہات پیر چلتے رہینگے تب تک وہ تو روٹی کما کھاویگا لیکن بڑہاپے مین نوبت
گدائی کی پہنچیگی اور اوسوقت طبیعت کیسا کچھہ رنج حاصل ہوگا بعض وقت ایسا
دیکھنے مین آتا ہے کہ اکثر اولاد ناخلف نکلتی ہی اور اپنے بزرگون کی پرورش اور نازبرداری

بہت بیزاری اور حقارت کے ساتھہ کرتی ہی ایسی صورتمین بے سرمایہ والے بزرگون کو
اپنی اولاد ناخلف کے مدارات سے کتنا کچھہ رنج حاصل ہوگا اور اپنی پہلی کی فضول
کتنا افسوس آویگا اس ملک مین اکثر اہل قلم کا یہہ مقولہ ہی کہ اے صاحب ہمی خوب ہے
کہ ساری عمر نوکری کرتے رہین لیکن دیکھنا چاہی کہ یہہ کیا ہی تو فی نفسہٖ نوکری بہی
ایک قسم کی غلامی ہی آدمی ایام خدمت گذار مین بالکل خداوند کی مرضی پر رہتا ہی
اوسے سرِمو کی آزادی نہین حاصل ہوتی اور تمام عمر ایک شخص کا غلام رہنا
بڑے خسارے کی بات ہی اس غلامی سے جہان تک ہو سکے جلد رہائی پائی جاے آدمی
کو یہہ نہین خیال کرنا چاہیے کہ اپنی ساری عمر عزیز کو غلامی مین بسر کردون اور
یہہ بہی خیال کرنا چاہیے کہ انسان کے ذمہ اور بہی بہت سے کام ہین جنکا کرنا باعث
نجات عقبیٰ اور نیکنامی اور خورمی اپنی ذات کی ہوتی ہے لیکن اگر وہ ہمیشہ
روٹی کے فکر مین پڑا رہے تو ان باتون کیطرف بہت توجہہ نہین کر سکتا اس
صورتمین اوسے چاہیے کہ اول عمر مین بہت محنت کرے اور اپنے اخراجات مین
کفایت کرے تاکہ جلد اسکے پاس سرمایہ جمع ہوجاوے اور وہ نوکری کی غلامی سے
آزاد ہو کر اپنے دل اور توجہ کو اور عمدہ کامون کیطرف مصروف کرے اور اپنی
باقی حیات کو عبادت معبود اور فایدہ رسانی خلق مین جو بڑی خداپرستی ہے صرف کرے
واضح ہو کہ غرض ہماری کفایت شعاری سے کنجوسی نہین ہے کنجوسی ایک قسم کی
برائی ہے اور کفایت شعاری ایک قسم کی نیکی کفایت سے ہماری غرض یہہ ہے کہ جتنا

مال صرف کرنی کی ضرورت ہو اتنا ہی صرف کرین اوس سے کم اور نہ زیادہ اپنے
کامون کو ایسے طور پر انجام دینا چاہئے کہ جہان تک ممکن ہو تھوڑے خرچ کرنے
سے بہت فایدہ حاصل ہو اگر ایک آدمی چار گرہ کپڑے کے واسطے اپنا انگرکھا
ٹھیک کر دے وہ اتنا ہی دیتا ہے جتنا کہ وہ شخص جو چار گرہ زیادہ خریدتا ہے
اور اوسے خراب کر ڈالتا ہی اکثر اس دنیا کے آدمی ایسے ہین کہ فضول خرچ خوب
ہی اوسکی خوب نیت ہے وہ ایسا فیاض ہے کہ اوسکے نزدیک سینکڑون روپیہ کچھ قدر
نہین رکھتے وہ یہہ بھی کہا کرتے ہین کہ ایسے لوگون کے سبب سے بہت آدمی پرورش پاتے
ہین خلاف اوسکے فلانا تو بڑا کنجوس ہے وہ تو کوڑی کوڑی جمع کرتا ہی اوسکے کمانے
سے کسکو فایدہ ہوتا ہے دیکھنا چاہئے کہ یہہ کیسی غلط اور قیاسی باتین ہین فضول
خرچ کے مال سے بہت تھوڑے آدمیونکو فایدہ ہوتا ہی وہ تو اپنے روپیہ کو
بیکار کامون مین ضایع کرتا ہی اوسکے سرمایہ سے چند سست اور کم محنتی آدمی پیٹ بھرتے
ہین لیکن خلاف اسکے کفایت شعار آدمی کے مال سے بیچارہ محنتی اور
نیک نیت فردونکو فایدہ ہوتا ہے کیونکہ کفایت شعار آدمی اپنے روپیہ کو
صندوقون مین نہین بند کر رکھیگا وہ یا تو اپنے آپ کسی کام مین لگا دیگا یا کسی کارخانہ
والے یا کسی محنتی آدمی کو قرض دیگا سود و بہبود مین بہت فردون اوسکے مال
سے روٹی کھا دینگے اگرچہ نظر غور سے دیکھین تو فضول خرچی مین بہت سے
نقصان ہین فضول خرچ آدمی اپنا مال بیفایدہ کامون مین صرف کرتا ہی وہ

بہلی

اپنے وسیلے سے راحت و ارام کو کہوتا ہی اور بیچارہ محنتی مزدورون کی روٹی کما کہانے کے اسباب کو خراب کر ڈالتا ہی فضول خرچ اخرکار مفلس ہو جاتا ہے اسکی نیکنامی جاتی رہتی ہے اور سب کے نزدیک ذلیل اور خوار ہو جاتا ہے اوسکی اولاد باسایش پرورش اور تربیت نہین پاتے اوسکے گہر مین بڑی بے بندوبستی ہو جاتی ہے اور سارا گہر ایک تماشاگاہ افلاس اور بدبختی کا ہو جاتا ہی اپنے لوگون کے حال کے دیکہنے سے جو اپنے روپیہ کو بسبب ضعیف العقل کے اخراجات فضول مین خرچ کرتے ہین اور اخیر کو مفلس ہو جاتے ہین کتنا رحم آتا ہی جب ایک شخص بسبب فضول خرچی کے مفلس ہو جاویگا وہ یا تو گدائی کریگا یا چوری ہر دو صورتمین اسے بدنامی حاصل ہوگی اور روپئے ہمسرون کے آنکہہ مین بے وقار ہو جاویگا جب فضول خرچون پر افلاس آ جاتا ہی تو اونکی تمام خام خیالیان جاتی رہتی ہین اور قواعد ایسے لوگونکو مدرسہ مفلسی مین بہت دیگر سبق کفایت شعاری سکہاتے ہین ❁ ❁ ❁ ❁ ❁ ❁ ❁ ❁ ❁ ❁ ❁

بیان اعتدال کے فواید کا

یہہ مقولہ ایک یونانی حکیم کا کہ اعتدال سب چیزون سے بہتر ہی مدت سے ایک عقیدہ عام تصور کیا گیا ہی اور وہ دنیا کی تمام باتون کے شان مین صادق آتا ہے تجربہ تمام زمانونکا ممد اس امر کا ہوئے کہ کسی شے سے کیسی ہی خوش آیندہ

اور دلفریب ہووے سوائے خاص صورتون اور حدود معینہ کے امن کے ساتھہ
فایدہ اور بہرہ نہین لیا جاتا یعنے جب تک کہ انسان ان حدود مین فایدہ اوٹھاویگا
تب تک وہ محفوظ اور با امن ہوگا اور جہان اُسسے آگے بڑہے گا اوسمین وہ
نقصان اور تکلیف کا مورد ہوویگا وہ فواید بھی جو قدرت کی طرف سے حاصل
ہین اور جنکے برابر کوئی فایدہ پایدار نہین ہوسکتا درصورت زیادہ ہونے کے
نقطہ اعتدال سے باعث رنج و ملال اوس شخص کے ہوتے ہین جسکو وہ حاصل ہین
تندرستی اور چالاکی اور صحت بدن واسطے حاصل کرنے آرام اور ادا کرنے فرایض
کے بہت ضروری ہین لیکن یہہ بہی فواید بعض اوقات ان لوگون کو موجب آرام
کے نہین ہوتے ہین جنکو وہ بدرجہ کمال اور زیادہ اعتدال سے حاصل ہین وہ لوگ
جو بیمارون کو اکثر دیکھتے ہین اس بات کو یاد رکھینگے کہ بیماری ان لوگون کو اکثر حاصل
ہوتی ہے جو اپنی طاقت اور صحت بدن پر تکیہ کرکر غیر معتدل باتین ظہور مین لاتے
ہین مثلاً خوراک واسطے حیات اور آرام انسان کے ضروری ہے لیکن اگر اسکو
بہت زیادہ استعمال مین لاوین تو وہ باعث نفرت اور نقصان کمال کا ہوویگی
اور بجاے حاصل ہونے فواید کے اسسے بیماری اور رنج پیدا ہونگے اس مقام پر مجکو
ایک نقل یاد ہے اور اسسے فواید اعتدال کے خوب معلوم ہوتے ہین جس زمانہ مین
کہ ہندوستان مین خشک سالی کا بڑا غلبہ تہا اور اسکے سبب حرارت آفتاب
اور احتیاج آب کے گرمی دوزخ سے یاد دلاتی تہی دو دہقان سے رشید احمد

بیچ اپنے کہیتون کے سرحد پر کہڑے تہے اور اونکے گرد گروہ بیہوشیون کے زیادتی تشنگی
سے اینٹہ رہے تہے اس حالت تکلیف کمال مین انہون نے جناب باری مین پانی کے
درخواست کی ناگاہ ہوا جو پیشتر شعلہ آتش کا حکم رکہتی تہی سرد ہوگئی اور جانورون
نے چہچہہ شروع کیا اور ہر ایک پنچھی اپنی اپنی بولی بولنے لگا ایسے تغیرات غیر
مترقبہ سے اتنا متعجب اور متحیر ہوکر رشید اور حمید ہر چہار طرف دیکہنے لگے اور انکی
نگاہ ایک قد آور وجود پر پڑی جو نزدیک کے گہاٹی مین ہوکر انکے نزدیک آتا
تہا ہر وقت قریب آنے اس شخص کے انکے بدن مین رعشہ پڑگیا اور وہ چاہتے
تہے کہ یہان سے کسی اور طرف چلے جاوین کہ اس حالمین شخص مذکور نے باواز نرم کہا کہ
اے پیدایش خاکی مجکو چہوڑ کر راہ فرار نکرو کیونکہ مین تمپر بخشش کرنے آیا ہون
جیسے تم سب نے بیوقوفی کے فایدہ نہین اوٹہاتے تمنے درخواست پانی کی کی ہے
اور مین تمکو پانی دونگا اب تم مجھے بتلاو کہ کتنی مقدار سے تم راضی ہوگے
غور اور تامل سے درخواست کرو اور خیال کرو کہ بروقت حاصل ہونے کسی شی کے
اوسکی زیادتی سے ویسے ہی نقصان نکلتے ہین جیسے کہ اوسکی احتیاج سے جس
حالمین کہ تمکو تکلیف تشنگی کی یاد ہے تم نقصان حبس دم کے جو بروقت زیادتی
پانی کے ظہور مین آتا ہے صفحہ دل سے فراموش نکرو اے حمید تو مجکو اپنی خواہش سے واقف کر ابکے
حمید نے جواب دیا اے مہربان اور رحیم وجود تو مجکو واسطے اس سرسبزگی اور پریشانی
جو مجہہ عاید ہے معاف کر اور میرے درخواست قبول مین درخواست ایک چشمہ کے

کرتا ہون جو ایام گرما مین خشک تہا اور ایام سرما مین وہ طغیانی کرتا ہے مہربان
وجود نے اسکی التماس قبول کی اور ایک درانتی سے جو اسکے ہاتہ مین تہی اپنے پاؤن
کے نزدیک زمین مین کہود دی اور وہان سے ایک چشمہ نکل آیا اور اسکے سبب سے ارد گرد کے
زمین مین سیرابی آگئی اور گہاس متنوع از سرنو خوشبو دینے لگے اشجار نے لباس
زمردین برگ پہنا اور گروہ مویشی نے اپنی تشنگی رفع کی بعد ازین رشید کی طرف متوجہ
ہوکر اُسنے کہا کہ اب تو اپنی درخوست پیش کر اس سادہ لوح بیخبر نے عرض کی
آپ میری زمین مین دریاے گنگ کو مع تمام جانورون کے جو اسمین رہتے ہین لا دیں
اور گوشت زدہ ہونے سے حمید نے اپنی درخوست پر لعنت کی اور دلمین پوشیدہ
رنج کہا کر کہا کہ کیون مینے ایسی نعمت عظمی نہین طلب کی اور اپنی تئین ایسی برکت
سے محروم رکہا وہ اسی خیال مین تہا کہ وجود مہربان نے کہا کہ اے بیفکر اے دوست
آدمی زیادہ سمجہہ کر کہہ اور حد اعتدال سے گذر جاتے تو فایدہ نہین حاصل کر سکتا
تیرے حق مین بہر کسی کام کی نہین ہے اور تیری احتیاج حمید کی ضرورت سے کیونکر زیادہ
ہوگئی رشید نے فواید کثیرہ جو اسکو دریاے گنگ سے حاصل ہوتی خوش ہوکر اور
یہہ خیال کرکر کہ میرے سامنے حمید کیسا غریب اور نا خبر ہوگا پہر وہی درخوست کی
یہہ سنکر وجود مہربان دریا کیطرف گیا اور دونو دہقان منتظر رہے حسن حالیکہ
رشید اپنے ہمسایہ کے حال کو نظر حقارت دیکہہ رہا تہا اور اسکے کم حوصلگی پر
لعن و نفرین کرتا تہا انہون نے یکایک ایک آواز دریا کی طرف کی سنی اور دیکہا کہ گنگ اپنے

کنارے

کنارہ ونکو کاٹ کر انکی طرف آتا ہی رشید کی کہیتیون مین طغیانی پانی کی ہوگئی اور تمام اوسکے مکانات بسبب صدمات آب کے منہدم ہوئے اوسکے مویشی غرق اور وہ خود پامال امواج ہوکر ایک مگر مچھہ کا لقمہ ہوا اور ذائع حصول فواید کا جو اسنی اپنی درخواست مین چاہی تہی دل پر رکہکر راہی ملک عدم ہوا

فواید نیکنامی کے بیان مین

واضح ہو کہ جو آدمی عزت اور دولت حاصل کرنے کی آرزو رکہتے ہون اونپر فقط یہی بات لازم نہین ہے کہ اونمین چالاکی اور علم ہو بلکہ جسقدر یہہ باتین ضرور ہین اوسیقدر یہہ بہی ضرور ہے کہ وہ نیک نام ہون اور اسکا باعث یہہ ہی کہ گو ان کیسا ہی بد اور کمینہ ہو پہر بہی اوسکے دلمین ایک محبت اور ادب واسطے نیکی کے ہوتا ہی کیسا ہی برا آدمی ہو پہر بہی وہ اپنے کاروبار مین ویسے آدمی کا اعتبار اور اعتماد کریگا جو نیکنام ہی یعنے جسکی خصلت پر ابتک کوئی داغ بدنامی کا نہین لگا ہی مثلاً جسوقت ہم کسی عطار یا حکیم یا صلاح کار یا وکیل کے خواہشمند ہوتے ہین ہم ہمیشہ اوسکی خصلت کو اول دریافت کرتے ہین اور جو آدمی ان پیشو مین نہایت نیکنام مشہور ہوا ہے اوسی پر اعتبار کرتے ہین جیسے سوداگر سے ہم کچھہ شے خریدتے ہین ہم ہمیشہ اول اوسکی خصلت کو دیکہتے ہین بعد ازان اوس سے

معاملہ کرتے ہین الغرض نیکنامی سقدر مفید اور ضرور ہے کہ جو شخص کسی آدمی کو نوکر
رکہنا چاہتا ہے وہ ہمیشہ یہہ پوچہا کرتا ہی کہ تیرے پاس کوئی نیکنامی کی چٹہی یا پروانہ
ہی یا نہین اور تو نے کہین اور بہی نوکری کی ہی یا نہین پس جب ضرورت واسطے
نیک نامی کے ہی تو لازم ہی کہ ہر آدمی اپنی نیک نامی کے حاصل کرنے مین کوشش
کرے اور کبہی کوئی ایسا کام نکرے کہ اوسے کوئی داغ بدخصلتی کا لگے کیونکہ
جب ایک دفع کسی آدمی کی برائی مشہور ہو جاتی ہے تو پہر اوسکا دور کرنا نہایت مشکل
ہوتا ہی یہان تک ایک کام کرنے سے جو بدنامی حاصل ہوتی ہی وہ ہزار
نیک کام کرنے سے نہین مٹتی ہی اکثر لڑکے ایسے ہین کہ وہ اورونکی برائی مشہور
کرنے مین بہت خوشی حاصل کرتے ہین تو معلوم ہو کہ اس باعث سے برے کام
زیادہ مشہور ہو جاتے ہین بہ نسبت اچہے کامون کے لڑکے جنکی خصلت اب تک
کچہہ بہتر نہین ہوئی ہے یعنے ابتک نہ تو برے اور نہ اچہے مشہور ہین اونہین
لازم ہے کہ ایسے کام کرین کہ وہ نیکنام مشہور ہو جاوین لڑکونکو یہہ
خیال نکرنا چاہیے کہ ہمارے افعال کو ہماری طفولیت کا خیال کرکے آدمی معاف
کر دینگے یہہ خیال اونکا نہایت خام اور غلط ہی اونکو خیال رکہنا چاہیے کہ
جب ایک بدنامی حاصل ہوتی ہی تو اوسکا دور ہونا بعد ازان قریب قریب
غیر ممکن ہو جاتا ہے یہہ تو بعد کو ہمیشہ مشاہدہ کیا جاتا ہی کہ جو آدمی نیک کام
کرتے ہین اونکو کوئی خیال نہین کرتا اور یہہ کم ہوتا ہی کہ اونکے افعال نیک کا

ذکر زبان پر آتا ہی لیکن جہان کوئی برا کام کسی آدمی سے سرزد ہوتا ہی تو تمام اوسکے ہمسایہ اور جان پہچان اور لوگ اوسکا چرچہ کرتے ہین پس اس سے معلوم ہوا کہ ہر انسان کو ہی ایسی بات کرنی چاہیے جس سے وہ نیک کام ہو جاوے

اچھی تربیت کے فواید کے بیان مین

واضح ہو کہ اچھی تربیت سے فقط یہہ مراد نہین ہے کہ آدمی لکھنا اور پڑہنا خط وغیرہ کا سیکھے بلکہ اوس سے مراد وہ عقل اور شعور اور استعداد ہی جو بسبب تحصیل کتب فاضلون اور حکمائے اور صحبت عاقلون اور عالمون کے حاصل ہوتی ہے پس جسے یہہ مراد ہوئی تربیت تو جو آدمی اپنے تئین جاہل اور ناخواندون سے بہتر کیا چاہے اوسے لازم ہے کہ حاصل کرنے اچھی تربیت مین کوشش کرے اگر اس دنیا مین ہم خلقت کو مشاہدہ کرین تو ہمین یہہ بات دریافت ہوگی کہ گو اچھی تربیت یافتون کو دولت حاصل نہو لیکن اس مین شک نہین کہ انکی سب جا عزت اور تعظیم کی جاتی ہے جو آدمی اوس سے کلام کریگا اوسے اوسکی خوش اخلاقی اور علمیت کو دیکھکر اوس سے بہت خوش ہوگا اور اوسکی صحبت کے آرزو مند ہوگا خلاف اسکے جو آدمی جاہل مطلق اور ناتربیت یافتہ ہوتے ہین اونکے کلام اور حرکات ایسے ہوتے ہین کہ اونسے آدمی نفرت کرنے لگتا ہی اور جہان ایسے شخص جاتے ہین کوئی اونکی تواضع نہین کرتا ہی بلکہ اونکے بیٹھنے سے بھی خوا

نہین ہوئی حقیقت یہہ ہے کہ خدا تعالے نے سب انسان کو تھوڑی بہت عقل اور
تمیز دی ہی لیکن بعض کو اچھی تربیت ملی ہی اور بعض کو بالکل تربیت نہین ہوئی
اسی باعث سے انسانون مین اختلاف پڑجاتا ہی ایک آدمی منشی ہی اور ایک جیسے
میان ان دونون مین فقط فرق یہہ ہے کہ ایک انمین سے تربیت یافتہ اور دوسرا
ناتربیت یافتہ ہی عقل جب انمین پائی جاتی ہی وہ مانند ایک پتھر سنگ مرمر
کی ہو جو کان مین مٹی سے آلودہ پڑا ہوا ہی اور تربیت مانند اوس کاریگر کی ہے
جو پتھر کو نکال کے صاف اور درست کیا کرتا ہی جب تک پتھر سنگ مرمر کو
کاریگر مذکور کان مین سے نکال کے صاف نہین کرتا ہی جب تک خوبصورتی اور
رونق سنگ مرمر کی کہان ظاہر ہوتی ہی اسیطرح سے جب تک کہ ایک آدمی کو تربیت
نہین ہوتی ہی اوسوقت تک عقل اور صفات جبلی جو اللہ تعالے نے اوسے
بخشی ہین ظاہر نہین ہوتی ہین ممکن ہے کہ ہزارہا گنوار اور دیہاتی ایسے گذرے
ہون گے کہ اونکو خدا تعالے نے اسیقدر بلکہ اوس سے زیادہ عقل بخشی ہو جیسیکہ حکیم ارسطو کو
حاصل تھی لیکن کوئی پوچھے کیون ارسطو تو نامی حکیم ہوا اور گنوار
مذکور حالت جہالت ہی مین مر گئے اور نام و نشان بہی نہین اسکا جواب فقط یہہ ہے
کہ ارسطو کو تربیت ہوئی تھی اور اونکو نہین ہوئی ارسطو نے کتب اور تصنیفات
حکماء گذشتہ کو ملاحظہ کیا اور گنوار مذکور کشت کاری کرتے کرتے مر گئے اگر
مانند ارسطو کی اونکو بہی قابو واسطے تحصیل کتب وغیرہ کے ہوتا تو شاید وہ گنوار

ارسطو سے بھی سبقت لیجاے ایک شاعر نے سچ کہا ہی کہ گنوارون اور غریبون کے ذہن اور عقل سے کون آگاہ ہوتا ہے وہ مانند اون جواہرات کی ہین جو اندر سمندر کے پڑے ہوے ہین اور انسان کے نگاہ سے پوشیدہ ہین یا وہ مانند اون خوشبودار پہولون کی ہین جو دشت لق و دق مین شگفتہ ہین اونکی خوشبو کو کون سونگہتا ہی تربیت ایک ایسی شے ہی کہ وہ ورثہ مین نہین حاصل ہوتی ہی یعنی یہہ بات غیر ممکن ہے کہ اگر باپ تربیت یافتہ ہو تو بالضرور اوسکا بیٹا بہی تربیت یافتہ ہی ہو پس یہہ بات ہر انسان پر فرض ہے کہ اچہی تربیت پانے مین کوشش بلیغ کرے اور اسمین تغافل اور کاہلی کو جا نہ دیوے اہل یونان تربیت کے فواید سے بہت آگاہ تہے وہ اپنے بچون اور خوردون کو اچہی طرح سے تربیت کرنے مین ہمیشہ کوشش کرتے تہے چنانچہ بادشاہ فیلقوس نے جو باپ شاہنشاہ سکندر رومی کا تہا اپنے لڑکے شاہنشاہ یعنی سکندر کے واسطے تربیت کو ارسطو کو مقرر کیا اور فی الحقیقت جیسی تربیت سکندر نے اس حکیم اعظم سے حاصل پائی تہی وہ سب پر روشن ہے اس سارے مضمون سے یہہ غرض ہے کہ یہہ بات آدمیون پر فرض ہے کہ اپنے لڑکون اور بچون کو خوب اچہی طرح سے تربیت کرین اور اونہین سب علوم سکہا دین اور کرنے اس ترکیب سے آیندہ کو بہت فایدہ ہوگا

استقلال

استقلال ایک بات پر قایم رہنے اور دقت اور مشکلات کو گوارا کرکے اوس بات
کی پیروی مین جاری رہنے کو کہتے ہین واضح ہو کہ بہت سی نیکیون مین سے بعض نیکیان
بزرگ تر بہ نسبت باقیون کے ہین پس ان بزرگ نیکیون مین سے استقلال بھی ایک ہے
فایدے جو اس نیکی سے انسان کے واسطے نکلتے ہین بے شمار ہین اور بہت نفیس ہین
کوئی بات بغیر استقلال کے اچھی طرح سے عمل مین نہین آسکتی ہے یعنے ہر بات کے
عمل مین لانے مین تھوڑا بہت استقلال ضروری ہے اکثر آدمی چاہتے ہین کہ تحصیل کرنا
علوم کا اونکے واسطے بہت مفید ہے اور اونکے تئین آرزو یہہ ہوتی ہے کہ کسیطرح سے
وے علوم حاصل کرلین واضح ہو کہ اونکا یہہ بات سمجھنے مان لی ہے کہ ان سب
آدمیونکو قابو واسطے تحصیل علوم کی حاصل ہے یعنے جو سرانجام واسطے تحصیل علم
کے ضرور ہین وے تمام سب موجود ہین لیکن ان آدمیون مین سے ایسے بہت کم ہوتے ہین
جو اپنی مراد کو پہنچتے ہین پس ہم اب پوچھتے ہین کہ اسکا کیا باعث ہے یہہ عجب بات
ہے کہ سب آدمی ایک شے کو حاصل کیا چاہتے ہین اور سبھونکو اوسکے حاصل کرنیکا
قابو یکسان ہے اور پھر بعض تو اپنی مراد کو حاصل کرتے ہین اور اکثر اونمین سے نا امید ہوکر
بیٹھ رہتے ہین تجربہ اور غور سے معلوم ہوا کہ اسکا باعث یہہ ہے کہ اونمین جو اپنی
مراد کو پہنچتے ہین استقلال ہوتا ہے اور اونمین جو نا امید ہوتے ہین وہ نہین ہوتا ہے
جیسا حال تحصیل علم کا ہے ویسا ہی حال ہر قسم کے حصول کا ہے یعنے جو از رو
کوشش پر موقوف ہے وہ بغیر استقلال کے ہرگز نہین حاصل ہوتی ہے

ایک بہت خوب مثال اس بات کی کہ بذریعہ استقلال کے آدمی کیا کیا کام کرسکتا ہی
یہہ ہے کہ ایک شخص بنام دیموستھنیز رہنے والا شہر اسفنیہ کا کہ دار الخلافہ ملک
یونان کا تہا اور اوسمین یہہ ایک عیب تہا کہ اوسکی زبان ذرا تتلاتی تہی اور کچھہ
اوسکا حافظہ بہی اچھا نہین تہا اس شخص نے یہہ ارادہ کیا کہ کسیطرح سے علم کلام
یعنے فن فصاحت اور بلاغت سیکہے یہان تک اسقدر قوت پیدا کیجئے کہ جہان وہ تقریر
کرے وہان سب سننے والے اوسکی طرف متوجہ ہو جائین آپ غور کرنا چاہئے کہ ایک تتلا
آدمی اسقدر خوش تقریری کیونکر حاصل کرسکتا ہی لیکن اوسکے اوسمین استقلال بدرجہ
کمال تہا اوسنے اتنی دستگاہ اس فن مین پیدا کی کہ اوسے آج تک بادشاہ اس
فن کا کہتے ہین آپ واضح ہو کہ فیلقوس جو باپ بادشاہ سکندر رومی کا تہا ملک یونان کو
اپنے قبضہ مین لایا چاہتا تہا لیکن فصیح مذکور نے ایسی ایسی تقریرین سامنے رعایا شہر
اسفنیہ کے کین کہ اونہون نے فیلقوس کے مقابلہ کرنیکا ارادہ کیا نتیجہ وہ بادشاہ مذکور
سے لڑے گو آخرکار اونہون نے شکست کہائی بوقت جنگ کے استقلال سے
کام نکلتا ہی وہ کسی اور شئے سے کم نکلتا ہی اور یہہ بات سب پر روشن ہے کہ گہبرا جانا
نشان شکست کا ہوتا ہی اور فی الحقیقت سپاہی وہ ہی جو جنگ کا بالکل بےفکر
ہوکر کرے اور نہین وہ جو بہت سی غل مچاکر اور بہت سی جلدی کرکے اور
گہبرا کے کسی دشمن کو زیر کیا چاہتے ہین وہ کم اپنے مقصد کو پہنچتے ہین فقط

درباب تحصیل علم کے

چھوٹی عمر اچھا زمانہ واسطے تحصیل علم کے ہی ۞ اس زمانہ مین ہر قوا عقلی اور جسمی
نئی تحصیل ہوتے ہین اسوقت مین آدمی بہت محنت کرسکتا ہی اور اوسکی دل پر اون سچی
باتونکا جو وہ سوچتا ہی یا پڑہتا ہے بہت اثر ہوتا ہی ۞ اگر ہم اس زمانہ مین
علم تحصیل کرلین تو ہم یہہ امید کرسکتے ہین کہ ہم ایک وقت مین اپنی محنت اور علم
کے ثمرہ سے مستفید ہوسکین گے ۞ علاوہ اوسکے ایام خردسالی مین انکا دل
افکار دنیوی سے نسبت اور زمانہ کے زیادہ ازاد ہوتا ہی اور اسی وجہ سے اسوقت ہم
تحصیل علم کی طرف بہت متوجہ ہوسکتے ہین ۞ خلاف اسکے اگر ایام خردسالی کو
کہیل کود مین ضایع کرین اور جوانی مین اپنے اندر احتیاج علم کی پاکر اوسکا حاصل
کرنا چاہین تو ہم فی الواقع اوس کسان سے مشابہ ہین جو فصل سبہ بات یاد کرتا ہے
کہ بیٹھے بیج بونے کے وقت کو ضایع کیا ہی اور جسوقت کہ اور لوگ فصل کاٹ کر
ذخیرہ جمع کرتے ہین تو اوسوقت وہ بیج بونے جاتا ہے شاید اوسکے کہیت مین کچھہ
سبزی نمودار آئے اور کچھہ عرصہ کے لئے اناج بڑہتے بہی لگے لیکن افسوس ہے کہ
اناج پکنے نہ پائے سے پہلے موسم سردی کا نمودار ہو جاتا ہی اور پالا اور سرد ہوا
اوسکو خراب اور برباد کر ڈالتی ہین ۞ ایسا ہی حال اوس شخص کا ہی جو چہوٹی
عمر مین خواب غفلت مین پڑا رہتا ہی اور تحصیل علم جوانی مین شروع کرتا ہے
۞ ہمنے یہہ بات فرض کیکہ اوسے تفکرات دنیوی بہت تہوڑے ہین اور
تحصیل علم کیواسطے بہت فرصت لیکن اس سے کیا فایدہ ہے چند اس بات کے

کہ اوسی علم مین اتنا سرمایہ حاصل ہو جاے کہ وہ اوس سے مزہ لینے لگے اسکا سر
سفید ہو جاتا ہی اوسکی بصارت گہٹ جاتی ہی اوسکا حافظہ زایل ہو جاتا ہے
اور اپنے کو یا فوراحت کا قبر مین دراز کرتا ہے ۔ اگر اوسکو تفکرات دنیوی سے
بہت فراغت نہو اور علم کی طرف توجہ نکر سکے تو اوسکی اور بہی زیادہ خراب
حالت ہوگی کیونکہ جب کبہی وہ اپنے اون ہمسن عمر ون کے سامنے ہوگا جنہون نے
اپنی خورد سالی کو تحصیل علم مین صرف کیا ہی تو اوسے ندامت اور شرمندگی
اوٹہانی پڑے گی اور اوسکی پیشانی اکثر عرق حجالت سے تر ہو جایگی ۔ وہ تربیت
یافتہ لوگون کے روبرو بدین لحاظ کہ شاید اوسکی جہالت ظاہر ہو جاوے کلام
نہین کر سکیگا ۔ جاہل آدمی خواہ امیر ہو جاوے یا غریب ہے دو صورت مین اسکی
حالت سے کسیکو رشک نہین آتا ہے کیونکہ صورت اولے مین وہ امیرون کی
محفل مین بار پاتا ہی اور وہان روبرو صاحب علم اور ذہنی استعداد آدمیون کے
اسکی جہالت خوب روشن ہو جاتی ہی جب صاحب دل بیوقوف ہوتا ہی تو اوسکا
حال خاص عام پر خوب ظاہر ہو جاتا ہی جیسیکہ شعلہ مشعل کا جب وہ بلندی پر
ہو بہت روشن اور دور تک معلوم ہوتا ہی نسبت اوسکے جب کہ وہ
زمین پر ہو ۔ اور صورت ثانی مین اگر اوسکا مال جاتا رہے اور اوسکے
دوست اوس سے الگ ہو جاوین تو وہ بیچارہ جاہل مذہب اور حکمت سے
کیا تسلی اور تشفی پا سکتا ہے وہ تو اون دونو کی اول کی باتون سے بہی نہین

واقف ہوتا ہی وہ مثل ایسی ایک مسافر صحرای کی ہے جسکے پاس نہ تو قطب نما ہی
اور نہ جسکے پاس کوئی ایسا وسیلہ نہین ہے کہ وہ اپنی حالت کو بہتر کرے
اور اپنے دلکو تشفی اور تسلی دے سکے ٭ پس ہر آدمی کو خبردار ہونا چاہیے
کہ ایام طفولیت مین جب سے تمیز ہو تب سے بدل و جان تحصیل علم مین ساعی ہوتا کہ ایام
جوانی مین شایان عزت حاصل کر سکے اور آپ بہی اپنی محنت سے فایدہ اوٹہاوے
اور اور لوگونکے فایدہ رسانی کا باعث ہو جاوے اوسکو چاہیے کہ اگر کوئی مشکل
پیش اوے تو وہ اوس سے بے عزم نہو جاوے اور کثرت محنت سے نہ گہبراوے آہستہ
آہستہ تمام مشکلین جاتی رہینگی اور سخت اور خاردار رستہ تحصیل علم کا
آخر کار مانند صحرای شاداب اور سرسبز کی اور مثل باغچہ مملو اثمار لذیذ
کے ہو جاویگا ٭ ٭ ٭ ٭ ٭ ٭ ٭ ٭ ٭ ٭ ٭ ٭ ٭ ٭ ٭ ٭ ٭

غرور

غرور ایک ایسی شی ہے کہ اوس سے کوئی انسان خالی نہین یہہ بات انسان کی
ماہیت مین داخل ہے کہ وہ اپنی ذات کی طرفداری کیا کرتا ہی اور اس طرفداری سے
غرور ہی پیدا ہوتا ہے لیکن نقصان جو غرور سے پیدا ہوتے ہین اونمین سے بڑا نقصان
یہہ ہی کہ ایک متغرور آدمی کے سب آدمی دشمن ہو جاتے ہین کیونکہ خاصہ غرور
آدمی کا یہہ ہے کہ اوسکو برابری نہین پسند آتی یعنے جو شخص اوس سے برابری کا
دعوی کرتا ہی اوس سے وہ بُرے طرح سے پیش آتا ہی اور ازبسکہ ایک غرور

آدمی سے ساری خلقت کو کچھ غرض نہین ہوتی ہے تو تمام خلقت بسبب اوسکے غرور
کے اوسکو ناپسند کرنے لگتی ہے اور اوسکی برائی آرزومند ہوتی ہے کہ متکبر
مغرور آدمی کی ہتک ہو علاوہ ازین ایک نقصان یہہ ہے کہ مغرور آدمی کی
خودنمائی سے کہ اوسے اور سب خلقت دور کہا جاتی ہے اور بسبب غرور کے کسی کسی
نوکری اوس سے نہین ہو سکے گی پس وہ بیکار اور نکما ہوگا جب وہ کسی رنج مین گرفتار
ہوگا اوسکا ہمدرد اور غمخوار کوئی نہوگا اوسکو کسی مجلس مین جاکر خوشی حاصل
نہوگی کیونکہ وہ ہر جا اپنی بزرگی ظاہر کیا چاہتا ہے اور جہان کوئی اوسکی نگر گا
اوسکا بیشک رنجیدہ ہوگا ایسے شخص سے برابر کی دوستی کبھی نہین ہو سکے گی کیونکہ
وہ برابری کو ناپسند کرتا ہے بیشک اگر کوئی اوس سے ہمیشہ ساتھ عجز کے پیش
آوے تو اوس سے وہ خوش ہوگا لیکن ایسا بہت کم واقع ہوتا ہے پس ہر صورتین
مغرور آدمی کے واسطے حقارت اور رنج موجود ہے حقیقت یہہ ہے کہ مغرور آدمی
فقط اپنی ہستی وجود کا دشمن ہوتا ہے کیونکہ اور دنکو اوسکے غرور سے کیا کام
عوام الناس اوسکی حقارت کرینگے اور عاقل اوسپر ہنسینگے اور اوسکے بیوقوفی
پر افسوس کرینگے سوا ان نقصانون دنیوی کے ایک سب سے بڑا نقصان یہہ ہے
کہ اللہ تعالی غرور کو نہایت ناپسند کرتا ہے ذرا غور کرنا چاہیے کہ یہہ آدمی ایک
ناچیز ہستی ہے غرور کس بنیاد پر کرتا ہے سب جانتے ہین دنیا چند روزہ ہے
اور اسمین ہمیشہ نہین رہنا ہے غرور کس شے پر کرنا چاہیے غرور کے دور

کرنے کی سہل ترکیب یہہ ہی کہ خیال کرے اون لوگونپر جو مغرور تہے اور جنکا
اب نام و نشان صفحۂ ہستی پر نہین پایا جاتا اگر اونہون نے کچہہ غرور سے حاصل کیا
ہو تو اب بہی لوگونکو غرور کرنا چاہیے واضح ہو کہ ناواقفیت کے سبب سے ہی غرور
پیدا ہوتا ہی اور اسکی مثال ایسی ہے جب یاد آتی کہتے ہین کہ کوئی شخص ایک تہوڑی سی
زمین کا تہا اور وہ یہہ خیال کیا کرتا کہ مین بڑا آدمی ہون اور اپنی دانست مین
وہ یہہ جانتا تہا کہ مجہہ سن دیگرے نیست الغرض اوسے اپنی زمین کا بڑا غرور
تہا ایک اور شخص ذی عقل اور صاحب علم اوسکا دوست تہا اوسنے اپنی دوست ۱۲
مغرور کے واسطے اوسکے سامنے نقشہ روی زمین کا رکہدیا اور جب وہ سبنے دیکہا ہوسکی
اوسنے پایا کہ ہزارہا ولایتین دنیا مین موجود ہین اور اونمین کڑورہا خلقت خدا کی
رہتی ہی اور انکے علیحدہ علیحدہ بڑے بڑے بادشاہ حکمرانی کرتے ہین اور ان بادشاہون
ہزارہا نوکر چاکر ہین اور انکے پاس ہی بہت کثرت سے زمین ہی تب مغرور شخص
نے پوچہا کہ میری زمین کا نقشہ اس نقشہ مین کہان ہے اوسکے دوستنے ذرا سا
گوشہ بتادیا کہ یہہ تیری زمین ہی اسپر مغرور شخص نے کہا کہ اللہ اکبر دنیا اسقدر
بڑی ہی کہ میری کچہہ بہی حقیقت نہین اور اوسنے عہد کیا کہ اس وقت سے آگے مین
کبہی غرور نہین کرونگا دولتمند کو چاہیے کہ دولت کا کچہہ بہروسا اور غرور
نکرے کہ اسکو جاتے کچہہ دیر نہین لگتی ہی بس کیا ضرور ہی کہ دولت کا غرور
کرے اوسے یاد رکہنا چاہیے کہ ہزارہا آدمی جو پہلے امیر کبیر تہے اب مفلس اور

محتاج ہوگئے ہین اور جو پہلے محتاج تھے اب دولتمند ہوگئے اور علاوہ ازین
ایک سے ایک زیادہ دولتمند اس دنیا مین موجود ہی مثل مشہور ہے کہ سیر کو سوا سیر
موجود ہے یہی خیال کرنا چاہئے اون لوگونکو جنکو اپنے علم اور قوت وغیرہ کا غرور
ہو اور بعض اشخاص جو حسن کا غرور کیا کرتے ہین وہ نہایت ہی بیوقوف ہین کہ
بشرط زندگی بوڑہاپا انکے واسطے ضرور ہے اور اس حال مین ساری خوبصورتی
اور حسن جاتا رہتا ہی چہرہ پر بہت سی جھریان پڑ جاتی ہین اور شگفتگی جسمون اور
رخسارونکی جاتی رہتی ہے القصہ نتیجہ اس سارے مضمونکا یہہ ہے کہ آدمی
جو ایک ناچیز شے ہے اس جہان فانی مین ہرگز کبھی غرور نکرے اور یہہ سوچے کہ
جنہون نے غرور کیا کیا فایدہ اوٹھایا ہے بلکہ اونکا دونو جہان مین روسیاہ
ہوا ہے اس جہان مین تو لوگ اونکی بسبب خود دماغی کی حقارت کیا کرتے تھے
اور عاقبت مین اللہ تعالے اون سے ناراض اور ناخوش ہوا ہی ❊ فقط

صبر

صبر ایک بہت خوب نیکی ہی اسکے باعث سے دنیا تھمی ہوئی ہے اگر تھوڑا بہت
صبر انسمین نہوتا تو اس دنیا کے کاروبار مین فرق آجاتا انسان ذرا سے
رنج کا بھی متحمل نہوتا اور اپنے رنج کو نسہتا تو کیا جانے وہ کیا کرتا حقیقت مین
مرد وہی ہے جو صابر رہے جو رنجون اور مصیبتون سے ملول نہین ہوتا بلکہ اونکو
خوشی سے سہلیتا ہی آپ دریافت کرنا چاہئے کہ کس قسم کے آدمی نہایت

صابر ہوتے ہین جواب اسکا ظاہر ہی وہ آدمی نہایت متحمل اور صابر ہوتے ہین
جو یقین کلی اللہ تعالی کی نیکی اور انصاف پر رکہتے ہین جو سمجہتے ہین کہ خدا ہر جاے
موجود ہی اور فعال ان پر نظر رکہتا ہی جیسکہ وہ آدمی جو مانند ایک سپاہی کی
میدان جنگ مین سامنے اپنے افسر یا آقا کے کارنمایان کرتا ہی اوسوقت اپنی جانکا
زرا خیال نہین کرتا ہی بلکہ اوسکی غرض یہی ہوتی ہے کہ میرا افسر مجہے شاباشی
دیوے اسیطرح اللہ تعالے بہی اوسی آدمی کو چہاجاتا ہی جو صبر اور بہادری سے دنیا کے
رنجون اور مصیبتون کو سہلیتا ہی اور اوسکے ڈراونی شکل دیکہکر اوسے اپنی
پشت کو نہین تہپہراتا ہے یہہ تجربہ سے معلوم ہوتا ہے کہ جن پر بہت مصیبتین پڑتی ہین
وہ نوبت بہ نوبت صابر ہوجاتے ہین برخلاف اسکے جو ہمیشہ عیش اوڑاتے ہین
وہ نہایت بے صبر ہوتے ہین اور یہہ بات قریب عقل کے بہی ہے جنہون نے اکثر
فاقہ کشی کی ہی اونہین ایک دن کہانا کچہہ رنج نہین دیتا برخلاف اسکے جو ہر
روز دو دو اور تین تین بار پلاو چکہتے ہین اونہین اگر زراسی دیر مین بہی کہانا
ملے تو اونہین قیامت نظر آجاتی ہی جو آدمی صابر ہوتا ہے اوس سے بہت کام
اچہے بن سکتے ہین وہ مشکلات سے نہین ڈرتا اور اس باعث سے مشکلات اوسکے
کار رنگین یا سچ نہین ہوسکتے ہین وہ اپنے صبر کے ذریعہ سے اون مشکلات پر غالب
آجاتا ہی صابر آدمی مانند ایک پہاڑ کی ہے جو سمندر مین واقع ہی گو لہرین سمندر
کی اوسکے اوپر ٹکر کہاتی ہین لیکن اسکمن نہین وہ اپنی جاے سے ہلے بس حسبوقت

رنج اور مصیبتین صابر آدمی کو صدمہ دیتی ہین تو وہ اونسے کچھہ متاثر نہین ہوتا
اور اس کے سبب سے رنج بہی اوسکے استقلال سے خجالت حاصل کرتا ہی بعض آدمی
اسقدر بے صبر ہوتے ہین کہ اونسے ذرا سا بہی رنج نہین سہا جاتا اور اس باعث سے
اپنے تئین ضایع کر ڈالتے ہین اور اکثر لوگ یہہ خیال کرتے ہین کہ اپنے تئین ضایع کرنا
بڑی بہادری کا کام ہے اس فقیر کی دانست مین وہ نہایت نامرد ہین آپ مین
سوال کرتا ہون کہ کیا باعث ہی کہ بے صبر آدمی اپنے تئین ضایع کرتے ہین
جواب اسکا ظاہر ہی کہ وہ رنج کے متحمل نہوکر اوس سے بہاگا چاہتے ہین اور
نہایت نامردگی کو اسکا رہنما کرکے اپنے تئین مار ڈالتے ہین اسطرح کی موت دلالت کرتی
ہی اسبات پر کہ شخص ہم رنج کو نسہہ سکا دلیر وہی ہی جو خدا پر بہروسا کرکے
جو مصیبت اوسپر واقع ہو اوسکو باخوشی سہہ لے اور پریشانی اپنی چہرہ پر نلاوے
غرض یہہ ہے کہ جو شخص رنج سے بچنے کے واسطے اپنے تئین ضایع کرے
وہ حقیقت مین نالایق اور نامرد ہی البتہ بعض ایسی صورتین بہی ہین کہ اونمین
اپنے تئین ضایع کرنا مناسب معلوم ہوتا ہی اون صورتونکا اسجاے ذکر نہین
کرتے کیونکہ وہ مطلب صبر کرنے سے کچھہ علاقہ نہین رکھتے ہین نتیجہ اس مضمون سے
ہم یہہ نکالتے ہین کہ جو شخص صابر ہوگا اوسکو دونو جہان مین فایدہ عظیم حاصل
ہوگا یعنے یہان تو وہ بسبب صبر کے علم اور عقل حاصل کریگا اور لوگ اوسکی
تعظیم اور تکریم کرینگے اور عاقبت مین اللہ تعالی کے ہان مورد انعام اکرام کا ہوگا

حسد

بہت سی ایسی برائیں ہیں دنیا میں ہیں کہ اونکے استعمال سے لوگ ایک نوع کا سرور حاصل کرتے ہوئے معلوم ہوتے ہیں مثلاً اوباشی اور شراب خواری وغیرہ کہ انمیں آدمی واسطے حصول سرور کے مشغول ہوتے ہیں گو آیندہ کو اوسکے نتیجہ اچھا نہیں نکلتا ہی لیکن حسد ایک ایسی برائی ہے کہ اوسمیں ذرا سا سرور ظاہر میں بھی حصول نہیں ہوتا بلکہ سراسر اوس سے رنج آدمی کو ہمیشہ رہتا ہے جسوقت اور اومیونکو کچھہ فایدہ یا بھلائی ہوتی ہے تو حاسد ناحق اپنے دل ہی دلمین جلا کرتا ہی حقیقت میں یہہ ہے کہ اس برائی کے ہمراہ اوسکی سزا موجود ہے یعنی جو حاسد ہے وہ ہمیشہ رنج میں مبتلا رہتا ہی اور یہی ہے سزا اوسکے حسد کی حاسد آدمیونکو یہہ گوارا نہیں ہوتا ہی کہ کوئی آدمی دولت یا علم یا کوئی اور کمال حاصل کرکے دنیا میں مشہور اور نیکنام ہو جاے جب کسی شخص کی وہ تعریف سنتا ہی اوسکے دل پر چوٹ لگتی ہے او بجاے خوش ہونے کے کہ ایسے اچھے بندے خدا کے ہیں وہ اونکی خوبی پر حسد کیا کرتا ہی اور سبب اوس حسد کے اونکی برائی کرنے لگتا ہی اگر وہ کسی شخص کی تعریف سخاوت میں سنتا ہی تو وہ بہت سوچ ساچ کر کوئی ایسی بات ڈہونڈا چاہتا ہے جو اوس شخص کے کنجوس پن پر دلالت کرے اور اگر کسی کی خداپرستی پر آفرین ہو رہی ہو تو وہ اوسکی بداخلاقی اور بددینی کی باتوں کی تلاش میں سرگردان رہتا ہی الغرض حاسد ہر نیکی

برائی تلاش کرتا ہی اور سب اچھی اچھی باتون کسی نیک آدمی کی سے نظر پھیر کر
اوسکے چند عیوب کو کہ کوئی آدمی خالی از خطا نہین ہے ڈھونڈتا ہی سوائے
اون برائیون کے جو حاسد کو بسبب اوسکے حسد کے حاصل ہوتی ہین بعض ایسے
برائیان ہین جو بسبب اونکے حاسد آدمیون کے اور آدمیونکے واسطے پیدا
ہوتی ہین مثلاً ہزارہا آدمی ہین اس دنیا مین پیدا ہوتے ہین اور اونکو ہزارہا باتین
اور بہت الٹی سیدھی سوجھتی ہین لیکن وہ مارے ڈر حاسد آدمیون کے طعنہ زنی
کے ان باتون کو اورون پر ظاہر نہین کرتے اور اسی باعث سے اونکی عقل اور
ذہن سے خلقت کو کچھہ فایدہ نہین پہنچتا ہے ایک مثال اس بات کی کہ حاسد آدمی ہر
اچھی بات مین سے برائی نکالتے ہین یہہ ہے کہ جب کبھی حاسد کسی آدمی کو سخاوت
کرتے دیکھتا ہی تو وہ کہا کرتا ہی کہ سخی مذکور حقیقت مین سخی نہین ہے بلکہ وہ
نمودیا ہی اور واسطے دکھلاوے کے اور اپنی تعریف کروانے کے وہ کچھہ اسکو سمجھتا جو
دیتا ہے علی ہذالقیاس جب وہ کسی شخص کو عبادت کرتے ہوئے دیکھتا ہے
تو بھی وہ اوسے مکاری تصور کرتا ہی آپ ذرا غور کرنا چاہیے کہ ایسے حاسد آدمیون
سے بچکر کہان جائیے کہ وہ ہر اچھی بات مین سے بری بات نکال لیتے ہین حقیقت یہہ
ہی کہ بعض آدمی ایسے بد ہوتے ہین کہ اونسے کوئی نیک کام نہین بن آتا ہی اور
جب وہ اورونکو نیک بات کرتے ہوئے دیکھتے ہین تب اونہین حسد چھوتا ہے
اور اس نیک بات مین سے ایک بری بات استنباط کرتے ہین جو آدمی مستقل

اور صابر ہوتے ہین وہ اپنی نیک راہ سے کبھی گمراہ نہین ہوتے ہین خواہ حاسد
آدمی ہزار اونکی بدگوئی کیا کرین تجربہ سے معلوم ہوتا ہے اور قریب عقل کے
بھی ہے کہ اکثر وہی آدمی حاسد ہوتے ہین جنمین کوئی عیب یا قصور لا علاج ہوتا ہے
مثلاً بدشکل اور کمینہ نسل کے آدمی حاسد ہوتے ہین وہ یہہ چاہتے ہین کہ ہمارے
عیب دور نہین ہو سکتے ہین پس وہ اس بات کے درپے ہوتے ہین کہ کسیطرح سے
وہ آدمی جو اونسے بہتر ہین اونکے ہمسادی ہو جاوین اور اسواسطے اس مطلب کے
واسطے اچھے آدمیونکی برائی کیا کرتے ہین اکثر ناخواندے آدمی پڑھے لکھے
شخصونکی برائی کیا کرتے ہین یہانتک کہ وہ علم کی بھی حقارت کرنے لگتے ہین
تاکہ آدمی اوس بات کی تعریف نکرین جو اونمین نہین ہے اکثر حاسد آدمی وقت
سننے تعریف کسی فاضل یا عالم کی کہا کرتے ہین کہ کیا ہوا اگر ہم چند روز
محنت کرین تو ہم بھی عالم ہو جاوین یہہ جو حاسد کہتے ہین سچ ہے لیکن غرض
اونکی اس کلام سے یہہ ہی کہ شخص مذکور قابل تعریف کے نہین ہے ہمسرون اور
برابر کے درجے آدمیونمین اکثر حسد ہوتا ہے کیونکہ اگر دو آدمی ایک
ہی حالت مین رہتے ہون اور ایک انمین کا بڑا آدمی ہو جاوے اور دوسرا غریب
تو اس پچھلے آدمی کا غریب رہنا اوسکی تغافلی یا بے وقوفی پر دلالت کرتا ہے
اور اس باعث اسکو رنج ہوتا ہی اور وہ ہزارون باتین جھوٹی واسطے
ندامت دوسرے کی کہتا ہی تاکہ وہ دونو ایکسے رہین یعنے ایک انمین کا دوسرے ایسے

سبقت لیجاے واضح ہو کہ اکثر اون آدمیونکا خلقت بہت حسد کرتی ہی جو کوئی
ایسا مرتبہ یکایک حاصل کرلین کہ جس مرتبہ کے لئے وہ خلقت کی دانست مین مستحق نہ تہے
مثلاً جب ولیعہد کسی بادشاہ کا سچا بادشاہ کے سلطنت حاصل کرتا ہی تو کوئی
اوسکا حسد نہین کرتا ہی کیونکہ سبکے دل پر نقش ہے کہ تخت کا ولیعہد کو مستحق
تہا لیکن اگر کوئی اور شخص سواے وارث سلطنت کے تخت پر جلوس کرے تو ساری
خلقت اوسکا حسد کرنے لگتی حسد کبہی نہین چہپ سکتا ہی جہان وہ شئے جو حسد کی گئی ہے
حاسد کے رو برو آئے تو اوسکے چہرہ مین فرق آجاتا ہے اور بہوین چڑہ
جاتی ہین اور اوسکا رنگ زرد پڑ جاتا ہے اور پریشانی دل کی منہہ پر ظاہر ہو جاتی
ہی حسد کا حال بعینہ عشق کا سا ہی کہ یہہ بہی کبہی نہین چہپ سکتا ہی گو اوسے ہزار
چہپاو چنانچہ مثل مشہور ہے کہ مشک اور عشق پوشیدہ نہین رہ سکتے ہین جیسے کہ
معشوق کو دیکھتے ہی عاشق کا رنگ ڈہنگ بدل جاتا ہی اوسیطور سے حاسد کا حال بوقت
موجود ہونے اوس شئے حسد کی گئی کے تبدیل ہو جاتا ہے حاسد کے ہنسنے مین ایک
طرح کی طعنہ زنی پائی جاتی ہے اوسکا ہنسنا نہین بلکہ زہرخندہ ہے
اوسکے ہنسنے سے نرم دل آدمیونکو زیادہ سخت صدمہ پہنچتا ہی نسبت
حقگی ایک صاف دل آدمی کے حاسد کے ہنسنے عجب طرح کے ہوتی ہے
خدا اوسے بچاوے نتیجہ اس تمام مضمون سے یہہ نکلتا ہی کہ کسی شخص کو حسد نکرنا
چاہیے اور اوسکو یہہ سمجھنا چاہیے کہ حسد کرنے سے سواے رنج اور گناہ کے

کچھہ حاصل نہین ہوتا ہے اللہ تعالی جسکو چاہتا ہے غریب کرتا ہے جسکو چاہتا ہے امیر کرتا ہی یہہ حاسد آدمی کسواسطے کسیکو دیکھکر حسد کرتے ہین فقط

بی انتہا ہونا عالم کا اور بیان قدرت اللہ تعالی کا

ایڈیسن صاحب جو کہ بہت دانا انگریز تہا بیان کرتا ہے کہ ایکدن مین شام کے وقت جنگل مین چلا جاتا تہا اور وہان اوسوقت ایک عجب تنہائی کا عالم تہا جب افتاب نے کنارہ اسمان سے اپنے تیئن چہپایا تو ستارے جو اوسکے سامنے شرمندہ ہوتے تہے اوسواسطے اوسکے حضور مین نمودار نہین ہوتے تہے اپنے اپنے بدرون مین دکہائی دینے لگے اور نوبت بنوبت یہہ ستارے بہت سے نظر انے لگے یہانتک کہ سارا اسمان اون سے بہرگیا اور چاند بہی بڑی شان وشوکت سے نمودار ہوا اوسوقت مجہے یہہ قول حکما کا یاد آیا کہ سات ستارے اسقدر بڑے ہین کہ بعض انمین کے زمین سے ذرا چہوٹے اور بعض بڑے ہین اور افتاب بہی زمین سے لاکہون دفعہ مقدار مین زیادہ ہی اور وہ ستارے جو ذرا ذرا سے اسمان پر چمکتے ہوئے معلوم ہوتے ہین فی الحقیقت اجسام مانند افتاب کی ہین اور اونکے گرد چہوٹے ستارے مثل کرہ زمین کے گردش کرتے ہین اور ان سب سیارون مین خلقت خدا کی کسی نہ کسی طرح کی بستی ہے جب یہہ خیال میرے دل مین آیا تو اوسوقت میرے خیال ناقص مین بہت وہم پیدا ہوئے جنمین یہہ سوچا

که جو الله تعالی اس عالم لا انتہا کا جسمین کروڑہا دنیا مثل زمین کے موجود مین
انتظام کرتا ہی تو وہ مجھسے بے حقیقت شے کا کیا خیال رکھہ سکتا ہی جو الله
تعالی کہ دشمنون آفتاب اور ستارونکا خیال رکھتا ہی وہ خفیف چیزون پر
کیونکر متوجہ ہو سکتا ہی غرض یہہ ہے کہ جون جون مینے بے انتہائی عالم پر
غور کیا اوسیقدر میرا دل پریشان ہوا کہ میرا خبرگیر خدا کیونکر ہوگا مینے
دیکھا اور سوچا تو دریافت کیا کہ عالم کی انتہا کسی سمت مین نہین اگر کروڑہا برس
ایک سمت مین کوئی شخص نہایت تیز رفتاری سے چلا کرے پہر بہی یہہ غیر ممکن
ہی کہ عالم کی حد پاوے لیکن اسیحالت پریشانی مین مجھے یہہ بہی خیال آیا کہ عالم
لا انتہا ہی تو وہ شے جسنے عالم کو پیدا کیا ہی قوت اور عقل مین لا انتہا ہونا چاہیے
اور گو آدمی نسبت عالم کے ایک نہایت خفیف چیز ہے لیکن اس سے یہہ لازم
نہین آتا ہی کہ الله اوسکی خبرداری نکرتا ہو مینے سوچا کہ یہہ بڑی حماقت ہی
کہ الله تعالی کی قوت اور اختیار کو انسان کی قوت اور اختیار سے قیاس کیا جاوے
یہان سے مجھے یہہ خیال آیا کہ الله تعالی ہر جا موجود ہونا چاہیے تاکہ اوسنے
سب باتونکا علم رہے اور یہہ خیال آتے ہی میری دلجمعی ہوگئی اور مجھے یقین ہوا
کہ گو انسان نسبت سارے عالم کی بی حقیقت ہے لیکن خدا تعالی سب پر نگاہ رکہہ سکتا ہی
اوسکو پرورش سب کی منظور ہے کہ چیونٹی سے لگاکے نہایت جسیم اژدہا تک وہ
خبرداری مین مصروف رہتا ہی بعض آدمی جنکی عقل کو وسعت نہین حاصل ہے

خدا کے سر جا موجود ہونے کو نہیں سمجھتے ہیں وہ اپنے اوپر قیاس کر کے کہا
کرتے ہیں کہ یہہ غیر ممکن ہے کہ ایک شئے ایک ہی وقت میں کئی جا موجود ہو
لیکن مطلب یہہ ہے کہ اگر کوئی شئے مثل انسان کی ہو تو اوسکے واسطے یہہ غیر ممکن ہے
لیکن واسطے ذات پاک اللہ تعالی کے یہہ امر ضروری ہے حکماء یونانی ذات اللہ
تعالی کے واسطے خوب مثال دیتے ہیں وہ کہتے ہیں کہ اللہ تعالی مثال اوس دایرہ
کی ہے جسکا مرکز ہر جا ہے لیکن جسکا محیط کسی جا معین نہیں ہو سکتا ہے
فی الحقیقت یہہ خوب مثال ہے اللہ تعالے کے ہر جا ہونی کے جب ایسی
باتیں میرے دل میں آئیں تو مجھے بڑی تشفی ہوئی اور مجھے دو نصیحتیں مفید حاصل
ہوئیں اول تو ناچیز ہونا اپنا اور اس باعث سے لغویت غرور اور تکبر کے اور
دوم قادر مطلق ہونا اللہ کا اور اس باعث سے یہہ بہت دانائی کی بات ہے کہ
تنہا کر ہوئے اللہ تعالی انتظام پر اوسکے اہل ہنود نے بہی تنہا ہونے عالم کی خوب مثال دی
ہے وہ کہتے ہیں کہ ایک ایک درخت پر ہزار ہا گولر لگے ہوتے ہیں اور گولر میں بے شمار
چہوٹے چہوٹے بہنگے ہوتے ہیں اور ان کیڑوں کے نزدیک ایک گولر گویا ایک
نئی دنیا ہی وہ کیا جانتے ہونگے کہ اور بہی لاکہوں گولر ہیں کہ اونمیں بہی خلقت
مانند اونکی بستی ہی اور انسانکی خلقت کا تو اونکو ذرا بہی گمان نہوگا پس یہاں سے
یہہ بہی معلوم ہوتا ہے کہ جس حماقت سے ایک بہنگا کہہ سکتا ہی کہ ہماری دنیا بڑی ہے
اور اللہ تعالی نے اوسکے برابر کوئی اور شئے نہیں بنائی ہے وہی حماقت اوس

آدمی کی ہے جو خیال کرے یا کہے کہ مین ایک بڑی شے ہون اور اللہ تعالی مجھے
اور آدمیونکو پیدا کرکے اونہین کے خبرداری اور سرانجام مین مصروف
رہتا ہی حاصل کلام کا اور فایدہ اس مضمون کے لکھنے سے یہہ ہی کہ انسان کو
اپنے تئین خفیف سمجھنا چاہیے اور کبھی تکبر کرکر اپنے تئین بزرگ نہ سمجھے
اور اللہ تعالی کو ہر جاے موجود جانے ٭ ٭ ٭ ٭ ٭ ٭ ٭

ناحق توقع باندھنے کے نقصان

بہت سے رنج انسان جہانمین بسبب مایوسی کے پیدا ہوتے ہین اکثر آدمی ناحق اپنے
دلمین امیدین اور توقعین باندہ لیتے ہین اور اونکے خیال سے بہت شاد رہتے ہین لیکن
جب اونہین لغویت ان خام خیالات کی ظاہر ہوتی ہی اور یہہ معلوم ہوتا ہی کہ توقعین
اونکی غلط تہین تو اونہین بڑا رنج ہوتا ہی یہان تک کہ اونکی ساری خوشی دل
کی جاتی رہتی ہے الغرض بسبب مایوسی کے وہ بہت مغموم رہتے ہین اسواسطے عاقلون اور
حکمانے کہا ہی کہ آدمی کو لازم ہے کہ کبہی توقع نرکہے بلکہ جو تدبیر کرے
اوسکی مایوسی پہلے سوچ لے کیونکہ اگر تجویزین کارگر ہوئین تو خوشی بہت حاصل
ہوگی اور اگر مایوسی حاصل ہوئی تو اونکا چندان رنج نہین ہوگا کسواسطے
کہ اوسکا خیال پہلے ہی سے کر رکہا تہا یہہ قول حکمار کا فی الحقیقت بہت
درست ہی اور اگر اسپر آدمی عمل کرین تو بلاشک بہت فایدہ متصور ہی ہر آدمی کو

یہہ خیال رکھنا چاہیے کہ سب انسان اپنی بھلائی چاہتے ہین اور بعد اپنے دوسرے
کا خیال کرتے ہین اسکا کچھہ تعجب نہین کیونکہ یہہ بات انسانکی ماہیت مین داخل ہے
پس جب یہہ حال انسانکا ہے تو یہہ توقع قوی اونسے باندھنا خالی از بے وقوفی نہین
ہے یہان سے یہہ لازم نہین آتا ہے کہ آدمی کسیسے بالکل توقع نہین رکھنی چاہیے
کیونکہ امید پر تو دنیا قایم ہے ہماری مراد یہہ ہے کہ جو امید ہو اوسے بالکل
تحقیق نجان نی چاہیے اور اوسکے خلاف ہونیکا ہمیشہ گمان رکھنا چاہیے اکثر
دیکھا گیا ہے کہ بعض نا تجربہ کار آدمی ہر آدمی سے جو انسے ذرا اخلاق سے پیش
آتے ہین شہد بہی بڑی توقع کر لیتے ہین اور بعد ازان رنج مایوسی کا اوٹہاتے ہین
دنیا مین دوست حقیقی ملنا بہت مشکل ہے کیونکہ مزاج انسانکے باہم بہت اکثر
مختلف ہوتے ہین اور اس باعث سے کچھہ کچھہ خلاف رہے کا ہمیشہ رہتا ہے اور دو آدمی
ایسے مشکل سے ملینگے جنکے مزاج بالکل ملتے ہون اور اس باعث سے جو بات ایک آدمی
کی دانست مین بہت مناسب ہے اور دوسرے کی رایمین نامناسب تو اس صورت مین
اگر آدمی دوسرے آدمی کی بھلائی اور خوشی دل سے بہی چاہتا ہو تو بہی وہ عمل
مین نہین لا سکتی ہے اور نتیجہ توقع باندھنے کا یہہ ہوگا کہ آپسمین ناحق رنجش ہو
جائیگی ایک شخص تو یہہ خیال کریگا کہ میری بات ماننی مین میرا دوست پہلو تہی کرتا ہے
اور دوسرا یہہ خیال کریگا کہ میرا دوست بڑا بیوقوف ہے کہ جو بات نامناسب
اور محال ہے جسمین اوسکی توقع رکھتا ہے غرض اس مضمون سے یہہ ہے کہ

حتی الامکان کسی آدمی سے کوئی امید تو ہی نہ رکھے اور جس سے امید رکھے
پہلے یہہ خیال کرلے کہ شاید ہی کہ یہہ امید نہ بر آوے اور اپنے دل مین یہہ
خیال کرے کہ جیسکہ ہمین انسان ہون ویسے ہی وے سب ہین سب اپنی اپنی بھلائی
چاہتے ہین اور اپنی اپنی راے کو مقدم سمجھتے ہین پہر کیا ضرور ہی کہ سب آدمی
میری ہی راے کے متفق ہون آدمی کو لازم ہی کہ اپنی کوشش سے ایسی ایسی
لیاقتین پیدا کرے کہ سب آدمی اوسکی بھلائی چاہنے لگین اور اس صورت مین
آدمی اوسکی خواہ مخواہ قدر کرینگے اوسکو فایدہ پہنچانے مین اپنا فایدہ
یا خوشی تصور کرکے بلیغ [کوشش] عمل مین لاوینگے واضح ہو کہ اس دنیا مین بہت سے
ایسے عالی حوصلہ آدمی ہین کہ وہ فایدہ خلق کو بہت چاہتے ہین وہ نہین بھی یہہ
نہ چاہے کہ کسی سے توقع کوئی کرین انکو یہہ خیال رکھنا چاہیے کہ ہمین صرف
اچھے کام کرنے سے ہی غرض ہی کوئی اسکو برا سمجھے خواہ بھلا ہمین یہہ غرض
نہین ہے کہ جس آدمی کو فایدہ پہنچاوین وہ ہمارا ایک دلی دوست ہو جاے
اور اوسکی راے اور ہماری راے بالکل متفق ہو جاے کیونکہ اگر یہہ خیال اونکے
دل مین آئیگا تو آخر کو اونکو نا امیدی ہو جاویگی اور اونکا دل رنجیدہ ہو جاویگا
اور بلکہ وہ اپنے طریقہ نیک سے باز آوینگے بعض آدمی نہایت ترش رو اور
مغموم اس دنیا مین پاے جاتے ہین اور اکثر اونکو یہہ فریاد کرتے ہوے
سنا ہی کہ دنیا بری شے ہے انمین کوئی کسیکا ہمدرد اور ساتھی نہین [اپنے]